

<https://ezreaderschoice.com/>

Readers Choice Novels



# بہکے آنکھیں تیری

کی ریمٹ ناولز

Millennium Graphics

بھیکي آنکھیں تیری دی پیسٹ ناولز

بھیکي آنکھیں تیری

دی پیسٹ ناولز

مکمل ناول

READERS CHOICE

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میر ذہرام ملک تیزی سے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا۔

اس کے پیچھے ہی سہراب (اس کا میجر اسٹنٹ) اس کا کوٹ اور لیپ ٹاپ لیے تقریباً بھاگ رہا تھا کیونکہ اس کے بوس کو پسند نہیں تھا آلسی پن۔

سہراب اسے آج کی میٹنگز کی ٹائمنگز بتا رہا تھا اور ذہرام ملک تیزی سے چلتے ہوئے بھی اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔

وہ ڈائینگ تک پہنچے تو سہراب سب کو سلام کرتا باہر گاڑی کی طرف چلا گیا۔

جبکہ میر ذہرام آہستہ سے سالار کرتا اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"بیٹا ٹائم سے گھر آیا کرو کل بھی میں گئے رات تک تمہارا انتظار کرتی رہی لیکن تم آئے ہی نہیں۔ پھر تم نے کھانا بھی نہیں کھایا ہو گارات میں"

صائمہ بیگم فکر مندی سے اسے دیکھتی بولیں تھی جو چھری اور کانٹے سے تیزی سے بویلڈ ایگ کھا رہا تھا۔

"تائی امی میں پہلے بھی کئی دفعہ آپ کو کہہ چکا ہوں کہ میرا انتظار نہیں کیا کریں۔ آج کل کام زیادہ ہے تو نہیں وہ سکتا جلدی اور ویسے بھی آپ کو نہیں چاہیے کے ٹینشن لے کر اپنی

طبیعت خراب کریں۔"

وہ از حد سنجیدگی سے بولا تھا لیکن اس کے لہجے میں ان کے لیے احترام اور فکر بھی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"خود بتاؤ جب بچے رات دیر تک گھر نہیں لوٹیں تو ایک ماں کیسے ٹینشن نہیں لیا کرے"

وہ دکھی ہوتیں بولیں تو زہرام نے جوں کا گلاس ٹیبل پر رکھا اور ان کی جانب دیکھا۔

باقی سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے۔

"جی میں کوشش کروں گا آئندہ وقت پر آسکوں۔۔۔ میرا آپ کل یونی سے دیر سے کیوں لوٹے تھے؟ ایگزیمینز بھی

ہو چکے ہیں تو اب تو سٹڈی بھی زیادہ نہیں ہے ناں آپ کی پھر وجہ جان سکتا ہوں دیر سے گھر آنے کی؟"

زہرام صائمہ بیگم کو جواب دے کے بیک وقت میر ہادی سے مخاطب ہوا تو اس نے حیرت

سے سراٹھایا تھا۔

یعنی زہرام کی نظر ہر جگہ رہتی تھی وہ ان سب سے لاپرواہ ہر گز نہیں تھا۔

ہادی کے دیکھنے پر زہرام نے آبر و اچکا کر اسے بولنے کہ اشارہ کیا تو وہ صرف ایک لمحے کو گڑ بڑایا تھا۔

"بھائی وہ حسام کچھ دنوں سے اسیٹ تھا تو اسے نوٹس بنانے تھے اس لیے میں اسے کمپنی دینے کی خاطر کچھ دیر رک

گیا تھا"

وہ بھی میر ہادی تھا ہچکچانہ تو اس کے خون میں ہی شامل نہیں تھا۔

اس نے بے حد کانفیڈنس سے جھوٹ بولا تو

میر زہرام نے بس ایک جانچتی نظر اس پر ڈالی مگر اس کے چہرے پر اطمینان دیکھ کر وہ بھی کچھ مطمئن ہوا تھا۔

# بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

”ہممم۔۔ لیکن آئندہ تم یونیورسٹی ٹائمنگ کے بعد وہاں نہیں رہو گے اور کبھی کوئی مجبوری پیش آئے تو پہلے مجھے کال کر کے انعام کرو گے“

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com> آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

وہ اپنے پر روعب لب و لمبے میں بولا تو میر ہادی نے خفگی سے اس کی طرف دیکھا۔

"بھائی پلیریا اب میں کوئی بچہ نہیں رہا کے آپ اتنا پریشان ہو جاتے ہیں میری باتوں پر۔۔۔ اب آپ بجائے ٹینشن

لینے کے ریلیکس رہا کریں کہ میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں"

میر ہادی مصنوعی ناراضگی سے بولا تو زہرام نے زرہ غصے سے اسے گھور کر دیکھا تو وہ

نظریں نیچے کر گیا۔

"میر و نہیں اٹھی ابھی تک؟"

زہرام کو میرال کا خیال آیا تو اس نے صائمہ بیگم سے سوال کیا۔

"ہمم۔۔۔ میں اب جا رہا ہوں وہ اٹھے تو اسے کہیے گا مجھے کال کر کے بتادے اسے کیا کیا چاہئے۔ کل کہہ رہی تھی کچھ

چیزیں لینی ہیں اسے۔ تو میں یا سر (ملازم) سے منگوا کے گھر بھجوا دوں گا"

وہ اٹھتا ہوا بولا تو صائمہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

وچیران تھیں کہ میرال نے انہیں ایسا کچھ نہیں بتایا تھا مگر وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ ان دونوں میں بہت ایچمنٹ تھی تو اس لیے میرب نے صرف زہرام کو ہی بتا دیا ہوگا۔

میر زہرام خدا حافظ بولتا لاؤنچ پار کر گیا تو صائمہ بیگم میں گھور کر میر ہادی کو دیکھا تھا۔ کیونکہ کل انہوں نے اس سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تھی۔

تو اس نے کہا تھا کہ سٹی کالوڈ زیادہ ہے اس لیے وہ ایکسٹر اکلانسز لے رہا ہے۔ مگر اب زہرام کے پوچھنے پر کس طرح بات بدلی تھی اس نے۔

"اب بتاؤ گی اصل معاملہ کیا ہے یا ابھی بھی سٹی کالوڈ ہونے کی وجہ سے لیٹ ہوئے تھے؟" وہ اسے اٹھتے دیکھ تفتیشی لہجے میں بولیں تو ہادی نے ان کی جانب دیکھتے آنکھ و نک کی۔

"ماما کیوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو سیریس لے جاتی ہیں آپ۔۔۔ جسٹ چل کریں یار۔" وہ ان کہ دھیان بٹانا ان کے رخسار کھینچ کر لاڈ سے بولا تو وہ شرمادیں۔

"چل ہٹ پگلا نہ ہو تو۔۔۔" READERS CHOICE

وہ اس کہ ہاتھ جھٹک کر بولیں تو ہادی مسکرا دیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

پھر کچھ ہی دیر میں وہ بھی محبت سے ان کی پیشانی چومتا ان سے دعا لیتا بونی کے لیے نکلتا تھا۔  
اس کے جانے کے بعد انھوں میں ملازمہ کو برتن سمیٹنے کا اشارہ کیا اور خود اوپر کی جانب بڑھ گئیں۔  
جہاں ان کی لاڈلی بیٹی ابھی تک خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھی۔  
ساتھ ساتھ وہ ہادی کے بارے میں بھی سوچ رہی تھیں جو آج کل نجانے کن مستیوں میں مگن تھا۔  
انہیں اس کی طرف سے فکر لاحق تھی مگر پھر یہ سوچ کر وہ مطمئن ہو گئیں کہ زہرام کے ہوتے ہوئے وہ کبھی نہیں  
بگڑ سکتا۔

وہ آج پھر کافی دیر سے میر ہادی کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی مگر انور کر رہی تھی۔  
وہ حیران تھی کہ وہ اس کا سٹوڈنٹ ہونے کے باوجود بھی یہ سب کیوں کر تھا ہے۔  
دیکھنے میں تو وہ اس سے بڑا لگتا تھا مگر وہ جانتی تھی عمر میں وہ اس سے چھوٹا ہی ہو گا۔  
وہ چاہتی تھی جلدی سے اس کا لیکچر ختم ہو اور وہ اس کلاس سے جائے، اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی ہادی کی دہکتی  
نظروں سے۔

اس میں کی مرتبہ سوچا کہ وہ اس سے بات کرے مگر وہ خود میں اتنی ہمت بھی رکھتی تھی کہ اس سے بات کر لیتی۔  
بیشک وہ اس کا سٹوڈنٹ تھا مگر تھا تو مرد ہی اور ویسے بھی وہ اسے کافی نوٹ کروا



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

چکا تھا کہ وہ واقعی مردہ ہی ہے سٹوڈنٹ نہیں۔

وہ اس سے بالکل بھی ڈرتا تھا، ہر بات اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کرنا میر ہادی کی عادت تھی۔

وہ ٹیچر ہونے کہا باوجود شرمندہ ہو جاتی تھی مگر ہادی پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔

وہ آج اور نج فروک اور پجاما میں تھی جس پر اس نے گرین دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔

پیچھے بالوں کی پانی ٹیل بنا رہی تھی اور چہرے پر دو لٹیں نکال رہی تھیں۔

گرین کھسے میں گلابی اور سفید نازک سے پاؤں بلاشبہ وہ آج بھی بے حد حسین لگ رہی تھی اور تھی چیز ہادی کو بری لگتی تھی۔

ہادی چاہتا تھا وہ خود کو چھپا کر رکھے مگر سہانا کو شاید اپنی خوبصورتی کا اندازہ نہیں تھا جو وہ یوں بے پردگی سے سب کے سامنے آ جاتی تھی۔

آج سہانا سب سٹوڈنٹس سے پریزنٹیشن لے رہی تھی۔

باری باری انہیں بورڈ پر بلا کر وہ ان کی ذہانت دیکھنا چاہ رہی تھی۔

جہاں سب سٹوڈنٹس کا دھیان بورڈ کی طرف تھا وہیں میر ہادی فرسٹ سے سہانا کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کی نظروں سے کنفیوز سے ہوتی اب پہلو بدل رہی تھی۔

"میر ہادی کم ہیئر"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ہادی کی باری آنے پر اس نے نظریں بک پر گاڑتے سنجیدگی سے کہا تھا کیونکہ اس میں ہمت نہیں تھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کے بلانے کی۔

پر وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا، وہ ڈھٹائی سے بیٹھا رہا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں ہو۔  
سہانا کو سخت غصہ آ رہا تھا اس لڑکے پر جو جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔  
"میر ہادی"

وہ اس کہ نام چبا چبا کر بولی تو ہادی نے مسکراہٹ دبائی۔  
"یس"

وہ کھڑا ہوتا بولا۔

"کم ہیئر اینڈ شوپر پریزنٹیشن"

وہ اب ناچاہتے ہوئے بھی اس کی جانب دیکھتی بولی تو ہادی مسکرا کر آگے بڑھا۔

وہ بلو جینز پر گرے شرٹ پہنے اس پر بلو ڈینم جیکٹ پہنے نیچے وائٹ جو گرز پہنے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔  
کلاس میں موجود سب لڑکیوں کی نظریں اسی پر ٹکی تھیں۔

وہ خوبصورت چال چلتا سٹیج پر آیا۔  
READERS CHOICE

سہانا جو ڈانس کے قریب کھڑی تھی اسے اپنی طرف آتے دیکھ گھبرا کر قدم پیچھے گئی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ہادی اس کی حرکت پر مسکرایا اور ڈانس سے

مار کر لیتا بورڈ تک گیا۔

اور ہمیشہ کی طرح میرا ہادی کی پریزنٹیشن سب سے زبردست رہی تھی، مگر سہانا چاہ کر بھی اس کی تعریف نہیں کر پائی تھی۔

"پریڈ ختم ہونے کے بعد تم مجھے میٹنگ روم میں ملو گی"

وہ مار کر رکھنے کے بہانے دوبارہ اس کے قریب اتنا سنجیدگی سے اپنی بات کرتا واپس اپنی چیئر پر کا کر بیٹھ گیا تھا۔ جبکہ سہانا اس کی بات اور لہجے اور دنگ رہ گئی تھی۔

اس نے آپ کہنے کا تکلف بھی بھی کیا تھا اور کیس طرح تم کے کربات کرتا چلا گیا تھا۔

سہانا پریشان تھی کہ وہ اسے ملنے کا کیوں

کہہ رہا ہے۔

پھر سارا پریڈ وہ یہی سوچ سوچ کر گھبراہٹ میں مبتلا رہی کہ اب وہ کرے تو کیا کرے۔

میرا ہادی نے تو اسے لوگوں میں بے عزت کرنے کی قسم اٹھا رکھی تھی۔

اس کے لیے اپنی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا، وہی جانتی تھی کتنی مشکلوں سے اسے یہ جاب ملی تھی اور کتنی

ضرورت تھی اسے اس جاب کی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ نہیں چاہتی تھی کہ ہادی کی کسی بھی حرکت کی وجہ سے اس کی جاب خطرے میں پڑے۔

"کہاں رہ گئے تھے تم زریاب ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے۔"

میر زریاب کو آتا دیکھ علیم بے چینی سے بولا تھا۔

آج وہ سب ایک ریسٹورنٹ آئے تھے جہاں زریاب ملک نے انہیں ٹریٹ دینی تھی۔

ٹریٹ کی وجہ یہ تھی کہ زریاب کی پہلی بزنس ڈیل بہت اچھے سے ہوئی تھی۔

اذلان ملک بھی بیٹے کی پہلی کامیابی پر بہت خوش تھے، ان کا بزنس پہلے ہی پورے پاکستان میں پھیلا تھا۔

مگر زریاب انٹر سٹ نہیں لے رہا تھا، جب

انہوں نے بہت اسرار کیا تب جا کر زریاب نے کچھ دیر آفیس جانا شروع کیا تھا۔

اور اب وہ بہت دانش مندی سے اپنی پہلی ڈیل سے بھی بہت پروفٹ لے چکا تھا۔

علیم، عامر اور سلمان تینوں اس کے دوست تھے تو اس نے انہیں ٹریٹ دینے کا سوچا اور آج وہ یہاں موجود تھے۔

"میں نے ہزار مرتبہ تم سے کہا تھا کہ کوئی اچھا ریسٹورنٹ ڈیساڈ کر لو لیکن تمہیں نجانے اس لوکل اس ریسٹورنٹ

میں کیا دکھا کہ تمہاری سوئی یہیں اٹکی رہی۔ جانتے بھی ہو مجھے اس قسم کی جگہ پر کھانا نہیں پسند تو تمہاری اس بیوقوفی

کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب حقیر نظروں سے ارد گرد دیکھتا عامر

سے مخاطب ہوا تو وہ معنی خیزی سے مسکرایا اور اسے زبردستی ایک چیئر پر بٹھایا۔

"جانتا ہوں تمہیں اس قسم کے ریسٹورنٹ نہیں پسند مگر اس ریسٹورنٹ کی ایک خاص

بات ہے کہ یہاں سروفیمیل ویٹرز کرتی ہیں۔۔۔"

عامر ایک آنکھ دبا کے بولا تو علیم اور سلمان نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھا جبکہ میر زریاب نے گھور کر ان تینوں کو دیکھا تھا۔

"اور تو لُحXنتXی انسان یہ بات ہمیں اب بتا رہا ہے۔۔۔ شرم سے ڈوب مرنا چاہیے تجھے۔ اتنے عرصے سے اکیلے اکیلے مزے لوٹتے تجھے ہماری زرہ یاد نہ آئی"

سلمان نے اسے خون خوار نظروں سے دیکھتے

عصے سے کہا تو زریاب کا دل کیا دونوں کے منہ تھپڑوں سے سجادے۔

کس قدر فضول چیز پر بحث کر رہے تھے وہ دونوں۔

"شرم سے ڈوب مرو دونوں۔۔۔ اور عامر تم۔ تم نے بہت غلط کیا یہاں آکر۔ خیر اٹھو اب ہم چاروں یہاں سے جا

رہے ہیں میں مزید اس ماحول میں نہیں بیٹھ سکتا"

زریاب عصے سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔



## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

دراصل وہ فائیسٹار ہوٹلز میں جانے والا اس چھوٹے مگر خوبصورت ترین ریسٹورنٹ میں گزارا نہیں کر پار ہا تھا۔  
ابھی وہ قدم آگے بڑھاتا کہ علیم اور عامر تیزی سے اس تک آئے اور اسے کھینچ کر  
دوبارہ بٹھایا۔

"یار بیٹھ تو صحیح۔ بیشک کھانا نہ کھانا لیکن یہاں اور بھی بہت کچھ ہے کرنے کو وہ تمہیں کچھ ہی دیر میں معلوم ہو جائے  
گا"

عامر بھی شاید آج یہاں سے نہیں جانے والا تھا اور ناں ہی وہ اسے جانے دے سکتا تھا۔  
"میں سمجھ رہا ہوں یہ صاحب زادہ اس لیے جانا چاہتے رہا ہے کیونکہ اسے تو ان چیزوں کی کمی نہیں۔ جہاں ہم لڑکیاں  
پٹاتے ہیں وہیں لڑکیاں اسے پٹاتی ہیں تو اسے کیا مجبوری یہاں آکر ان نظاروں سے لطف اٹھانے کی۔"  
سلمان جلتا ہوا بولا تو زریاب نے ذرہ سخت نگاہوں سے اسے دیکھا تھا، شاید اسے اس کی بات پسند نہیں آئی تھی۔  
"میرے بارے میں بات کرنے سے پہلے سوچا کرو یونہی نہیں بول دیا کرو"  
وہ روعب سے بولا تو تینوں ہی خاموش ہوئے تھے۔

"اب کسی کو بلاؤ بھی آرڈر کے لیے یا بس جگتیں ہی مارتے رہو گے تم"  
میر زریاب عامر کی جانب دیکھتا سنچیدگی سے بولا تو عامر نے مسکرا کر سر ہلایا۔  
پھر اس نے ٹیبل پر چیچک کھٹکایا اور بلند آواز میں ویٹر پکارا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اب زریاب تو سیل میں مگن تھا جبکہ وہ تینوں بے چینی سے دروازے کی جانب دیکھ رہے تھے۔  
تبھی اچانک ایک لڑکا ہاتھ میں مینیو بک لیے دروازے سے داخل ہوا اور سیدھا ان کے پاس آکر اس نے بک اس کی ٹیبل پر رکھی۔

"اسلام وعلیم سر۔۔۔ آپ آرڈر ڈیسائنڈ کر لیں پھر کال دیجئے گا"  
وہ احترام سے کہتا دوبارہ جا چکا تھا۔

زریاب نے جب لڑکے کی آواز پر پراٹھایا اور سامنے میل ویٹر کو دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔  
پھر اس کی نظر آئیں تینوں پر گئی ہو شاید ابھی بھی سکتے میں ہی تھے۔

"ہیلو گایز ہوش میں آؤ یا ر۔۔۔ ہا ہا ہا ہا"  
اس نے انہیں پکارا پھر وہ زبردست قہقہہ لگایا۔

اب سلمان اور علیم کی سرخ نظریں عامر پر تھیں جو خود حیران تھا۔  
"بے غیرت انسان بتا کہاں ہیں فیملی ویٹرز ہاں۔"

علیم اس کی طرف دیکھتا پتہ کر بولا تو عامر نے گڑبڑا کے اسے دیکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی پیسٹ ناولز

"یار میں تو خود حیران ہوں۔۔۔ خبر تو پکی تھی جانے کیا ہوا ہے یہ"

وہ صدمے میں دھیمی آواز میں ہی بولا تو زریاب نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

"تیری ساری خبریں پکی ہی ہوتی ہیں۔ چل اٹھ اب چلیں۔"

زریاب طنز کرتا اٹھا تو سلمان نے اسے دیکھا۔

"زریاب یار بیٹھ جا اب بھوک لگ رہی ہے مجھے اور اب آہی گئے ہیں تو کچھ کھا کر ہی جائیں گے۔"

سلمان سنجیدگی سے بولا تو زریاب بھی سر ہلا کر ایک دفعہ پھر بیٹھ گیا کیونکہ ویسے بھی ابھی اسے آفیس بھی جانا تھا لہجے کے

بعد۔

اگر وہ لوگ کسی اور ریسٹورنٹ جاتے تو اس کا ٹائم مزید ویسٹ ہونا تھا۔

اس کے بعد ان کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں تھیں ساتھ ہی ساتھ وہی ویٹر دوبارہ آ کے آرڈر لے گیا تھا۔

ابھی وہ لوگ باتیں کے ہی رہے تھے کہ سلمان کی نظر ایک نازک سی لڑکی پر پڑی جو انہی کی طرف آرہی تھی۔

وہ ایک ٹرائی گھسیٹ کر لارہی تھی جس میں ان سب کا کھانا موجود تھا۔

"بوائز لک ایٹ ہر" READERS CHOICE

سلمان بے حد پر جوشی سے بولا تھا مگر آواز

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

کم ہی رکھی تھی تاکہ وہ سن نہ لے۔

اس کی بات پر تینوں نے ہی اس جانب دیکھا تھا۔ جہاں اب وہ خوبصورت سی لڑکی ان سب لڑکوں کو اپنی جانب دیکھتے محسوس کر کے سہم گئی تھی۔

میر زریاب ملک جو لڑکیوں کو چھونا تو دور کی بات ان پر دوسری نظر ڈالنا بھی گوارہ نہیں سمجھتا تھا۔

آج وہ بھی بس اس لڑکی کو دیکھے جا رہا تھا، اسے ارد گرد کا کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔

اگر کچھ نظر آ رہا تھا تو وہ تھی وہ ویٹریس جو اب ان کی ٹیبل کے قریب آ کر رک چکی تھی۔

وہ سلمان کی چیئر کے بہت قریب کھڑی تھی

جو بات میر زریاب کو بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

وہ اپنی فیلینگز سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیوں اتنی آگ لگ رہی ہے مگر جو بھی تھا اسے یہ چیز پسند نہیں آرہی تھی۔

چاروں کی نظریں ہی اس پری پیکر پر گڑھی تھیں جس کی وجہ سے اب اس کے سرو کرتے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔

زریاب کی نظر جب اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر گئی تو اس نے تیزی سے نظریں

اس کے چہرے کی طرف کی تھیں جو اب سرخ پڑ رہا تھا۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب کو لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گی اسے اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا کہ اس کی وہ سے ایک لڑکی انکمفر ٹیبل محسوس کر رہی تھی۔

"نظریں نیچی کرو"

وہ اچانک ان تینوں پر دھاڑا تھا۔

وہ جولا لچی نظروں سے لڑکی کو دیکھ رہے تھے زریاب کی آواز پر بد مزہ ہوئے۔

ساتھ انہیں حیرت بھی ہوئی تھی کیونکہ زریاب بیشک خود لڑکیوں کہ جانب نہیں دیکھتا تھا مگر اس نے کبھی ان تینوں کو منع نہیں کیا تھا۔

تینوں نے پہلی اس کی جانب دیکھا جواب

خود کو سیل میں مصروف کرنے کی کوشش کر رہا تھا، پھر تینوں اسے اگنور کرتے دوبارہ سے اس کی جانب دیکھنے لگے۔ وہ آہستہ آہستہ ڈشز ٹیبل پر رکھ رہی ہے اور

سلمان ہر بار جان بوجھ کے ڈش اس کے ہاتھ سے لینے کے بہانے اس کی کلائی یا ہاتھ کو چھو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اب آنسوؤں سے بھر چکی تھیں مگر اسے یہاں رونے کی اجازت نہیں تھی اس لیے وہ کوشش کر رہی تھی کہ آنسو پی جائے کسی طرح۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"سلمان آئی سیڈ سٹاپ اٹ رائٹ ناؤ"

وہ سیل کی سکریں پر نظریں جمائے ہی وحشت سے بولا تھا۔

اس لڑکی نے ایک نظر اس کو دیکھا جو

دیکھنے میں بلا کاہینڈ سم تھا۔

سلمان نے نہ گواری سے اسے دیکھا اور دو منٹ بعد وہ برالپنی حرکتوں پر اتر آیا تھا۔

اس دفعہ سلمان نے جیسے ہی ہاتھ اس کی کلائی پر رکھا میرز ریاب ملک اٹھا تھا اور اس نے اپنا سیل کھینچ کر دیوار میں مارا۔

وہ تینوں بھی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ وہ ویٹریس خوفزدہ ہوتی پیچھے ہو گئی تھی۔

"تم لوگوں کو سمجھ نہیں آرہی گھنٹے سے کیا بکو اس کیے جارہا ہوں میں۔۔۔ ہاں"

وہ اس قدر بلند آواز میں دھاڑا تھا کہ وہ سہم کر مزید دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"زریاب یار تو اتنا اور رریکٹ کیوں کر رہا ہے۔ تجھے کیا فرق پڑتا ہے یہ اسے چھوئے یا"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ایک لفظ بھی مزید مت نکالنا"

ابھی عامر اس کے بارے میں مزید کچھ کہتا جب وہ پھر سے چلایا تو علیم نے ان دونوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

وہ کہیں نہ کہیں زریاب کے جذبات سمجھ رہا تھا جو زریاب خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

"تم سب کر کیا رہے ہو یار بے مقصد لڑنے کہا فائدہ؟۔۔۔ اور پلیز آپ یہاں سے جائیں"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیم ان اب سے کہتا اس لڑکی سے مخاطب ہوا تو وہ تیزی سے پلٹ گئی زریاب نے گہری نظروں سے اسے دیکھا جو سیاہ شلوار، قمیض پر سیاہ دوپٹا شلوڈر میں ڈالے ہوئے تھی جو صرف اور صرف اس کا سینے ڈھانپ رہا تھا۔

"اب خود کیوں دیکھ رہے ہو اسے"

عامر ذرہ خفگی سے بولا تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"آئندہ تم لوگ یہاں نہیں آؤ گے"

وہ حکم دیتا بولا تو تینوں نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہم نہیں آئیں گے"

سلمان آئبر واچکا کر بولا تو زریاب نے خوں خوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ایک بار کہہ دیا ہے ناں کہ نہیں آؤ گے تو اس

کا مطلب ہے نہیں آؤ گے"

وہ دھاڑا اور ٹیبل پر کافی سارے نوٹ رکھتا اپنی گاڑی کی کیز اور والیٹ اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پچھے وہ تینوں بھی بغیر کچھ کھائے نکل

گئے تھے کیونکہ ان کے لیے ان کا دوست اب سے اہم تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

شام کو میر زریاب فری ہوا تو وہ گھر آیا تھا، سارا دن اس کا اس لڑکی کو سوچنے میں گزرا تھا۔  
وہ آفیس میں بھی دل نہیں لگا سکا تھا۔

وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ ایک ویٹریس کو کیوں اتنا سوچ رہا ہے۔

اس کا ذہن اب بری طرح ڈسٹرب تھا تو اس کا ارادہ سیدھا روم میں جا کر آرام کرنے کا تھا۔

وہ گاڑی سے باہر آیا تو اس کی نظر لاونج میں گھاس پر بیٹھی علیزے پر گئی جو شاید کسی بہت گہری سوچ میں مہو تھی۔  
اسے یوں دیکھ کر وہ چاہ کر بھی کمرے میں نہیں جاسکا۔

وہ مضبوط قدم لیتا اس تک آیا اور اس کے قریب کھڑا ہوا تو علیزے نے سر اٹھا کر زریاب کی طرف دیکھا۔

"بھائی آپ آگئے۔۔۔ اندر چلیں ماما آپ کا ویٹ کر رہی تھیں"

وہ تیزی سے اٹھتی اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بناتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی مگر زریاب اس کی اُداسی پہچان چکا تھا۔  
"یہاں آؤ"

زریاب نے اسے پاس رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ حیران ہوتی بیٹھ گئی۔

پھر میر زریاب ملک خود بھی اس کے سامنے والی چیر پر بیٹھا۔

وہ اب گہری جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا، جبکہ وہ کنفیوز ہو رہی تھی۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہو تم"

وہ سنجیدگی سے بولا تو علیزے نے گڑبڑا کر اسے دیکھا لیکن پھر پل میں خود کو کمپوز کر گئی۔

"نہیں بھائی۔ آپ کو لگتا ہے مجھے کوئی پریشانی ہو سکتی ہے۔۔۔ پریشانی ہوتی تو بھی مجھے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں پڑتی میں خود ہی کافی ہوں اپنے لیے"

وہ سنجیدگی سے بولی مگر میر زریاب مطمئن نہیں ہوا تھا۔

"اگر میر زہرام کی وجہ سے کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔ ویسے بھی کو اس سے ملنا ہے میں نے کافی دنوں سے ملاقات نہیں ہوئی"

زریاب نے جان بوجھ کر اس کا ذکر کیا تھا جانتا تھا اب علیزے کے تاثرات بدلیں گے اور وہ اس کی پریشانی کی وجہ جان لے گا۔

مگر علیزے اس ستم گر کے ذکر پر تلخی سے مسکرائی۔

"نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ویسے بھی میری زندگی میں وہ اتنے اہم ہر گز نہیں ہیں کہ میں ان کی وجہ سے خود کو پریشان کروں۔۔۔ میں اندر جا رہی ہوں آپ بھی آجائیں"

وہ تلخ لہجے میں کہتی اٹھ کے اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ اس کے بعد میر زریاب کی پریشانی دگنی ہوئی تھی۔ وہ بالکل انجان تھا کہ ان دونوں کے بیچ کیا چل رہا ہے۔

مگر کل ذہرام سے پوچھنے کا ارادہ کر کے وہ بھی اٹھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب لاؤنج میں داخل ہوا تو علیزے میرا ذلان شاہ کے پہلو میں ان کے کندھے پر سے ٹکائے بیٹھی تھی۔ جبکہ ساتھ والے صوفے پر عدیلہ بیگم بیٹھیں ان سے کوئی بات کے رہی تھیں۔ زریاب بھی ان کے قریب آتا صوفے پر ٹانگیں اور ان کی گود میں اپنا سر رکھ گیا تو وہ مسکرائیں اور اس کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگیں۔

"تھک گیا میرا بچہ؟"

وہ اس کے بال پیشانی سے ہٹاتیں وہاں اپنے لب رکھ کر پیچھے ہوتیں محبت سے بولیں تو وہ بھی مسکرایا۔

"جی تھک تو گیا ہوں مگر آپ کے شوہر صاحب کو میرا کوئی خیال نہیں۔۔۔ خود مزے سے راؤنڈ لگا کے آجاتے ہیں گھر اور میں سارا دن وہاں آفیس میں کام سمجھاتا ہوں"

وہ مصنوعی ناراضگی سے بولا تو سب مسکرا دیئے۔

"تو بیٹا جی اب آپ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھال لینی چاہئیں نا۔۔۔ کب تک میں سنبھالتا یہ سب۔"

اذلان صاحب سنجیدگی سے بولے تو اس نے سر ہلایا۔

"تمہیں کہتی تو ہوں تمہیں شادی کر لو کسی پیاری سے لڑکی سے۔۔۔ گھر آکر اسے دیکھو تو ساری تھکن اتر جائے تمہاری۔۔۔"

عدیلہ بیگم نے ہمیشہ کی بات دہرائی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ان کی بات پر میر زریاب کی آنکھوں کے پردے پر وہ سہا وجود جھلملایا۔  
مگر اس نے آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں پھر ان کی جانب دیکھا۔  
"ہممم خیال برا نہیں ہے۔۔۔ سوچتا ہوں کچھ"

وہ مسکرا کر بولا تو وہ تینوں وجود ہی حیران ہوئے تھے کیونکہ اس موضوع سے ہمیشہ زریاب چڑتا آیا تھا۔  
"کہیں کوئی بچی پسند تو نہیں کر لی جو اس طرح مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔"  
اذلان ملک اس کی جانب دیکھتے آبروں اچکا کر بولے تو اس نے شانے اچکائے۔  
"شاید"

وہ آہستہ سے بولا تھا مگر عدیلہ بیگم سن چکی تھیں۔  
"یا اللہ تیرا شکر۔۔۔ میرے بیٹے کو بھی کوئی لڑکی پسند آئی۔ مجھے تو لگ رہا تھا اب مجھے کچھ تلاش شروع کر دینی چاہیے۔ لیکن شکر ہے تمہیں خود کوئی پسند آگئی۔ نام بتاؤ اس کا؟ اور مجھے کب ملاؤ گے اس سے؟"  
وہ خوش ہو تیں بولیں تو زریاب نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔  
"خود تو مل لوں پھر آپ کو بھی ملاؤں گا۔۔۔"

بس تھوڑا بیٹ کر اس سے بات نہیں ہوئی میری "READERS CHOICE"  
وہ کہتا اٹھ کر تیزی سے اوپر کی جانب بڑھ گیا پیچھے اب نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"چلو جو بھی ہے۔۔۔ یہ ہی بہت ہے کہ بھائی کو کوئی پسند آگئی۔"

علیزے سنجیدگی سے بولی تو عدیلہ اور اذلان صاحب نے بھی سر ہلائے۔

"ہممم بچے تم جاؤ اسے ڈنر کے لیے بلا کر لاؤ، میں ٹیبل پر کھانا لگواتی ہوں"

عدلیہ بیگم اٹھ کر علیزے سے بولیں تو وہ بھی اٹھ کے اس کے کمرے کی طرف چلی گئی، پھر عدلیہ بیگم خود بھی کچن کی طرف

چلی گئیں جہاں ملازمہ کھانا برتنوں میں نکال رہی تھی۔

میر زریاب ملک جیسے ہی آفیس میں داخل ہوا سہراب نے اس کا استقبال نہایت عزت سے کیا تھا۔

پھر وہ اسے ذہرام کے آفیس روم کے باہر چھوڑ کر خود کافی وغیرہ کا آرڈر دینے نیچے چلا گیا۔

میر زریاب مسکرا کر اس کے روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی ذہرام ملک سنجیدگی سے اپنی چیئر پر بیٹھالیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا۔

"اسلام و علیکم! کیسے ہو"

زریاب ملک نے اپنی خوبصورت آواز میں سلام کیا تو ذہرام نے سر اٹھایا۔

اسے اتنے دنوں بعد اپنے سامنے دیکھ کر وہ بھی مسکرا کر کھڑا ہوا، پھر دونوں بغلگیر ہوئے۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"وسلام۔۔ میں ٹھیک۔ تم بیٹھو"

زہرام ملک کے لہجے میں چاہت تھی جسے وہ محسوس کر رہا تھا۔

"سناؤ کیسے سوچا ملنے کے لیے۔ مجھے تو لگا تھا کہ اب مجھے ہی تمہاری شکل دیکھنے کو آنا پڑے گا"

زہرام نے شکوہ کیا تو اس نے گھور کر زہرام کو دیکھا تھا۔

"لیکن تم آئے نہیں پھر بھی میں ہی آیا ہوں۔۔۔"

اس نے جیسے طنز کیا تھا۔

زہرام ملک خاموش ہو گیا تو زریاب نے اس کی جانب دیکھا۔

"گھر میں سب کیسے ہیں؟ تائی امی، میرال اور میر؟"

زریاب کے سوال پر زہرام نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا، دونوں ایک دوسرے کو خوب سمجھتے تھے۔

"سب ٹھیک ہیں الحمد للہ"

زہرام نے سنجیدگی سے کہا تبھی دستک دے کر ملازم اندر داخل ہوا۔

وہ ٹیبل پر کھانے پینے کی چیزیں سیٹ کر کے

جاچکا تو زریاب نے کافی کا کپ اٹھا کے زہرام کو دیا پھر اپنا لیا۔

"تم نہیں پوچھو گے؟"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب ملک از حد سنجیدگی سے اس کے چہرے کو دیکھتا بولا تو زہرام نے سوالیہ نظریں سے اسے دیکھا۔

"فیملی کی خیر خیریت نہیں پوچھو گے؟"

زریاب ملک نے میری فیملی نہیں کہا تھا۔

"اوہ۔۔۔ تم بتاؤ کیسے ہیں سب؟"

وہ بلا جھجک پوچھ گیا تھا۔

"سب ٹھیک ہیں۔۔۔ بس علیزے پریشان رہتی ہے آج کل۔ میرا نہیں خیال کہ اسے گھریا آفیس میں کوئی ٹینشن

ہے۔۔۔ اسے شاید تمہاری کسی بات یہ حرکت کی وجہ سے پریشانی ہے۔ میں

نے کل پوچھا اس سے لیکن اس نے بتایا نہیں۔۔۔"

زریاب ملک نے اپنا مسئلہ اب بتایا تھا۔

"میں اس کے ریلیٹڈ بات نہیں کرنا چاہتا اور ہاں تم تسلی رکھو مجھے تو تمہاری بہن سے بات کیے بھی چار ماہ ہو گئے

ہیں۔ میری وجہ سے اسے کوئی پریشانی نہیں ہے۔"

زہرام پل کو اس بات پر حیران ہوا تھا لیکن پھر فوراً ہی اپنی حیرت کو کنٹرول کرتے سنجیدگی سے بولا۔

"کیا اس ناراضگی کی وجہ وہی ہے جو میں بھی جانتا ہوں؟"

زریاب کے سوال پر اس نے بس اس کی جانب دیکھا تھا۔

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"شاید ہاں۔۔۔"

میر زہرام نے سپاٹ لہجے میں کہا تو زریاب میں نفی میں سر ہلایا تھا۔

"چھوٹی چھوٹی غلط فہمیوں کو بڑھا رہے ہی تم دونوں۔۔۔ اور یقیناً یہ چیز تم دونوں کے رشتے کے لیے نقصان دہ ہے۔"

زریاب نے سنجیدگی سے کہا تھا، وہ واقف تھا غلطی اس کی بہن کی تھی مگر وہ ان دونوں کو مزید ان کی زندگی خراب کرنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

"تم یہ سب چھوڑو اور بتاؤ تمہارا کیا سہین ہے۔۔۔ ستائیس کے ہو گئے ہو اب تو شادی کر لو"

زہرام مسکرا کے بولا تو زریاب بھی دھیماسا مسکرایا تھا لیکن صرف ایک لمحے کے لیے۔

"ہم سوچ تو رہا ہوں اس بارے میں۔۔۔"

وہ ایک آنکھ و نک کر کے بولا تو زہرام کو شدید حیرت ہوئی کیونکہ اسے نہیں لگتا تھا کہ زریاب کو کوئی پسند ہوگی۔

"کوئی دیکھ رکھی ہے کیا؟"

زہرام خوشگوار حیرت سے بولا تھا۔

"یہی سمجھ لو۔۔۔ لیکن ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔ کچھ دنوں تک فائل کر کے بتاؤں گا تمہیں"

وہ سنجیدگی سے بولا تو زہرام نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کبھی گھر اس جاؤ۔۔۔ ماما، بابا سے مل کو اکثر یاد کر رہے ہوتے ہیں تمہیں"



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب کی بات پر زہرام نے اس کی جانب دیکھ کے ابھروا چکائی تھی۔

"نہیں تم لوگ آ جاؤ یار۔۔۔ میں اب شاید ہی کبھی وہاں آؤں"

زہرام از حد سنجیدگی سے بولا ساتھ ہی ان کی دعوت بھی دی تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"وہ تمہیں کھا نہیں جائے گی اگر آ جاؤ گے تو۔"

زریاب نے زرہ خفگی سے کہا تھا۔

"کھا بھی نہیں سکتی"

وہ مسکرا کر بولا تو زریاب بھی مسکرایا۔

"اچھا برواب میں نکلتا ہوں میٹینگ ہے ایک"

زریاب اٹھتا ہوا بولا تو زہرام بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اسے گلے سے لگایا۔

"گھر ضرور آنا سب کے ساتھ۔۔۔ اور ہاں یار جلدی سے کچھ کرو میں اب تمہیں مزید ادھورا نہیں دیکھ سکتا"

زہرام زرہ شرارت سے بولا تو زریاب نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

-----  
READERS CHOICE

آج پھر وہ آیت الکرسی پڑھتی ہوئی خود کو اچھے سے چادر میں ڈھانپنے رکشے سے باہر آئی تھی۔

اسے خوف تھا کہ وہ درندہ کہیں سے نمودار نہ ہو جائے۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے، اسے ہوٹل سے جلدی چھٹی مل جاتی تھی۔

کیونکہ وہ پہلے ہی بات کر چکی تھی کہ چاہے وسارا دن ڈیوٹی دے گی مگر رات میں نہیں۔

ابھی وہ ایک گلی مڑ کے اپنے گھر والی گلی میں داخل ہوئی ہی تھی کہ سامنے سے اسے نصیر اپنی جانب اتاد کھا۔

ٹھیک عینا کا سانس اٹکا تھا، یقیناً اب تک وہ اسے دیکھ چکا تھا۔

اس نے گرفت چادر پر مضبوط کی اور قدم تیزی سے لینے لگی۔

"ابے یار آج تو شام ہی خوبصورت ہو گئی۔۔۔ تیرا دیدار ہو گیا"

وہ اس تک آتا خباثت سے بولا مگر اس نے قدم نہیں روکے اور تیزی سے چلنے لگی، گلی اس وقت خالی تھی تو وہ مزید خوفزدہ ہو رہی تھی۔

"ایک تو صحیح۔۔۔ تو تو اتنی جلدی کر رہی ہے جانے کی جیسے گھر میں کوئی یار بلا یا ہو"

وہ بیخیرتی سے بولا تھا مگر وہ اسے جواب دے کے اپنی زبان گندی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے چلنے لگی۔

وہ اپنے گھر تک آئی اور اس نے دروازہ بجایا، جانتی تھی اب تو سہانا بھی آپچی ہوتی تھی۔

"آج رات میرے ساتھ بیتا لے زندگی آسان کر دوں گا تیری۔۔۔ یہ دو ٹکے کی نوکریاں نہیں کرنا پڑیں گی تجھے۔

جب بھی ضرورت ہو میری ضرورت پوری کر دینا، میں تیری کر دوں گا"

وہ کمینگی سے بولا تھا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

اب وہ اس کے بالکل قریب کھڑا تھا اور وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔

اس نے مزید زور سے دروازہ پیٹا تو نصیر نے قہقہہ لگایا تھا۔

تبھی جھٹکے سے دروازہ کھلا اور سامنے ہی سہانا پریشان سی کھڑی تھی، وہ ابھی بھی یونی والے لباس میں تھی، بس دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا۔

اس کے پیچھے نصیر کو دیکھ کر وہ غصے سے سرخ ہوئی تھی۔

"الو کے پٹھے۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ اپنے گھر اور جا کر اپنی ماں بہن کو تاڑو۔ شرم نہیں آتی ہماری بے بسی کا مذاق بناتے"

وہ انتہائی غصے سے بولی تھی البتہ وہ خبیث اب بھی سکون سے اس پری پیکر کو دیکھ رہا تھا۔

جس نے جلدی سے اندر داخل ہو کر سہانا کو پیچھے کیا تھا اور دروازہ جھٹکے سے بند کے کے کنڈی لگائی۔

اس کا سانس اب بہت پھول چکا تھا، جسے محسوس کر کے سہانا اسے تھامتی اندر کی جانب بڑھی۔

اسے اس کے کمرے میں لا کے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے لیے پانی کا گلاس لائی۔

عینانے دو گھونٹ بھر کر سائڈ پر کے دیا، اب اس کی آنکھوں سے شفاف موتی ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے گال بھگورے تھے۔

سہانا نے دکھ سے اسے دیکھا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کیوں ہیں اتنی مشکلات۔۔ ہماری زندگی میں۔۔۔ آخر قصور کیا ہے ہمارا۔۔ کاش زین ہمیں اس طرح تنہا کر کے نہیں گئے ہوتے۔"

وہ تڑپتی ہوئی بولی تو سہانا اس کے پاس بیٹھی اور اسے خود سے لگایا۔

"ریلیکس عینا تم کیوں اپنی طبیعت خراب کر رہی ہو میری جان۔۔ ہم دو ہیں ناں ایک دوسرے کے لیے اور

انشاء اللہ اب تو کچھ وقت بعد ہمارے پاس ایک پیار سا بے بی بھی آ جائے گا"

سہانا آخر میں مسکرا کر بولی تھی۔

"تم جس چیز پر خوش ہو رہی ہو ناں یہی تو سب سے بڑا مسئلہ ہو گی ہمارے لیے۔۔۔ لوگ یقین نہیں کریں گے کہ یہ

میرے زین اور میری محبت کی نشانی ہے۔۔۔ ہماری اولاد پاک ہے، لوگ تو مجھے غلط کہیں گے ناں سہانا۔۔۔ لوگ

کہیں گے۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں نے کسی اور۔۔۔ سے"

وہ شدت سے روتی بولی تھی مگر سہانا نے اس کی کمر تھپتھپاتے اسے پر سکون کیا۔

"کوئی کچھ بھی کہے ہمیں فرق نہیں پڑتا۔۔ ہم دونوں جانتی ہیں اور ہمارا اللہ جانتا ہے کہ تمہارے وجود میں کس کا

خون پل رہا ہے"

سہانا نے اسے تسلی دی۔  
READERS CHOICE

"یہ مجھے آج سیلری ملی تھی تو میں تمہارے لیے فروٹس اور دوائیاں لائی ہوں۔ ڈاکٹر نے کہا تھا تم تھوڑی ویک ہو گئی

ہو تو اپنی صحت کا خیال رکھو۔ باقی پیسے الماری میں رکھ دیئے ہیں کل شاپنگ پر چلیں گی"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

سہانا سنجیدگی سے بولی تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا ضرورت تھی پیسے ضائع کرنے کے۔۔۔ تم جانتی بھی ہو میں نہیں کھاتی فروٹس اور دوائیوں کے بغیر بھی ٹھیک ہی تھی میں۔۔۔ اور شاپنگ پر ضرور چلیں گے تمہاری یونی میں پارٹی ہے ناں۔۔۔ تو پیار سا ڈریس لائیں ہے تمہارا" وہ آخر میں مسکرا کر بولی تو سہانا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"جی نہیں میڈم میرے پاس بہت ڈریسز ہیں۔۔۔ پچھلے مہینے بھی چار سوٹ لیے تھے میں نے۔۔۔ الماری بھری ہے میری ڈریسز سے انہیں میں سے کوئی پہن لوں گی۔۔۔ کل ہم صرف اور صرف تمہاری شاپنگ پر جا رہی ہیں" سہانا خفگی سے بولی تو عینا اس کی محبت پر نرم آنکھوں سے مسکرائی لیکن جب اسے زین کی یاد آئی تو اس نے بمشکل آنکھیں میچ کر آنسو اندر دھکیلے۔

"کاش زین کاش آپ ہمارے ساتھ ہوتے۔۔۔ اتنا جلدی کیوں چھوڑا آپ نے ہمیں۔" وہ دل میں ہی بولی تھی۔

وہ آج وقت سے پہلے ریسٹورنٹ آچکی تھی، کیونکہ آج سہانا اور اسے شام میں مارکیٹ جانا تھا۔ تو وہ چاہتی تھی اسے ریسٹورنٹ سے جلدی چھٹی مل جائے، تاکہ وہ دونوں سکون سے شاپنگ پر جاسکیں۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

صبح سے کام کر کر کے اب وہ نڈھال ہو چکی تھی، پہلے ہی طبیعت میں بو جھل پن تھا۔  
ساتھ ساتھ بھاگ دوڑنے اس کی حالت خراب کر دی تھی، لیکن عینا یہ سب سہنے کی عادی تھی۔  
تو وہ بغیر کسی نکھرے کہ پوری ذمہ داری سے اپنا کام سرانجام دے رہی تھی۔  
اسے مجبوری نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی اس ریسٹورنٹ میں کام نہ کرتی، جانتی تھی یہاں زیادہ تر مرد کھانے نہیں لڑکیوں کو ذلیل کرنے آتے ہیں۔

مگر اس کے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا تو وہ یہیں جاب کر رہی تھی۔  
اب تو اس کی جاب کو ایک مہینہ ہو چکا تھا، تو وہ لوگوں کی غلیظ نظروں کی عادت ڈال چکی تھی۔  
اب وہ انتظار کر رہی تھی کہ کب سگ اسے کافی تیار کر کے دے اور وہ سرو کر آئے۔  
کچھ دیر بعد کلک نے تیار شدہ کپڑے چینیو کافی اس کو تھمائی تو وہ ڈیش میں سجاتی باہر آئی۔  
یہ ایک بڑا ساحل تھا اور اسے چل کے آخری ٹیبل تک جانا تھا۔  
رستے میں بیٹھے مرد اسے خباثت سے دیکھ رہے تھے، جملے اچھا رہے تھے۔  
اس کے قدم ڈگمگائے مگر وہ سمجھل کر سیدھا چلنے لگی۔

جیسے ہی وہ اس ٹیبل پر پہنچی اس نے جھکی نظروں کے ساتھ ہی کافی ٹیبل پر رکھی۔  
میرز ریاب جو فقط اسے دیکھنے، اس سے بات کرنے آیا تھا، اسے دیکھ کر وہ پلکیں جھپکنا تک بھول گیا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

بغیر کسی بناؤ سنگھار کے بھی وہ اس کے شانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔  
"ٹھہرو"

اسے پلٹتے دیکھ وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔  
وہ اس آواز کو کہیں نہ کہیں پہچان چکی تھی، عینا پلٹی اور ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا۔  
پھر وہ دکھ اور افسوس سے نظریں جھکا گئی تھی۔  
"بیٹھو مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا بولا۔  
"صحیح کہتے ہیں لوگ مرد سب ایک جیسے ہی ہوتے ہیں"  
وہ تلخی سے کہتی پلٹی ہی تھی جب میر زریاب ملک تیزی سے چیئر سے اٹھا۔  
اسے بازو سے کھینچ کر چیئر پر بٹھایا اور خود قریب چیئر گھسیٹ کر بیٹھا۔  
"تمہاری اس بکو اس کا مقصد؟"

وہ تنی رگیں لیے دھاڑا تو عینا خوفزدہ ہوئی۔  
"سب ایک جیسے ہوتے ناں تو آج تم یہاں موجود نہ ہوتی۔ پر سو سا تھ لے گیا ہوتا تمہیں اور اب تک تم اپنے گھر والوں کو کسی ندی نالے سے مل چکی ہوتی۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اپنے کردار پر اس کابات سہ نہیں پایا تھا اس لیے غصے سے دبی دبی آواز میں چلایا۔

"مجھے چھوڑیں مجھے کام کرنا ہے"

وہ نظریں جھکاتی از حد سنجیدگی سے بولی تھی۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی اس شخص کو، اس دن وہ اس کے لیے اپنے دوستوں سے بھی لڑ پڑا تھا۔

مگر آج وہ خود یہاں آپہنچا تھا۔

"بغیر مجھے تنگ کیے سیدھا سیدھا جواب دیتی جاؤ میرے سوالوں کا پھر چھوڑ دوں گا۔"

وہ تھوڑے نرم لہجے میں بولا تو عینا کی ہمت جاگ اٹھی۔

"مجھے کوئی جواب نہیں دینا۔۔۔ خدا را مجھے جانے دیں"

وہ بے بسی سے بولی تو زریاب نے غور سے اسے دیکھا۔

"نام کیا ہے تمہارا؟"

اس نے بغیر کسی لگی لپٹی کے اپنا سوال کیا تو عینا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہاں؟ کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے۔"

وہ سرخ ناک لیے بولی تو زریاب نے قہر برساتی نظروں سے اسے گھورا۔

"اگر اس دفعہ تم نے جواب نہیں دیا تو آج تم گھر نہیں جاسکو گی"

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ بہت معنی خیزی سے بولا تھا، عینا اس کے لہجے پر واقعی سہم گئی۔

"کیا نام ہے تمہارا"

زریاب ملک نے سوال دہرایا تھا، شاید زندگی میں پہلی مرتبہ۔۔۔

"نو۔۔ نور العین"

وہ گھبرائی ہوئی بولی، میر زریاب کو نام ضرور اچھا لگا تھا۔

"فیملی میں کون کون ہے؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا، کو اب بھگی چکی تھیں۔

"میں اور میری۔۔۔ کزن۔۔۔ ہی ہیں بس"

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

کتنا چھوٹا سا تعارف تھا اس کا، اسے شدت سے زین کی یاد آئی تھی، اگر اس وقت وہ دنیا میں ہوتا تو یقیناً وہ آج یہاں موجود نہیں ہوتی۔

زریاب کو بھی اس نازک سی لڑکی کا دکھ ہوا تھا، سمجھ تو وہ پہلے ہی چکا تھا کہ مجبوری اسے یہاں گھسیٹ لائی ہے۔

لیکن اب اس کے منہ سے سن کر اسے مزید افسوس ہوا تھا۔

وہ واقف تھا آج کل کے زمانے میں لڑکیوں کا اکیلا رہنا کتنا مشکل ہے۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

آج کل تو لڑکیاں اپنے محافظوں کے ساتھ ہونے کے باوجود بھی مشکل سے محفوظ رہتی ہیں، یہ دونوں اکیلی جانے کیسے اپنی حفاظت کر رہی تھیں۔

زریاب نے سر جھٹکا پھر اسے دیکھا جواب خود کو رونے سے بعض رکھنے کی کوشش میں تھی۔  
اس کا چہرہ بتا رہا تھا وہ زندگی بہت مشکل سے گزار رہی ہے، بہت اپنے کھو چکی ہے۔  
"ہمم۔۔۔ پہلے کون کون تھا فیملی میں"

وہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا، مگر ضروری تھا۔

اس کے سوال پر اس کی آنکھیں مزید نم ہوئی تھیں، میر زریاب کو یہ بھگی آنکھیں بہت اڑیکٹ کر رہی تھیں۔  
ہیزل براؤن آنکھیں جن میں شفاف آنسو تیر رہے تھے، وہ زریاب ملک کو دیوانہ کر رہی تھیں۔  
"میرے شوہر تھے۔۔۔ مگر۔۔۔ اب وہ۔۔۔ نہیں"

وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی اس سے زیادہ شاید وضبط نہیں کر سکی تھی۔

اس نے چہرے کو ہاتھوں میں چھپایا اور پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

جبکہ میر زریاب ابھی تک سکتے میں تھا، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ خوش ہو یہ پریشان۔

اسے تو وہ چھوٹی سی نازک سے لڑکی ان چھوٹی ہی لگی تھی، مگر وہ تو کسی کی زوجیت میں رہ چکی تھی۔

اور شاید وہ اپنے شوہر سے محبت بھی کرتی تھی، اس بات کا اندازہ اس کے رونے سے ہو رہا تھا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب کو افسوس ہوا تھا اپنے لیے نہیں، اس کے لیے۔  
اتنی آزمائشیں اور مصیبتیں وہ چھوٹی سی جان کیسے سہتی بھلا۔  
میر زریاب نے ہمیشہ کی طرح لمحے میں فیصلہ کیے پھر اس کی جانب دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی۔  
"او کے ریلیکس۔۔۔ یہ پانی پیو"  
اس نے ایک اور کام اپنی انا کو سائنڈ پر کرتے کیا تھا۔  
زریاب ملک نے زندگی میں پہلی دفعہ کسی کے لیے پانی گلاس میں ڈالا تھا۔  
"پیو بھی"  
وہ زرہ سخت لہجے میں بولا تو عینانے کانپتے ہاتھوں سے گلاس اس سے لیا، دو گھونٹ بھر کر وہ واپس رکھ گئی۔  
"کتنا عرصہ ساتھ رہی تم اس کے؟"  
وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔  
جبکہ عینانے عجیب نظروں سے اس پاگل شخص کو دیکھا تھا، اسے کیا پرواہ کے وہ کتنا عرصہ رہی۔  
مگر اس کی دھمکی یاد آنے پر وہ نظریں جھکا گئی۔  
"چار مہینے، گیارہ دن"  
وہ کھوئی ہوئی بولی تھی، شاید وہ اس حسین وقت کو یاد کر رہی تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب ملک سے کہاں برداشت ہونا تھا اس کا ان یادوں میں کھونا۔

"تمہاری کزن ساتھ کیوں رہتی ہے، اور کوئی رشتہ دار کیوں نہیں"

وہ سنجیدگی سے بولا۔

"ہماری فیملی چھوٹی سے تھی۔۔ میں بچپن سے اپنی پھپھو کے ساتھ رہتی تھی۔ سب مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔

میرے بابا مطلب میرے پھوپھانے اٹھارہ سال کی عمر میں میرا نکاح زین سے کیا تھا۔ زین اور سہانا ان کے بچے ہیں۔

زین مجھ سے پانچ سال بڑے تھے۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ پھر جب زین کی سٹڈی مکمل ہوئی تو وہ بینک

میں جاب کرنے لگے۔ ان کی ان کم سے ہمارا گھر

اچھے سے چلتا تھا۔ ایک دن امی اور بابا رشتے میں کہیں گئے تو ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ہمیں خبر تب ملی جب وہ جان کھو

چکے تھے۔ ہم سب بہت دکھی رہے۔ پھر یونہی تین سال گزر گئے۔ محلے کے لوگوں نے ہمیں کہا کہ اب ہم رخصتی

کر لیں کیونکہ ہم اکیلے گھر میں رہتے ہیں۔ یوں ہم نے سادگی سے رخصتی کر لی۔ سہانا مجھ سے دو سال چھوٹی ہے۔ وہ

تب کالج میں تھی۔ میں نے ایف اے سی کے بعد سٹڈی بند کر دی تھی۔ صبح زین اور سہانا کالج اور بینک چلے جاتے

اور میں گھر ہوتی تھی۔ پھر ایک دن کافی دیر ہو گئی زین گھر نہیں آئے۔ سہانا اور میں بہت پریشان ہو گئیں۔ وہ شام کو

پانچ بجے روز آئے پہنچ جاتے تھے۔ مگر اس رات نونج گئے وہ نہیں آئے۔ ہم نے محلے کے مردوں سے بات کی تو دو

لڑکے انہیں دیکھنے گئے۔ رات کو گیارہ بجے ہمیں معلوم ہوا کہ بینک سے واپسی پر زین کسی پولیس

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

مقابلے میں دل پر گولی کھا کے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ہمارا سب کچھ اسی دن ختم ہو گیا۔ ہم دونوں اکیلی رہ گئیں۔ مجھے چار مہینے عدت میں رہنا تھا۔ سہانا بھی بہت ٹوٹ چکی تھی۔ میں نے اسے بہت سمجھا بچھا کر راضی کیا تو وہ کالج جانے لگی۔ محلے کے لوگوں نے مجھ پر بہت باتیں بنائیں کہ گھر میں اکیلی رہتی ہیں۔ مگر مجبور تھی۔ اب عدت ختم ہوئی تو یہیں جان ملی تو ایک مہینے سے یہاں ہوں۔ سہانا کی قسمت اچھی تھی تو اسے اچھی یونیورسٹی میں جاب مل گئی۔"

وہ بغیر سوچے سمجھے اپنے دل کا غبار اس اجنبی کے سامنے نکال گئی تھی۔  
اس نے بہت عرصے سے یہ غم خود میں دبا رکھے تھے مگر آج بھی دبا پائی تھی۔  
زریاب کو اس کی داستانِ زندگی سن کے افسوس ہوا۔

"ہمم۔۔۔"

وہ گہرا سانس لے کر اتنا ہی بولا۔

وہ اب حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی جسے وہ اپنا سب کچھ بتا چکی تھی۔

"گھبراؤ نہیں مجھے اچھا لگا تم نے مجھ سے سب شیئر کیا۔۔۔۔۔ خیر اب میں بولوں گا اور تم خاموشی سے سنو گی۔ مجھے ٹوکنامت۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تو وہ آنکھیں جھکا گئی، میرا زریاب دھیمسا مسکرایا۔

"کچھ بھی غلط مت سمجھنا میں سیدھی بات کرنے والا انسان ہوں۔ تو ڈارکٹ یہی کہوں گا مجھے تم چاہیے ہو ہمیشہ کے لیے۔ زیادہ وقت نہیں دوں گا سوچنے کو۔ دو دن

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ہیں تمہارے پاس اچھے سے سوچ لو کے کیا کرنا ہے۔ اپنی کزن کی ٹینشن نہ لینا تمہارے ساتھ۔ وہ میری بھی ذمہ داری ہوگی۔۔۔ یاد رکھنا تم انکار نہیں کر سکتی۔ یہ دودن مجھے سوچنا ہے تم نے باقی کچھ نہیں۔ انکار کا آپشن نہیں ہے تمہارے پاس۔ ان دنوں خود کو تیار کر کو بس۔ میں اپنی فیملی سے بات کر چکا ہوں۔"

میرز ریاب نے اپنا فیصلہ بتایا تھا جیسے۔

وہ اب آنکھیں پھاڑا سے دیکھ رہی تھی، وہ سمجھ تک نہیں سکی تھی کہ وہ ایسا کچھ سوچ رہا ہے۔ وہ اچانک ہی غم و غصے سے اٹھی۔

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ ہاں۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے آپ کی دھمکیوں سے ڈر جاؤں گی میں۔ ہر گز نہیں مسٹر آپ نے جو کرنا ہئے کر لیں مگر پلیر آئندہ میرے سامنے مت ایئے گا۔"

وہ کہتی رکی نہیں تھی تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

میرز ریاب کو اس سب سے کوئی اثر بھی ہوا تھا، یقیناً وہ اسی ریکشن کو ایکسپکٹ کر رہا تھا۔ مگر اسے آج خوشی ہوئی تھی کہ جلدی میں ہی صحیح وہ اسے بہت کچھ بتا گئی تھی۔

ہاں تھوڑا آپ سیٹ وہ ضرور ہوا تھا اس کی شادی کا سن کر، لیکن اب وہ صرف خوش تھا، اسے فرق نہیں پڑتا تھا اس کے ماضی سے۔

پہلی دفعہ میرز ریاب کو کوئی لڑکی بھائی تھی، اسے اس چھوٹی سی وجہ پر وہ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا رہا، پھر وہ بل ٹیبل پر رکھتا باہر چلا گیا تھا۔

# بھینگی آنکھیں تیری دی ریسٹ ناول

زہرام نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا میرال بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے سینے کا حصہ بن گئی۔

زہرام ملک نے مسکرا کر اس کے گرد حصار بنایا اور اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

"کیسا ہے میرا بیٹا"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو میرال نے مسکرا کر چہرہ اس کے سینے سے نکالا البتہ بازو ابھی بھی اس کے گرد بندھے تھے۔

"میں بالکل ٹھیک۔۔۔ اب فیور بھی نہیں ہے"

وہ اسے تسلی دیتی بولی، جانتی تھی اسے فیور ہونے کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا۔

"ہممم اچھی بات ہے۔۔۔ لیکن تمہیں ابھی ریسٹ کرنا چاہیے تھا چنڈہ"

وہ اس کا دوپٹا ٹھیک کرتا بولا جو دوپٹے سے بالکل لاپرواہ رہتی تھی۔

"بھائی میں ٹھیک ہوں نا اب اور ویسے بھی دو دنوں سے میں ریسٹ ہی کر رہی تھی اس پر ماما نے مجھے اتنے فروٹس

ٹھونسے ہیں کہ اب تو فروٹس کے نام پر ہی وومٹ ہو جائے گی"

وہ منہ بنا کر بولی تو زہرام مسکرایا اور اسے بازو کے حصار میں لیے آگے بڑھا۔

لاؤنج میں صرف ایک ملازمہ کام کر رہی تھی، صائمہ بیگم اور میرا دی کہیں نہیں دکھ رہے تھے۔



## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کھانے کی چیز کے لیے ایسے نہیں بولتے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔"

زہرام نے نرمی سے سمجھایا تو میرال نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھ گئے، ابھی وہ باتیں کر رہے تھے جب صائمہ بیگم نیچے آئیں۔

"آگیا میرا بیٹا"

وہ مسکرا کر بولیں تو اس نے سر ہلایا۔

"زہرام بیٹا میں سوچ رہی تھی بہت ٹائم ہو گیا ہے ہم نے اذلان بھائی اور گھر والوں کو دعوت نہیں دی۔ اس طرح

اچھا نہیں لگتا ناں وہ کیا سوچتے ہوں گے۔ ہماری بیٹی لے کر رابطہ ہی کم کر دیا۔"

وہ فکر مندی سے بولیں۔

"واو ماما ٹینلی میں عزیزے آپ سے ملوں گی۔ اتنے دن ہو گئے ہیں میں ان سے نہیں ملی"

ابھی وہ کچھ کہتا کہ میرال پر جوشی سے بولی۔

"ہمم۔۔۔ کر لیں آپ انہیں انوائٹ۔ کل زریاب آیا تھا میرے آفیس میں نے بات کی تھی کہ کسی دن آؤ۔ اب

آپ بھی کال کر دیں کل پر سو کی دعوت ارنج کر لیتے ہیں"

وہ سنجیدگی سے بولا تو انہوں نے سر ہلایا۔

"میر نہیں آیا ابھی؟"

READERS CHOICE

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

وہ اچھنے سے بولا تھا، آج کل میرہادی کی حرکتیں مشکوک تھیں۔

"نہیں بیٹا میں بھی انتظار کر رہی تھی۔ شام ہو چکی ہے ابھی تک نہیں پہنچا۔"

وہ پریشانی سے بولیں جبکہ میرال اب سیل میں مگن ہو چکی تھی۔

"مممم۔۔۔ جب وہ آئے تو اسے میرے روم میں بھیجے گا۔ میں اوپر جا رہا ہوں"

وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

میرہادی گھر آیا تو صائمہ بیگم نے اسے زہرام کا پیغام دیا۔

وہ بوکھلایا لیکن اس کے کمرے کی طرف بڑھا، وہ دستک دے کر روم میں داخل ہوا تو زہرام بیڈ پر بیٹھ لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

اسے دیکھ کے زہرام ملک نے لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔  
"دیر سے کیوں آئے ہو"

اس نے ڈائریکٹ سوال کیا تو میرہادی نے سراٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"دوستوں کے ساتھ تھا"

وہ بغیر جھجکے اطمینان سے بولا تو زہرام نے آئی برواچ کا کر اسے دیکھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کدھر تھے"

اس نے پھر سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"مال گئے تھے"

وہ بغیر نظریں چرائے بولا۔

\_\_\_\_\_ "محلے میں کون سا مال ہے"

وہ اب کی بار نہایت سختی سے بولا تو ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اس نے آج سہانا کا پیچھا کیا تھا تا کہ جان اسکے وہ کدھر رہتی ہے۔

مگر بہت احتیاط کے باوجود بھی شاید ایک میرزہ رام کے آدمیوں کی نظروں سے بچ نہیں پایا تھا۔

"کیا کرنے گئے تھے وہاں تم"

وہ بلند آواز میں دھاڑا تو میرہادی نے اس کی جانب دیکھا۔

وہ جلدی میں کوئی بہانہ نہیں بنا پا رہا تھا اور زہرام کو سچ بھی نہیں بتا سکتا تھا اس لیے خاموش رہا۔

"میر میں تک سے پوچھ رہا ہوں کہ تم اس محلے میں کیا کرنے گئے تھے"

وہ دوبارہ سے چلایا تو میر نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"وہ۔۔ وہاں۔"

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

اس سے بات نہیں بن رہی تھی۔

"تمہیں زرہ شرم نہیں آئی اپنی ٹیچر پر نظر رکھتے ہاں۔۔۔ یہ سب سکھایا گیا ہے تمہیں کہ تم باہر جا کے عورتوں کو ذلیل کرو۔ ان کا پیچھا کرو۔۔۔"

زہرام اب کی بار اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوتا اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔  
اس کے لہجے بے حد سخت تھا۔

"بولو اب بولتی کیوں بند ہو گئی۔ لڑکیاں مجبوری میں گھر سے نکلتی ہیں اور تم بیچ مردوں کی طرح انہیں تنگ کرتے ہو۔ اتنی آگ لگی ہے تمہیں تو ہمیں بتاؤ تمہارا نکاح پڑھوادیے ہیں کسی سے"  
میر زہرام آج بہت سخت الفاظ استعمال کر رہا تھا جو اس کا خاصہ نہیں تھا۔  
اس کی باتوں پر ہادی کی غیرت بھڑکی، اس کا بڑا بھائی اسے کیا سمجھ رہا تھا آخر۔  
"بھائی۔۔۔ آپ غلط۔ سمجھ رہے ہیں یا۔۔۔ مجھے اچھی لگتی ہے وہ۔ میں خود آپ کو بتانے کا ارادہ رکھتا تھا اس کا پیچھا اس لیے کیا میں نے کہ میں اس کا گھر دیکھنا چاہتا تھا کدھر ہے۔"

میر ہادی نے اسے حقیقت سے آگاہ کر دیا تاکہ زہرام نے گھور کے اسے دیکھا۔  
"عمر دیکھو اپنی اور حرکتیں دیکھو۔۔۔"

زہرام طنزیہ لہجے میں بولا، مگر ہادی ڈھٹائی سے مسکرایا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"خود تو نکاح کر کے بیٹھ گئے ہیں اور مجھے عمر کے تانے دے رہے ہیں، آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ میں

پورے چوبیس سال کا ہو چکا ہوں اور یہ عمر کم ہر گز نہیں ہے"

وہ شرارت سے مسکراتا ہوا بولا، اب وہ زہرام کو زورہ ٹھنڈا دیکھ کر پرسکون ہوا تھا۔

"خیر جو بھی ہو آج کے بعد تمہاری اس قسم کی باتیں مجھ تک نہیں پہنچنی چاہئیں۔ تم وہاں پڑھنے گئے ہو فلحال

صرف پڑھائی پر فوکس کرو۔ بعد کی بعد میں دیکھیں گے۔"

زہرام ملک نے سنجیدگی سے اسے سمجھایا تو میرا دی نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی مجھے سچ میں بہت بہت پسند ہے سہانا۔۔۔ اور میں۔۔۔ چاہتا ہوں میرا اس سے نکاح ہو جائے"

وہ نظریں جھکائے اپنی بات کہہ گیا تو زہرام نے اس کے تاثرات دیکھے جو سنجیدہ تھا۔

"وہ راضی ہے؟"

اس نے سوال کیا۔

"ابھی تک اس سے اکیلے میں بات نہیں ہوئی میری۔۔۔ لیکن مجھے یقین ہے میں اسے راضی کر لوں گا پھر آپ

لوگ میرا رشتہ لے جانا۔"

وہ شروع میں سنجیدگی جب کہ آخر میں شرارت سے بولا تو زہرام نے سر ہلادیا۔

"اس سے بات کرو مان جائے تو بتانا مجھے۔۔۔ اور ابھی جاؤ کھانا کھاؤ نیچے جا کر۔"



# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام دوبارہ لیپ ٹاپ اٹھاتا بولا تو ہادی اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

علیزے اپنے کمرے میں موجود تھی، وہ ابھی اٹھی تھی اور اب بیڈ پر یونہی اسی پوزیشن میں لیٹی تھی، جانے کیوں اٹھنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔

ابھی وہ اٹھنے کا سوچ رہی تھی جب عدیلہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

اسے ابھی تک لیڈے دیکھ وہ تھوڑا پریشان ہوئیں اور اس تک آئیں۔

"کیا ہوا میرے بچے، طبیعت تو ٹھیک ہے میری گڑیا کی"

وہ محبت سے اس کی پیشانی چھو کر اس کے پاس بیٹھتی بولیں تو وہ مسکرا دی اور ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"جی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ بتائیں کوئی کام تھا کیا؟"

وہ سوالیہ نظروں نے انہیں دیکھتی بولی تو عدیلہ بیگم مسکرا دیں۔

"مم۔۔۔ صائمہ بھابی کی کال آئی تھی آج ہم سب کالینج وہیں ہے خاص طور پر انہوں میں زور دیا ہے کہ تمہیں

ضرور ساتھ لانا ہے"

انہوں نے خوشی سے بتایا کیونکہ وہ بیٹی کے نصیب سے بہت مطمئن اور پرسکون تھیں، جسے چاہنے والے سسرالی

ملے تھے۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ان کی بات پر علیزے کو اس ظالم انسان کا خیال آیا جو تین مہینوں سے اس سے ناراض تھا۔  
لیکن وہ اپنی ماں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے مسکرائی۔

"اچھا۔۔۔ کب تک جانا ہے ہم نے"

وہ بولی تو عدیلہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"بارہ بجے نکلیں گے۔ تم اٹھو اب کپڑے وغیرہ دیکھ لو۔ کافی دن بعد ملو گی زہرام سے تو تمہیں اچھا لگنا چاہیے"

وہ اٹھتی ہوئی بولیں تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

جیسے ہی وہ کمرے سے نکلیں علیزے نے برا سامنہ بنایا۔

وہ ہر گز نہیں جمع چاہتی تھی وہاں، ایک تو وہ خود اس سے ناراض تھا، سب بجائے اس کے ماننے کے وہ خود وہاں کیوں جاتی۔

مگر جانتی تھی جانا اس کی مجبوری ہے، کیونکہ ناراضگی زہرام سے تھی باقی گھر والوں سے نہیں۔

اور وہ بھی جا کر اسے دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کتنی خوش ہے، اسے بھی اس ناراضگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

"چلو پھر ٹھیک ہے میرا زہرام ملک تم بھی کیا یاد کرو گے آج تمہیں اپنی ملاقات کہ شرف بخش ہی دیتی ہوں"

وہ کہتی بستر سے اٹھی کرا ماری سے کپڑے دیکھنے لگی۔

آج وہ بہت حسین دکھنا چاہتی تھی، وہ چاہتی تھی کہ آج زہرام ملک خود پر ضبط ناکر پائے۔۔۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

بس اسے دیکھتا رہ جائے۔

علیزے اور زریاب ایک گاڑی میں، جبکہ عدیلہ بیگم اور اذلان صاحب ایک الگ گاڑی میں آئے تھے۔ ان کے پیچھے ایک گارڈز کی گاڑی بھی تھی جس میں مٹھائیوں کے ٹوکڑے، فروٹس، اور گھروالوں کے لیے تحائف وغیرہ تھے۔

علیزے اور زریاب پیچھے تھے تو وہ بعد میں پہنچے۔

پہلے بنگلے کے پورچ میں اذلان صاحب کی گاڑی کی پھر زریاب ملک کی۔

اذلان صاحب اور عدیلہ بیگم گاڑی سے نکلے تو وہ دونوں بھی ان کے قریب آئے۔

علیزے فل کانفیڈنس سے اپنی ماما کے ساتھ آگے بڑھی، وہ رائل بلو پلین لونگ شرٹ اور ٹراؤزر کے ساتھ بلو، ہی

آرگینز اکاڈمی کے گلے میں ڈالے اپنی خوبصورت ہائیٹ کے ساتھ بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی۔

بال اس کے کھلے پیچھے کمر پر تھے، اور پاؤں میں اس نے سلور فلیٹ شوز پہن رکھے تھے جن میں اس کے شفاف پاؤں

چمک رہے تھے۔

وہ سب اندرائے تو لاؤنج میں صائمہ بیگم اور میرال موجود تھیں انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

دونوں مسکرا کر آگے بڑھیں میرال تو علیزے کو دیکھتی اس سے چپک گئی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"آپی بہت مس کیا میں نے آپ کو"

وہ محبت سے اس کے گلے لگ کر بولی تو علیزے مسکرائی اور اس کے چہرے پر پیار کیا۔

"میں نے بھی بہت مس کیا اپنی گڑیا کو"

وہ محبت سے بولی۔

صائمہ بیگم عدیلہ بیگم سے مل کر اس کی طرف پلٹیں۔

انہوں نے بھی اسے بہت پیار کیا تو وہ دل سے خوش ہوئی۔

میرال اذلان صاحب اور زریاب سے بھی ملی جبکہ صائمہ بیگم نے مسکرا کر انہیں سلام کیا۔

پھر وہ سب اندر بڑھے اور لاؤنج میں ہی بیٹھ گئے۔

ان کے ملازم تحائف وغیرہ یہیں رکھ کر چلے گئے۔

"زہرام اور میر کہاں ہیں؟"

اذلان صاحب نے سوال کیا تو صائمہ بیگم ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔

جبکہ میرال اور علیزے اپنی باتوں میں لگی تھیں، بلکہ یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ میرال ہی اپنی باتوں میں لگی تھی۔

"بھائی زہرام رستے میں ہے پہنچنے والا ہے بس اور میر یونیورسٹی ہے کچھ دیر میں وہ بھی آجائے گا"

صائمہ بیگم نے انہیں بتایا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ابھی پانچ منت گزرے سے جب وہ دونوں اکٹھے لاؤنج میں داخل ہوئے۔  
میر مسکرا کر جبکہ زہرام سنجیدگی سے آگے آیا، پہلے دونوں سنجیدگی سے اذلان ملک اور زریاب سے ملے۔  
میر زہرام ایک نظر غلط بھی اس پر ڈالے بغیر عدیلہ بیگم سے پیار لیتا زریاب کے ساتھ بیٹھ گیا۔  
البتہ میر ہادی عدلیہ بیگم سے ملتا علیزے تک آیا اس سے پیار سے حال چال پوچھا پھر وہ بھی اذلان صاحب کے ساتھ بیٹھ گیا۔

علیزے کو آگ لگ رہی تھی اس کی انگور نس پر، اس نے ایک دفاع دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔  
وہ تو اس کے ہوش اڈانے کے لیے اتنا تیار ہو کر آئی تھی، مگر ادھر تو عجب بے نیازی چھائی تھی۔  
سب میں ہلکی ہلکی گفتگو ہونے لگی، علیزے کو کوئی مخاطب کرتا تو وہ بھی مختصر سے جواب دے دیتی۔  
"میں فریش ہو کر آتا ہوں"

زہرام اٹھتا بولا تو زریاب نے اثبات میں سر ہلایا۔

علیزے نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھا جو براؤن پینٹ کوٹ اور وائٹ شرٹ میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔  
وہ جانتی تھی بندہ اسے پرفیکٹ ملا ہے بس تھوڑا اکڑو تھا، مگر وہ جانتی تھی کہ یہ اکڑ کیسے نکالنی ہے۔  
"آپی آئیں نا اوپر مجھے آپ کو اپنی پیٹنگ دیکھانی ہے، بہت محنت سے بنائی ہے میں نے"  
اچانک میرال کچھ یاد آنے پر خوشی سے بولی تو علیزے نے سوالیہ نظروں سے عدیلہ بیگم کو دیکھا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ابھی زہرام اوپر گیا تھا تو اسے یوں اوپر جانا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔  
عدیلہ بیگم نے آنکھوں میں ہی جانے کا اشارہ کیا تو وہ بھی میرال کے ہمراہ اوپر کی جانب بڑھی۔

آج عینا کی طبیعت کچھ بہتر نہیں تھی تو وہ دونوں گھر ہی تھیں۔

سہانہ نے اسے زبردستی فروٹس کھلائے اور جو س بنا کر دیا۔

عینا پریشان تھی کہ پہلے ہی اس کی سیلری بہت کم تھی اب وہ چھٹی کر چکی تھی تو یقیناً سیلری میں سے ایک دن کے پیسے کٹ جانے تھے۔

اسے اس پاگل شخص کی باتوں نے بھی بہت ٹینشن دی تھی۔

وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ کیا کرے، کہاں جائے۔

اب وہ تو یقیناً اسے بہت ذلیل کرنے والا تھا۔

اسے خود پر غصہ تھا کہ اسے اتنا سب بتانا ہی نہیں چاہیے تھا مگر افسوس اب وہ بتا چکی تھی۔

اس نے سہانا کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

سہانا اس کی بہت دیکھ بھال کر رہی تھی، وٹوڈا کٹر کے پاس لے جانا چاہ تھی مگر عینا نے انکار کر دیا تھا۔

"عینا یار کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شیئر کرو ناں کیوں طبیعت خراب کر رہی ہو اپنی"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

سہانا کچن سمیٹ کر اس کے پاس آکر بیٹھتی بولی تو اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے بس اسے ہی طبیعت خراب ہو گئی۔ اب بہتر ہوں میں تم پریشان مت ہو"

وہ اسے دیکھتی بولی تو سہانا نے غور سے اسے دیکھا، وہ جاننا چاہتی تھی اس کی ٹینشن کی وجہ مگر عینا نہیں بتا رہی تھی۔

"میں کچھ دیر کے لیے سو رہی ہوں تم بھی آرام کر لو"

وہ کہتی آنکھیں بند کر گئی تو سہانا بھی بے بسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ میرال کے کمرے میں موجود اس کی پینٹنگ دیکھ رہی تھی۔

میرال اسے اور بھی بہت پینٹنگز دکھا رہی تھی جو اس نے خود بنائیں تھیں۔

"سب بہت اچھی ہیں۔ میرو تم تو پیئر ہی بن گئی"

وہ محبت سے بولی، اسے سچ میں اس کی بنائی پینٹنگز بہت اچھی لگی تھیں۔

"آپی میری کچھ پینٹنگز نیچے سٹور میں بھی ہیں۔ آپ بیٹھیں میں وہ لے کر آتی ہوں"

میرال خوشی سے کہتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی تو علیزے نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

وہ اس کی پینٹنگ ہاتھ میں لیے کچھ سوچ ہی رہی تھی جب اسے احساس ہوا کہ کوئی کمرے میں آیا ہے۔

وہ حیران ہوئی کہ میرال اتنا جلدی کیسے واپس آ گئی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"میرال بچے تائی آمی کو بلا"

میر ذہرام جو موبائل میں گم اندر آیا تھا اس نے جیسے ہی نظریں اٹھائیں سامنے موجود وجود کو دیکھ کر اس نے بات ادھوری چھوڑی۔

اس کی آواز پر وہ مسکرا کر اٹھی اور اس کی جانب ایک اداسے پلٹی۔

میر ذہرام نے غصے سے اسے دیکھا بھی وہ واپس مڑا ہی تھا۔

کہ علیزے تیزی سے اس تک آئی اور دونوں ہاتھ اس کے سینے پر ٹیکا کر اسے روکا۔  
"ہٹو سامنے سے"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا تلخی سے بولا تھا مگر علیزے نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"آج تو ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اتنے دنوں کی جدائی سہی ہے اب کیسے ہٹ جاؤں"

وہ آنکھیں مٹکاتی شیریں لہجے میں بولی تو میر ذہرام نے اچانک ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ جھٹکے سے بند کیا۔

اس نے علیزے کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے

پچھے دروازے سے پن کرتے خود اس کے سامنے تن کے کھڑا ہوا۔

علیزے دل سے کچھ گھبرائی تھی مگر اس نے چہرے سے عیاں نہیں ہونے دیا۔

بلکہ اس نے آنکھوں میں مزید مسکراہٹ سمیٹی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مجھ سے تو خوف آتا ہے نہ تمہیں کہ میں تمہارے ساتھ کچھ کرناں دوں۔ تو پھر یوں مجھ سے چپک کر ضبط آزار ہی ہو میرا؟"

میر زہرام نے اسے اس کی باتیں یاد دلانیں تو علیزے کو دکھ ہوا مگر خود کو کمپوز کر گئی۔  
"میرا مطلب یہ نہیں تھا جو آپ نے لیا۔ خیر آزار ہی ہوں ضبط کیا کر لیں گے"  
وہ چیلینجنگ انداز میں بولی تو زہرام نے سرخ آنکھیں اس کی نشیلی آنکھوں میں گاڑھیں۔  
"کرنے کی بات تو نہ ہی کرو مسز۔۔۔ میں اگر کرنے پر آ گیا ناں تو تم سہ نہیں پاؤ گی"  
زہرام ملک مسکرا کر طنزیہ لہجے میں بولا تو علیزے نے بمشکل آنکھیں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔  
"ارخصتی سے پہلے آئندہ میرے قریب مت آنا۔ اسے حکم سمجھو یا وارنگ یہ تم پر ہے"  
میر زہرام نے سنجیدگی سے کہا اور اسے ایک طرف کرتا باہر چلا گیا۔  
علیزے کچھ دیر تو یوں نہی کھڑی تھی لیکن پھر میرال کے قدموں کی آواز پر وہ تیزی سے بعد پر جا بیٹھی تھی۔  
پھر میرال اسے پیٹنگنز دکھاتی رہی تھی اور وہ زہرام میں کھوئی رہی تھی۔

-----  
READERS CHOICE

زریاب آج پھر اپنے دیئے گئے وقت کے ختم ہوتے ہی ریسٹورنٹ میں موجود تھا۔  
عینا اسے یہاں دیکھ چکی تھی، اور اب وہ کچن میں پریشان کھڑی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے، زریاب نے آج بھی کافی آرڈر کی تھی اور کافی اب تقریباً تیار ہو چکی تھی۔  
کافی تیار کر کے کلک نے ادھر ادھر دیکھا، باقی سب ویٹرس آرڈرز لیے جا چکی تھیں اب صرف عینا موجود تھی۔  
اس نے عینا کو اشارہ کیا اور خود اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔  
عینا کچھ دیر تو کھڑی سوچتی رہی پھر اللہ کا نام لے کر کافی اٹھا کر باہر آئی۔  
وہ آج پہلی ٹیبل پر موجود تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا عینا اتنے مردوں کے درمیان سے گزر کے اس تک آئے۔  
عینا نے سنجیدگی سے جا کر کافی ٹیبل پر رکھی اور نظریں جھکا کر کھڑی ہو گئی۔  
میر زریاب کچھ لمحے اس کی صورت کو دیکھتا رہا اور دل کو سکون پہنچاتا رہا۔  
لیکن پھر اسے کھڑے دیکھ کر سنجیدگی سے بیٹھنے کا کہا تو اس نے نظر اٹھا کر زریاب کی جانب دیکھا۔  
اس کی آنکھوں میں سختی دیکھ کر وہ لب بھینچ کر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔  
"کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تمہاری صورت ہی تمہارا جواب دے رہی ہے۔ مگر میری بات کان کھول کر سن لو میں  
نے جو کہا تھا وہی کروں گا۔ مرضی تمہاری تھی کہ خوشی خوشی میرا کہا ماننا تھا یہ زبردستی۔ تمہیں شاید نرمی اس نہیں  
ائی تو مجبوراً مجھے زبردستی کرنی ہوگی"

میر زریاب سکون سے بولا جیسے وہ کوئی عام سی بات کر رہا ہو۔  
البتہ اس کی بات سن کر وہ تڑپ اٹھی۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"میں اپنا جواب اسی روز دے چکی ہوں تو آپ کو آج بھی آنا چاہیے تھا۔"

وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

"تو کیا ارادہ ہے تمہارا ہاں۔ اپنی زندگی تباہ

کرنی ہے تمہیں۔ شوہر تمہارا ہے نہیں۔ ناں ہی گھر میں کوئی مرد ہے نہ کوئی رشتہ دار۔ جانتی ہو آج کو کے ماحول میں

دو لڑکیاں اکیلی نہیں رہ سکتیں۔ کیا چاہتی ہو تم کہ نصیر جیسا کوئی شخص تمہاری بچی کھچی زندگی بھی برباد کر دے؟"

میر زریاب غصے سے بولا تھا۔

جبکہ نور العین تو اس کی جانکاری پر حیران ہوئی، یعنی وہ اس کے بارے میں سب معلومات لے چکا تھا۔

اسے شرمندگی ہوئی کہ وہ سب کچھ جان چکا ہے، بیشک اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔

مگر پھر بھی وہ شرمندہ ہوئی کہ شاید وہ اسے غلط لڑکی سمجھ رہا ہو جو لڑکوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

"آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میری

زندگی میں دخل اندازی کریں۔ آپ میرے کچھ نہیں لگتے جو میری فکر کر رہے ہیں۔ مجھے کسی کی ہمدردیاں بھی

چاہئیں میں خوش ہوں اپنی زندگی میں۔"

وہ اپنے لہجہ کو از حد سخت کرتی بولی تو زریاب نے غصے سے اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"رشتہ بنانا کوئی مشکل کام نہیں ابھی پانچ منٹوں میں تم سے ایسا رشتہ بنا سکتا ہوں کہ تم اپنے ہر عمل کی جواب دہ ہوگی مجھے۔ اتنا ہی بولو جتنا ابھی کر سکو۔ کل فیملی کے ساتھ آؤں گا تمہارے گھر کوئی تماشاہر گزرت لگانا نہیں تو کل ہی اٹھا کر لے جاؤں گا تمہیں"

میر زریاب میں اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تو عینا نے آنکھیں پھاڑ کے اس بد تمیز شخص کو دیکھا۔  
جو اس کی زندگی پر زبردستی اپنے فیصلہ تھوپ رہا تھا۔

"مجھ سے فضول باتیں مت کریں۔ میں ابھی بتا رہی ہوں میرے گھر مت آئیے گا ورنہ میں کچھ کر لوں گی اپنے ساتھ۔ ذرا سی بھی ہمدردی ہو تو خدا رامت آئیے گا"

وہ نم آنکھیوں سے بولی تو زریاب نے بمشکل نظریں اس سے پھیرتے خود کو ان آنکھوں کے جادو سے بچایا۔  
"ابھی کہ ابھی آنسو پونچھو۔۔۔"

اس نے سختی سے حکم دیا تھا۔

عینا نے غصے سے اسے دیکھا جو اس کی باتیں سن نہیں رہا تھا بس اپنی کیے جا رہا تھا۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہاں۔۔۔ کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں میرے"

وہ غصے سے دبی دبی آواز میں چیختی تھی۔  
READERS CHOICE

"بتا چکا ہوں میرا مسئلہ تم ہو جب تک تم مجھے حاصل نہیں ہو جاتی یو نہی تمہارا پیچھا کروں گا میں۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ ڈھٹائی سے بولا تو عینا نے بے بسی سے دانت کچکچائے۔

اس کی بے بسی پر وہ مسکرایا، اسے تنگ کرنے میں زریاب ملک کو مزہ آ رہا تھا۔

"چلو شاباش ابھی اسی وقت اس جاب سے ریزائن کرو اور میرے ساتھ چلو گھر ڈراپ کر دوں تمہیں۔ نکاح تک اب تم گھر ہی رہی گی"

وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھ کر ہوا تو عینا نے صرخ چہرے سے اسے دیکھا۔

"آپ جانتے ہیں کتنی مشکل سے یہ جاب ملی ہے مجھے۔ کتنے سکون سے کہہ رہے ہیں کہ رزائن کر دوں اور میری بات غور سے سن لیں

میں آپ کی پابند نہیں ہوں ناں ہی آپ سے نکاح کروں گی"

وہ غصے سے چلائی تو زریاب نے ناگواری سے اسے دیکھا اتنے مردوں کے درمیان اس کے بلند آواز میں بولنا میر زریاب کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"میری بات سمجھ آئی تمہیں یا مزید سمجھنا پڑے گا"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا تو عینا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"نظریں جھکاؤ اور چلو میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھو میں یہاں کے اونر سے خود بات کر لوں گا"

وہ سختی سے بولا تو عینا نے کچھ کہنا چاہا مگر زریاب ملک نے اسے اس چیز کی مہلت نہیں دی۔

# بھینگی آنکھیں تیری دی سیسٹ ناول

وہ اسے گھسیٹتا باہر لایا اور گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر زبردستی بٹھا کر اپنی سیٹ پر بیٹھا۔

"آپ کی غلط فہمی ہے کہ میں آپ کی مانوں گی۔ میری زندگی ہے میں جو چاہے کروں"

وہ پھر بھی بعض نہیں آئی تھی۔

"دیکھتا ہوں۔۔۔ تم صرف گھر سے باہر نکال کر دکھاؤ مجھے تمہاری ٹانگیں نہ توڑیں تو میرا نام میرا زریاب ملک نہیں"

اس نے تحکم سے کہا۔

عینا نے آج پہلی مرتبہ اس کا نام سنا تھا اس کے نام بھی اس کی شخصیت کی طرح بار وعب تھا۔

"دیکھ لیجئے گا اچھے سے"

وہ کہہ کر باہر کی جانب دیکھنے لگی۔

زریاب نے غصے سے اسے ایک نظر دیکھا پھر سر جھٹک کر اس نے اپنے پی اے کو کال کی تک اس میڈم کا ایڈریس جان سکے۔

بیس منٹ بعد ہی زریاب ملک کی اوڈی اس کے چھوٹے سے دروازے کے سامنے رکی۔

وہ تیزی سے اترتی اندر بھاگ گئی تھی کیونکہ ابھی تک کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا اور ناں وہ چاہتی تھی کہ کوئی دیکھے۔

زریاب نے اس کی جلد بازی پر نفی میں سر ہلایا اور گاڑی واپس موڑ لی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

تعارف۔۔۔

میر دانش ملک، میر اذلان ملک اور میر یا سر ملک تینوں بھائی تھے۔

تینوں کی محبت بے مثال تھی۔

وہ خاندانی رئیس تھے۔

ان کے والد اور والدہ کا انتقال ان کے لڑکپن میں ہی ہو گیا۔

تینوں بھائیوں نے ایک دوسرے کا بے حد خیال رکھا، پہلے پڑھائی مکمل کی پھر تینوں نے ہی اپنی کمپنیز کو سمجھالا۔

میر دانش بڑے تھے، انہوں نے اپنی ایک کو لیگ میرب سے شادی کی۔

شادی کے ایک سال بعد ہی اللہ نے انہیں میر ذہرام ملک عطا کیا۔

ان کی شادی سے چار ماہ بعد میر اذلان نے شادی کی انہوں میں اپنی پسند سے شادی عدیلہ بیگم سے کی۔

ان کی شادی کے ایک سال بعد ان کے ہاں بیٹا ہوا کس کا نام انھوں میں زریاب ملک رکھا زریاب کے دو سال بعد ان

کی بیٹی علیزہ پیدا ہوئی۔

میر بہرام سب سے چھوٹا تھے تو ان کی آخر میں شادی صائمہ بیگم سے ہوئی ان کا پہلے بیٹا ہوا جس کا نام میر ہادی ہے

اس کے چھ سال بعد ان کے ہاں میرال یعنی بیٹی ہوئی۔

ان سب کی زندگیاں بہت پرسکون تھیں۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

میر بہرام اور مردانش ایک بنگلے میں جبکہ میراذلان الگ بنگلے میں قیام پزیر تھے۔

جب زہرام سترہ برس کا ہوا تو اس کے بابا، ماما، اور چاچو یعنی بہرام ملک تینوں عمرے سے واپسی میں جہاز کریش ہونے ہی وجہ سے شہید ہو گئے۔

میرال طب بھی چھوٹی تھی اور وہ اپنے بابا سے بہت اٹیچ بھی تھی تو اسے سب نے بہت مشکل سے سمجھایا تھا۔

میر زہرام ٹوٹا تھا اس نے ماں باپ دونوں کو کھویا تھا مگر وہ خود کو قابو کر گیا۔

وہ اپنے گھر کا بڑا مرد تبھی بن گیا تھا۔

میراذلان نے ان سب کا بہت بہت خیال رکھا اس عرصے میں۔

مگر زہرام جب تیس برس کا ہوا تو اس نے سب کچھ خود سمجھ لیا۔

صائمہ بیگم کو علیزے پسند تھی تو انھوں نے اپنی خواہش کا اظہاراذلان صاحب سے کیا جنہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔

یوں جب زہرام ملک چوبیس اور علیزے بیس برس کی تھی تب دونوں کو نکاح کے بندھن میں باندھ دیا گیا۔

اب زہرام خاندان کا سب سے بڑا بیٹا ہے کیونکہ وہ ستائیس سال کا ہو چکا ہے، اس کے بعد میر زہرا ہے جو چھبیس کا

ہونے والا ہے، پھر میر ہادی چوبیس برس کا ہے اس کے بعد علیزے تیس سال کی ہے اور پھر سب سے آخر میں

میرال جو اٹھارہ برس کی ہے۔

میرال کو سب بہت پیار کرتے ہیں مگر میر زہرام کی محبت بے مثال ہے وہ مرال کو بالکل اپنی بیٹی سمجھتا ہے۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ میر ہادی سے بھی بہت محبت کرتا ہے اس کے لیے وہ دونوں سنگے بہن بھائیوں سے بڑھ کر عزیز ہیں۔  
اسی طرح ان دونوں کے لیے بھی زہرام سب کچھ ہے۔

سہانا کو بہت غصہ آ رہا تھا کہ ایک سٹوڈنٹ نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔

ہادی آج لیٹ آیا تھا، اس نے وجہ پوچھی تو وہ مسکرا کر بغیر جواب دیے اپنی چیئر پر بیٹھ گیا۔

سہانا اس کی حرکت پر تپ اٹھی، مگر وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

سب جانتے تھے میر ہادی کی فیملی کے

پر نسیل سے اچھے تعلقات ہیں۔

پر نسیل صاحب پہلے ہی تمام اساتذہ کو وارننگ دے چکے تھے کہ ہادی کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

بیشک زہرام نے پر نسیل سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا مگر وہ خود ہی ہادی کو فیور دے رہے تھے۔

سہانا کئی دنوں سے بمشکل اس سے چھپ رہی تھی، کیونکہ ہادی روز آئے اس کے فری لیکچر میں اس سے بات کرنے کی

کوشش کرتا تھا۔

سہانا بہت شرمندہ تھی کہ لوگ یہ بات سن کے کیا کہیں گے۔

لیکچر اینڈ ہو اتو سہانا اپنا بیگ لیے روم سے چلی گئی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

ابھی اس نے گیلری میں قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک پیچھے سے کسی نے اس کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹ کر میڈنگ روم میں لائن کر دیا۔

سہانہ نے بمشکل اپنی چیخیں دبائی تھیں۔

جیسے ہی سامنے والے نے چھوڑا سہانا فوراً پلٹی۔

اپنے سامنے میر ہادی کو دیکھ کر وہ گھبرائی۔

ہادی اب سکون سے اسے نہار رہا تھا اور وہ اسے دیکھ بھی نہیں پارہی تھی۔

"سامنے سے ہٹیں مجھے باہر جانا ہی میرا لیکچر ہے"

وہ نظریں جھکائے سنجیدگی سے بولی تھی۔

مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر

سہانہ نے غصے سے اسے دیکھا۔

"آپ کو سمجھ نہیں آرہی مجھے جانا ہے۔"

وہ غصے سے دبی دبی آواز میں چلائی تو ہادی مسکرایا۔

"غصے میں اور بھی پیاری لگتی ہو"

وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

جبکہ اس کی بات پر سہانا کا دل کیا اسے ایک تھپڑ لگا دے۔

"چلیں عمر کا نہ صحیح ہمارے تعلق کا ہی احترام کر لیں۔ آپ کی ٹیچر ہوں میں اور آپ کس طرح بات کر رہے ہیں مجھ سے"

وہ سختی سے بولی تھی، اس نے اپنا رعب دکھانا چاہا۔

"وقت وقت کی بات ہے آج تم مجھ سے مقدس مرتبے پر ہو کو میں ہوں گا تمہیں میرا احترام کرنا ہو گا۔۔۔"

ہادی سنجیدگی سے بولا تو وہ زہ پیچھے ہوئی۔

میر ہادی دروازے سے کمر ٹکائے، ایک پاؤں دروازے پر رکھے رخ اس کی طرف کیے، سینے پر دونوں بازو باندھے بہت فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ بلیک ٹی شرٹ جینز اور وائٹ سنیکرز میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا، بال حسب معمول ماتھے پر بکھرے تھے۔

ہلکی ہلکی بیر ڈ اور عنابی ہونٹ، ڈارک براؤن آنکھیں، اور سرخ و سفید رنگت بیشک وہ حسن میں اپنی مثال آپ تھا۔

سہانا نے اس کی بات پر اچھنے سے اس کی جانب دیکھا۔

"مطلب کیا ہے آپ کی اس بات کا"

وہ اسے گھورتی ہوئی بولی تو ہادی مسکرایا۔

"میں بولنے سے زیادہ عملی مظاہرے پر یقین رکھتا ہوں"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اطمینان سے کہتا اسے زچ کر رہا تھا۔

"میرہادی میں کہہ رہی ہوں مجھ سے بد تمیزی مت کریں اور مجھے جانے دیں۔"

وہ الفاظ چبا چبا کر بولی تو ہادی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے سے کمر ہٹاتے آگے قدم لیے۔

وہ اس کی جانب آہستگی سے آ رہا تھا اور سہانا قدم پیچھے لے رہی تھی۔

"کک۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔ آپ۔۔۔ رک۔ جائیں"

وہ گھبرا کر بولی لیکن ہادی نہیں رکا جس کی وجہ سے وہ دیوار سے جا لگی۔

میرہادی نے ایک ہاتھ اس کے چہرے سے تھوڑا دور دیوار پر رکھا اور دوسرا اس کے پہلو کے قریب۔

اب وہ بالکل اس کی قید میں تھی۔

سہانا گہری سانسیں لیتی خود کو نور مل کر ناچا رہی تھی مگر نہیں کے پار ہی تھی۔

"تم ڈر رہی ہو مجھ سے؟ تم تو ٹیچر ہو نہ میری پھر کیوں ڈر رہی ہو؟"

وہ ایک آنکھ دبا کر بولا تھا۔

"آپ۔۔ آپ بد تمیزی کر رہے ہیں۔۔ دور۔۔ دور ہوں"

مجھ سے "

وہ نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتی بولی تو ہادی کو احساس ہوا کہ وہ واقعی خوفزدہ ہو رہی ہے۔



## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"اچھا یاد رکھیں کچھ نہیں کر رہا میں۔۔۔ مجھے صرف تم سے اتنا کہنا ہے کہ ائی ریلی لویو"

وہ پیچھے ہوتا مسکرا کر بول گیا تھا، اس نے سوچا تک نہیں وہ کس سے کیا کہہ رہا تھا۔

اس کی بات سن کر سہانا حیرت سے دنگ رہ گئی۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ پتہ بھی ہے آپ کو"

وہ اسے احساس دلانے کی خاطر بولی تھی۔

"ہم اچھے سے پتہ ہے تبھی تو کہہ رہا ہوں۔ سب کچھ پتہ کر چکا ہوں تمہارے بارے میں اب بس رشتہ بھیجنا باقی

ہے"

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان

کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان

کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

READERS CHOICE

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں [/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com)

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

میرہادی ایک آنکھ دبا کر بولا تو سہانا نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا۔

"لگتا ہے آپ کہ دماغ ماؤف ہو چکا ہے جو عجیب باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے میں شادی شدہ ہوں"

میرہادی سے چھٹکارا پانے کی خاطر وہ جلدی سے جھوٹ بولی تو ہادی نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"اپنی کزن پلس بھابھی سے ہی تو شادی شدہ نہیں ہو تم؟"

وہ شرارت سے بولا تک سہانا نے گھبرا کر نظریں جھکا لیں۔

یعنی وہ سچ میں سب جان چکا تھا۔

"دیکھیں آپ ایسا کچھ مت سوچیں یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔ آپ میری سٹوڈنٹ ہیں تو آپ یہ سب نہیں کر سکتے" اس نے گھبرا کر بولا تھا۔

"محترمہ یہ ممکن ہے اور یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو۔ میں تمہارا کاسٹوڈنٹ ضرور ہوں مگر میں مرد ہوں اور تم عورت تو نکاح جائز ہے ہمارا۔۔۔ کیونکہ یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا کے ٹیچر اور سٹوڈنٹ کا نکاح جائز نہیں" میری سنجیدگی سے اس کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے بولا۔

"جو بھی ہو مجھے نہیں کرنا ایسا کچھ۔ کیوں زمانے کے سامنے عزت خراب کرنا چاہتے ہیں میری۔۔۔" سہانا بے بسی سے بولی تو ہادی نے گھور کر اسے دیکھا۔

"عزت خراب نہیں کر رہا تمہاری بلکہ عزت دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ نہیں تو جتنا تم اپنی پردے کا خیال رکھتی ہو ناں اس ملک کے بھیڑیا نوچ لیں گے تمہیں"

وہ اس کے دوپٹے پر چوٹ کر رہا تھا جو آج بھی ایک کندھے پر لٹک رہا تھا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"فلحال تو آپ بھیڑیا لگ رہے ہیں، جسے کوئی احساس ہی نہیں کہ وہ کتنے وقت سے ایک لڑکی کے ساتھ بند کمرے میں موجود ہے۔"

وہ غصے سے کہہ گئی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ اچھاناں۔۔۔ کیا کر رہا ہوں میں بند کمرے میں ہاں۔ بتاؤ بھیڑیا بن کر دکھاؤں"

وہ بھی دھاڑا تھا، اسے سہانا کی بعد بری لگی تھی۔

"میں ٹیچر ہوں آپ کی میرہادی۔۔۔ زرہ سی بھی عزت کرتے ہیں میری تو جانے دیں مجھے۔"

وہ سنجیدگی و بے بسی سے بولی تو ہادی نے اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں بھگی چکی تھیں۔

"رونے کی کوئی بات نہیں ہوئی سہانا تو آنسو صاف کرو۔ تم جاسکتی ہو مگر یہ ذہن نشین کر لو کہ کچھ ہی دنوں میں میری فیملی تمہارے گھرائے گی ہمارے نکاح کی ڈیٹ فکس کرنے۔"

وہ کہتا خود ہی دروازہ کھولتا تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

سہانا کچھ دیر اس کی باتوں کو سوچتی رہی پھر سر جھٹک کر آنکھیں صاف کرتی روم سے باہر نکلی۔

READERS CHOICE

زہرام بڑی سا اپنے آفیس میں موجود تھا۔

وہ لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

تبھی فون کی گھنٹی پر اس کے ماتھے پر بل پڑے، اس نے پہلے انور کیا۔  
لیکن شاید کال کرنے والا بھی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا اس نے بھی کال کرنا بند نہیں کی۔  
زہرام نے اتنا کر سیل فون کی جانب دیکھا جو الٹا پڑا تھا۔  
اس نے کال کرنے والے کو دل ہی دل میں ایک گا x لی سے نوازا اور لیپ ٹاپ کی سکرین کو زور سے بند کیا۔  
اسے اپنے کام میں مداخلت بالکل نہیں بھائی تھی۔  
زہرام نے جیسے ہی سیل اٹھایا سامنے والے کا نام پڑھتے اسے حیرانگی ہوئی تھی۔  
وہ جانتی بھی تھی کہ زہرام اس پر غصہ ہے مگر پھر بھی کال کر رہی تھی۔  
اس نے اوکے کر کے سیل کان سے لگایا۔  
"مجھے تمہارے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے اور وہ بھی آج ہی تو خود بھائی یا بابا سے اجازت لو اور مجھے لے کر جاؤ"  
علیزے کی خالص بیویوں والی فرمائش پر  
زہرام نے موبائل کان سے ہٹا کر ایک دفعہ پھر نام پڑھا کہ کیا وہ واقعی علیزے تھی۔  
پھر یقین کر لینے کے بعد اس نے دوبارہ سیل کان سے لگایا۔  
"ہوش میں ہو؟"  
وہ سنجیدگی سے بولا۔

READERS CHOICE



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مہم بلکل پورے ہوش و حواس میں ہوں۔۔۔ زہرام مجھے جانا ہے تو بس جانا ہے کچھ بھی کر کے لے جاؤ"

وہ کھنتی آواز میں پر جوشی سے بولی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارے گھر میں ایک عدد باپ، بھائی اور ڈھیروں ڈرائیورز موجود ہیں جن کے ساتھ تم جاسکتی

ہو۔ پھر مجھے ڈسٹرب کرنے کا مقصد"

وہ جان بوجھ کے تلخی سے بولا تھا۔

"نہیں لے کر جانا چاہتے تو کہہ دو بات کیوں بدل رہے ہو"

وہ غصے سے بولی تو زہرام کے ہونٹوں کی تراش پھیلی۔

"کیا چاہیے تمہیں اتنا سپیشل کہ اتنا جنٹ جانا ہے تمہیں"

وہ اب کی بار سنجیدگی سے بولا۔

"کچھ سپیشل نہیں چاہیے مگر مجھے تمہارے ساتھ ہی شاپنگ کرنی ہے اس لیے کہا تم سے"

"شادی کے بعد جی بھر کر کر لینا ابھی میں مصروف ہوں"

"شادی کے بعد بھی یہی سب کرنا ہی تم نے اسی لیے بہتر ہے ابھی سے عادت بنالو"

"تب تو سارا وقت آپ محترمہ کا ہی ہونا ہے لیکن ابھی ایسا کوئی سین نہیں ہے۔ ہاں اگر اتنا ہی دل ہے میرے ساتھ

چلنے کا تو کیا خیال ہے رخصتی کروا لیتے ہیں؟"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میرزہرام نے حل پیش کیا۔

"زہرام آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں۔ لے کر جا رہے ہو یا نہیں"

اس نے جیسے وارننگ دی تھی۔

"ٹھیک ہے بٹ یاد رکھنا میں ابھی تک تمہاری وہ حرکت بھولا نہیں ہوں۔ خیر شام تک تیار ہو جانا میں چاچو سے بات

کر لوں گا پھر فری ہو کر تمہیں پک کرتا ہوں۔۔۔۔ اور ہاں اس وقت رش ہوتا ہے تو کوئی چادر ضرور لے لینا"

وہ سنجیدگی سے بولا تو علیزے مسکرائی۔

"ہممم شکریہ میں تیار ہو جاؤں گی تم بھی جلدی سے آ جانا"

"کیا کہا"

ابھی وہ فون رکھتا جب اس کے طرز مخاطب پردھیان گیا اس کا۔

اب میرزہرام کو خیال آیا کہ کافی دیر سے وہ اسے یوں ہی مخاطب کر رہی تھی۔

"میں کہہ رہی تھی میں تیار ہوتی ہمیں تم جلد"

"تم کسے کہہ رہی ہو؟"

ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب زہرام نے سختی سے اس کی بات کاٹی۔

علیزے کو اس کی بات کا مفہوم سمجھ آیا تو اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"ایم سوری میرا مطلب تھا کہ آپ آجائے گا"

وہ جلدی سے تصحیح کرتی بولی تھی، زہرام اور وہ دونوں جانتے تھے یہ اتنا جلدی تصحیح صرف شاپنگ کی خاطر ہوئی ہے۔

"آئندہ میں تمہاری زبان سے تم ناں سنوں"

زہرام نے کہتے کال کٹ کی تو علیزے نے منہ بنایا۔

"شاپنگ سے واپس آ جاؤں پھر تمہیں بتاؤں ہی کہ مجھے کیا بولنا ہے اور کیا نہیں"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

"ماما، ماما"

زریاب لاؤنج میں داخل ہوتا زور زور سے عدیلہ بیگم کو پکارنے لگا۔

وہ آج آفیس نہیں گیا تھا، آج اس کا ارادہ عدیلہ بیگم کو عینا کے گھر لے جانے کا تھا۔

وہ نیچے آیا تو وہ لاؤنج میں نہیں تھیں اس لیے وہ انہیں پکار رہا تھا۔

"کیا ہے گیا ہے بیٹا آرام سے بولو"

تبھی وہ کچن سے باہر آتیں بولیں تو زریاب مسکرا کر ان تک آیا اور ان کہ ہاتھ تھام کر انہیں صوفے پر بٹھایا۔

پھر وہ خود بھی ان کے ساتھ بیٹھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

"مجھے ایک لڑکی اچھی لگتی ہے اور آپ آج میری ساتھ اس کے گھر چل رہی ہیں رشتہ فائل کرنے۔۔۔ اُمید نہیں مجھے یقین ہے وہ آپ کو بھی بہت پسند آئے گی۔"

وہ مسکرا کر بولا اسے بچپن سے ہی عدیلہ بیگم سے ہر بات کر دینے کی عادت تھی۔

تو اب بھی وہ بغیر شرمائے جھجکے اپنی بات کر چکا تھا۔

"بہت اچھی بات ہے بیٹے مگر آپ مجھے اس کا نام، اس کی فیملی کے بارے میں تو بتاؤ کہ کون ہے، کیسی ہے، کدھر رہتی ہے؟"

وہ مسکرا کر بولیں تو زریاب نے مختصر الفاظ میں انہیں عینا کے بارے میں سب بتا دیا۔

جہاں تک وہ جانتا تھا اس نے ایک ایک بات انہیں بتادی تھی۔

"زریاب بیٹا وہ کیوں رضامند نہیں ہے؟"

انہوں نے تسلی سے ساری بات سن کر پوچھا۔

"اسے لگتا ہے کہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ شوہر کی ڈیٹھ کے بعد اس نے شادی کر لی"

"ہمم۔۔۔ اچھا لگا مجھے کہ میرے بیٹے نے اپنی محبت کی خاطر باقی سب فراموش کر دیا۔ میں اسے سمجھاؤں گی کہ

اسے لوگوں کی باتوں سے پریشان بھی ہونا چاہیے۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ پیار سے اس کے بال پیچھے کرتی بولیں تو زریاب مسکرایا۔

"اور تم کس خوشی میں میرے ساتھ چل رہے ہو۔۔۔ لڑکے خود اپنا رشتہ کرنے لڑکی کے گھر نہیں جایا کرتے"

وہ یاد آنے پر مصنوعی سنجیدگی سے بولیں تو زریاب نے آنکھ دبائی۔

"وہ دراصل آپ کی ہونے والی بہو مجھے کہہ چکی ہے کہ وہ آپ کی انکار کرے گی اسی لیے ساتھ چل رہا ہوں تک

میرے سامنے وہ ایسا کچھ نہیں کر سکے"

وہ اپنی ذہانت پر خود ہی مسکرایا۔

"بیٹا جی اس کا مطلب آپ زبردستی کر رہے ہیں؟"

"جی نہیں۔۔۔ ماما وہ ابھی مجھے سمجھ نہیں پارہی تو مجھے ابھی تھوڑی زبردستی کرنی ہی پڑے گی مگر شادی کے بعد نہیں

کروں گا"

وہ اب سنجیدگی سے بولا تو اُنھوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"چلیں ٹھیک ہے شام میں جب آپ کے بابا آجائیں گے تب ہم تینوں چلیں گے۔ اب آپ جائیں آفیس بابا ناراض

ہوں گے"

وہ کہتی اٹھیں تو زریاب بھی مسکرا کر اٹھا۔

اب وہ مطمئن تھا کہ وہ وقت زیادہ دور نہیں رہا تھا جب اس کی چاہت اس کے پاس ہوتی۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ ابھی وہ وقت دور ہے۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم کیسے یاد کیا؟"

اذلان صاحب سیل فون کان سے لگاتے خوش کن لہجے میں بولے۔

"وسلام بس آپ سے اجازت چاہیے تھی ایک بات کی"

میرزہ رام کی آواز پر انھوں میں اثبات میں سر ہلایا۔

"ہممم کس بات کی اجازت؟"

انھوں نے سوال کیا۔

"چاچو دراصل میں آج شام علیزے کو شاپنگ پر لے کر جانا چاہتا ہوں تو آپ سے اجازت چاہیے تھی۔۔۔"

زہرام کی بات پر وہ مسکرائے انہیں اچھا لگا تھا اس کی اجازت طلب کرنا۔

حالانکہ ایک خوف بھی لے کر جاسکتا تھا مگر اس نے تہذیب سے اجازت طلب کی تھی۔

"کیوں نہیں بیٹا آپ ضرور لے جاؤ آپ کی بیوی ہے وہ یقیناً تم ہم سے بہتر حفاظت کر سکتے ہو اس کی"

وہ مسکرا کر بولے تو زہرام نے بھی سر ہلایا اور دو چار باتیں کر کے سیل رکھ دیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

پھر وہ اپنا کوٹ پہنتا وہاں سے نکلا اس نے رستے میں صائمہ بیگم کو کال کر کے انفارم کر دیا کہ وہ رات کو لیٹ گھر آئے گا۔

اس نے علیزے کے گھر کے گیٹ پر گاڑی روکی اور اسے میسج کیا کہ وہ اس جائے۔  
کچھ ہی منٹوں میں وہ سیاہ شلوار، قمیض پر گرے چادر اوڑھے باہر آئی اور اس کی گاڑی دیکھتی مسکرا کر اس تک آئی۔  
وہ کانفیڈنس سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اور پھر میرزہ رام کی جانب دیکھا جو ابیر واچکا کر اسے دیکھ رہا تھا۔  
"چلیں بھی"

وہ اکتا کر بولی تو زہرام نے سر ہلایا اور گتے سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی۔  
"اچانک کیسے خیال آیا تمہیں شاپنگ کا؟"  
اس نے سوال کیا تو علیزے نے اس کی جانب دیکھا۔  
"آپ ناراض تھے نہ مجھ سے تو سوچا آپ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں اور غلط فہمیاں دور کر لوں"  
وہ سنجیدگی سے بولی تو زہرام نے اثبات میں سر ہلایا۔  
"ہمم اچھی بات ہے تم نے خود اس بارے میں سوچا"  
وہ سنجیدگی سے بولا اس کہ دھیان ڈرائیونگ پر ہی تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"زہرام میں نے اُس دن صرف اس لیے آپ کے ساتھ چلنے سے انکار کیا تھا کہ میں بابا سے پہلے ہی کہہ چکی تھی میں ان کے ساتھ جاؤں گی"

علیز نے پہل کی۔

"لیکن تم نے اس طرح سے منع کیا تھا جیسے تمہیں میری گاڑی میں جاتے خوف آ رہا ہو حالانکہ تم جانتی ہو تمہاری ان حرکتوں پر مجھے کتنا غصہ آتا ہے"

زہرام نے زرہ سختی سے اسے اس کہ لہجہ یاد کروایا تھا۔

"جانتی ہوں مگر آپ"

"چھوڑو اس بات کو میں اب ناراض نہیں ہوں"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب زہرام نے اس کی بات کاٹ دی۔

"جانتی ہوں رخصتی میں دو ماہ رہ گئے ہیں اب"

زہرام نے مسکرا کر اپنے مطلب کی بات کی تو علیز نے گہرا کرا سے دیکھا۔

"مم۔۔ مطلب کیا ہے آپ کا۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں سنا"

وہ پریشان ہوتی بولی کیونکہ وہ ایسا کچھ نہیں جانتی تھی۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کل ہی تائی امی نے چاچو سے بات کی ہے انہیں کوئی اعتراض نہیں آج یا کل وہ تم سے تمہاری رائے لیں گے اینڈ ایم شور کے تم کیا کہو گی"

زہرام نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جواب ہونق بنی بیٹھی تھی۔

"مگر آپ جانتے ہیں ناں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔ میں اپنا کریر"

"تمہارا کریر میں ہی ہوں میری جان۔۔۔ تمہیں خود کچھ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ہی کافی ہوں تمہارے

لیے۔ تم مجھے ہی سمجھا لیں یہ بھی بہت بڑا ٹاسک ہے تمہارا"

وہ بے بس صورت لیے اس کی جانب دیکھنے لگی جو اس کی نہیں سن رہا تھا۔

"زہرام مجھے اینکر بننا ہے مجھے بہت شوق ہے آپ جانتے ہیں ناں"

وہ دکھی ہوتی بولی تو زہرام نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تمہیں یہ غلط فہمی کیوں کر ہے کہ میری بیوی ہوتے ہوئے تمہارا یہ خواب پورا ہو سکتا ہے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا اسے پریشان کر گیا۔

"زہرام آپ نے پہلے کبھی ایسا نہیں کہا تو اب کیوں بول رہے ہیں اس طرح"

وہ زرد دکھی ہوتی بولی۔

READERS CHOICE

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مجھے لگا تھا تمہارے دماغ کا فتور ہے خود ختم ہو جائے گا مگر تم شاید سیریس ہو رہی ہو اس لیے اب آگاہ کر دیا کہ ایسا کوئی شوق مت پالو جس کی تکمیل ناں ہو سکے"

وہ روعب سے بولا تو علیزے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"آپ سچ میں مجھے اس فیلڈ میں نہیں جانے دیں گے؟"

وہ ایک دفعہ پھر اُمید سے پوچھنے لگی۔

"بلکل نہیں۔ میں کبھی بھی برداشت نہیں کروں گا کہ میری بیوی لاکھوں مردوں کے سامنے سچ سنور کر اپنی ذات کی نمائش کرے"

وہ سختی سے بولا تو علیزے نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں پونچھ کر خود کو رونے سے بعض رکھنا چاہا۔

"مجھے گھر چھوڑ دیں مجھے نہیں کرنی شاپنگ۔۔۔ جب آپ نے اپنی ہی کرنی ہے تو مجھے چھوڑ ہی دیں۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولی۔

زہرام نے اچانک گاڑی سائنڈ پر روکتے بریک لگائی تھی۔

"علیزے زہرام ملک لہجہ درست کرو اپنا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم اس وقت کے سے مخاطب ہو اور کیا بکواس کر رہی ہو چھوڑ دوں تمہیں ہاں؟۔۔۔"

وہ بھڑکتا ہوا چلایا تو علیزے تھوڑا سمٹی مگر کانفیڈنس ابھی تک قائم تھا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جی بلکل صحیح سنا آپ نے میں کہہ رہی ہوں چھوڑ دیں مجھے۔ اگر میرا خواب ہی چھیننا تھا تو پہلے بتا دیتے"

وہ بھی غم و غصے سی چلائی تو زہرام نے ضبط سے سرخ ہوئی نظروں سے اسے گھورا۔

نظروں میں وارننگ تھی کہ اب خاموش ہو جاؤ۔

"آنکھیں صاف کرو اور زبان کو لگام دو فوراً"

وہ ازلی سخت لہجے میں کہتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

اس کی سسکیاں گونجتی تھیں مگر زہرام نے اثر نہیں لیا۔

جب گاڑی شاپنگ مال کے سامنے رکی تو زہرام نے اس کی جانب دیکھا جو ابھی تک اسی کیفیت میں تھی۔

"علیزے میری جان ہر بات پر عورتوں کی بحث اچھی نہیں لگتی۔ کبھی تم میری مان لیا کرو کبھی میں تمہاری مان لوں گا

اس طرح بحث نہیں ہوگی۔ میں شوہر ہوں تمہارا تمہارے لیے بہتر ہی سوچ رہا ہوں تو بجائے مجھے غلط سمجھنے کے

میرے بات کو سمجھو"

میر زہرام زبردستی اس کہ ہاتھ تھام کر محبت سے اسے سمجھا رہا تھا جواب بھی غمزہ تھی۔

"میں آپ کی ہر بات مانتی ہوں مگر جب آپ کی باری آتی ہے تو آپ یہی کرتے ہیں"

وہ ناراضگی سے بولی تو زہرام نے مسکراہٹ دبائی۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"تم بیوی ہو میری اور بیویوں کے پاس شوہر کی بات ماننے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہوتا لہذا تمہیں ماننی ہی پڑتی ہے۔

جہاں تک بات میری ہے میں تمہاری ساری جائز باتیں مانتا ہوں"

زہرام نے اسے سنجیدگی سے کہا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

"بہت برے ہیں آپ"

وہ پھر سے بولی۔

"شکریہ۔۔۔ اب آپ باہر باقی بعد میں لڑ لینا"

اس نے مسکرا کر کہا تو علیزے سر ہلاتی باہر نکلی پھر زہرام خود بھی باہر آیا اور اسے اپنے حصار میں لیے اندر کی جانب بڑھا۔

ڈھیروں مٹھائیوں، فروٹس اور تحائف سمیت میر زریاب، میر اذلان اور عدیلہ بیگم ان کے دروازے پر موجود تھے۔

وہ تینوں گاڑیوں میں ہی تھے جبکہ ملازم نے دروازے اور دستک دی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد سہانا نے جھنجلا کر دروازہ کھولا۔

سامنے تین گاڑیوں اور کافی سارے گارڈز کو دیکھ کر وہ گھبرائی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کون ہیں۔ آپ لوگ؟"

وہ گارڈ سے مخاطب تھی جب گارڈ نے ایک گاڑی کا دروازہ کھولا جہاں سے میرا ذلان ملک باہر آئے۔  
پھر اسی طرح میرا زریاب اور عدیلہ بیگم بھی باہر آئے وہ تینوں دروازے تک آئے یوں سہانا نے الجھن سے ان اجنبیوں کو دیکھا۔

"جی آپ کون"

اس نے پھر سے وہی سوال دہرایا۔

عدیلہ بیگم اور اذلان صاحب اس پیاری سی لڑکی کو دیکھ کر یہی سمجھے کہ یہی ان کے بیٹے کی پسند ہے۔  
انہیں بھی یہ خوبصورت سی لڑکی بہت پسند آئی۔

"بیٹا ہمیں آپ سے بیٹھ کر بات کرنی ہے اندر نہیں بلائیں گی؟"

عدیلہ بیگم رمان سے بولیں تو سہانا کو شرمندگی ہوئی کہ اس نے انہیں اندر آنے کا نہیں کہا تھا۔  
وہ حیران بھی تھی کہ یہ لوگ دکھنے میں بہت بڑے گھرانے سے لگ رہے تھے تو وہ ان کے گھر کیوں آئے تھے۔  
اس نے شرمندگی سے انہیں اندر آنے کا کہا تو وہ تینوں اندر داخل ہوئے ساتھ ہی ملازم بھی سامان لیے اندر آئے۔  
سہانا کو شدید حیرت ہو رہی تھی اتنے تحائف دیکھ کر۔

خیر وہ انہیں لاؤنج میں لائی جو چھوٹا سا تھا مگر زین نے اپنی انکم سے اسے اچھے سے سجایا ضرور تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اب بھی وہ بیشک چھوٹا مگر نیا اور صاف ستھرا لگ رہا تھا۔

وہ تینوں سوفوں پر بیٹھے تو سہانا دو منٹ کا کہہ کر ساتھ والے ایک کمرے میں داخل ہو گئی۔

وہ کمرے میں گئی تو وہاں نیم اندھیرے میں عینا بیڈ پر گہری نیند سوئی تھی۔

وہ تھک کر ریسٹورنٹ سے آئی تھی تو سو گئی تھی سہانا نے لائٹ جلانی پھر اسے پکارا۔

"کک۔۔ کیا ہوا سہانا۔؟"

اس کے جھنجھوڑنے پر نور العین گھبرا کر اٹھی۔

"عینا یار باہر آؤ کچھ لوگ آئے ہیں پتہ نہیں کون ہیں میں تو جانتی بھی نہیں"

وہ آہستہ آواز میں بولی تو عینا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

پھر اس کے دماغ میں جھٹ سے کچھ کلک ہوا اسے میرز ریاب کی باتیں یاد آئیں۔

تو وہ اسی حلیے میں بس سیاہ چادر اچھے سے اوڑھتی سہانا کے ہمراہ باہر آئی۔

سامنے اس بے مہر شخص کو دیکھ کر وہ کلس کر رہ گئی یعنی جو اس نے کہا تھا کر لیا تھا۔

اسے دیکھ کر عدیلہ بیگم کنفیوز ہوئیں کہ عینا کون ہے۔

وہ دونوں آئیں اور ایک ہی صوفے پر ٹک گئیں۔

"اسلام و علیکم بیٹا"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عدیلہ بیگم نے پیار سے سلام کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر انہیں جواب دیا۔

"آپ لوگ کون ہیں اور ہمارے گھر آنے کا مقصد؟"

وہ بغیر ایک نظر بھی زریاب کی جانب دیکھے عدیلہ بیگم سے مخاطب تھی حالانکہ زریاب کی محبت بھری نظریں اسی کے وجود پر جمی تھیں۔

اس کے لہجے میں سرد پن تھا جو تقریباً سب نے محسوس کیا تھا۔

"بیٹا ہم زریاب کے والدین ہیں۔۔۔ زریاب آپ کو پسند کرتے ہیں اور وہ آپ کے بارے میں ہمیں سب بتا چکے ہیں۔ اس لیے ہم یہاں آئے اور ہمارا مقصد اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کے نام کرنا ہے۔ اُمید ہے آپ کو اعتراض نہیں ہو ہے اور اگر ہے تو آپ ہم سے ڈسکس کر سکتی ہیں"

اذلان صاحب نہایت سنجیدگی سے بولے تو عینا نے ایک کاٹ دار نظر زریاب پر ڈالی پھر ان کی طرف متوجہ ہوئی۔  
البتہ سہانا اب الجھن سے انہیں دیکھ رہی تھی وہ سمجھ نہیں پاتی تھی یہ باتیں۔

"آپ کے بیٹے کو بتا چکی ہیں کہ میں پہلے ہی شادی شدہ ہوں اور میں سوچ بھی نہیں سکتی دوبارہ شادی کے لیے۔ مگر یہ نہیں سمجھ سکے مجھے اب میں آپ لوگوں سے گزارش کرتی ہوں کہ انہیں کہیں میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں مجھے کسی سہارے کی ضرورت نہیں"

وہ سنجیدگی سے سخت ترین لہجے میں بولی تو زریاب نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

وہ اسے اس سب سے منع کر چکا تھا مگر وہ ضدی لڑکی وہی سب کر رہی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"لیکن بیٹا آپ ابھی بھی کم عمر ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ابھی آپ کے لیے یہ مشکل ہے مگر آپ کیوں اپنی زندگی کو اتنا تنگ کر رہی ہیں۔ آپ چاہیں تو اپنی زندگی کو خوشحال طریقے سے جی سکتی ہیں۔ بیشک آپ کا غم بہت ہے مگر آپ کو آگے بڑھنا چاہیے۔ میں یہ اس لیے نہیں کہہ رہی کہ میرے بیٹے کا فائدہ ہے یا اس کی خواہش ہے میں بس آپ کا فائدہ چاہتی ہوں۔ اگر قسمت آپ کو موقع دے رہی ہے تو آزمائیں ایک مرتبہ یقیناً آپ خوش رہیں گی"

اب کی بار عدیلہ بیگم نے تفصیل سے اس سے بات کی۔

زریاب نے گھور کر اسے دیکھا اور نظروں میں ہی وارنگ دی کہ اب کچھ غلط مت کہے۔

مگر عینا کو تو تپ چڑھ چکی تھی اس کی حرکت پر۔

"ایم سوری آنٹی مگر پلیز میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔ آپ لوگوں کی مہربانی ہوگی کہ آپ a سامان اٹھوائیں اور یہاں سے تشریف لے جائیں۔ اپنے بیٹے کو کہہ دیں میری جان چھوڑ دے یہی بہت بڑھی خوشی ہوگی میری"

وہ جان بوجھ کر بد تمیزی سے بولی۔

سہانانے اسے کہنی ماری مگر وہ سپاٹ رہی۔

عدیلہ بیگم کچھ کہنے ہی والی تھیں جب میر زریاب اٹھا۔

"ماما چلیں یہاں سے ایم سوری مجھے آپ لوگوں کو یہاں لانا ہی بھی چاہیے تھا۔ جس انسان میں بڑوں سے بات کرنے کی تمیز ہی ناں ہو اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں"

وہ ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالتا بولا اور عدیلہ بیگم کا ہاتھ تھامے باہر نکلا۔

# بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اذلان صاحب بھی ان کے ساتھ باہر آئے تھے۔

زریاب کا دل کر رہا تھا سب کچھ تحس نحس کر دے۔

اسے بہت برا لگا تھا عینا کا اس کے والدین سے اس طرح بات کرنا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے ماں باپ کی کتنی عزت ہے مگر عینا نے کس بد تمیزی سے انہیں جانے کا بول دیا تھا۔

زریاب کبھی نہیں چاہتا تھا اس کی فیملی کا دل عینا کی جانب سے خراب ہو۔

اس کی حرکت کے بعد اسے پتہ تھا اذلان اور عدیلہ بیگم کو بھی عینا پسند نہیں آئی ہوگی۔

مگر عدیلہ بیگم نے بیٹے کی محبت کا سوچتے رستے میں اسے بہت سمجھایا تھا کہ کچھ نہیں ہوتا، شاید وہ گھبرا گئی ہوگی اس طرح رشتے کی بات پر۔

مگر میر زریاب کی آنا اس وقت بہت بری طرح زخمی ہوئی تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا عینا کے گھر جا پہنچے اور اس کے منہ پر ایک دو لگا دے۔

کیا نہیں کیا اس نے اس لڑکی کے لیے مگر وہ ابھی بھی اسے غلط ہی سمجھ رہی تھی۔

زریاب ملک نے کل اکیلے اس کے گھر جانے کا فیصلہ کیا اور نیچے کی طرف آیا تاکہ اس کی طرف سے اپنی ماں سے

معافی مانگ سکے۔

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

جانتا تھا وہ بہت شرمندہ ہوئی تھیں عینا کا جانے کے لیے کہنے پر۔

وہ نیچے آیا تو عدیلہ بیگم صوفے پر بیٹھیں سیل پر شاید صائمہ بیگم سے بات کر رہی تھیں۔

وہ ان کے پاس آتا ان کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔

"جی بلکل بھابھی جیسا آپ بہتر سمجھی میں اذلان سے بات کروں گی خدا حافظ"

وہ اسے دیکھتیں بات ختم کر گئیں تو زریاب شرمندہ ہوا۔

"کیا ہوا میرے بیٹے کو آج ماں پر پیار آ رہا ہے، خیریت تو ہے"

وہ مسکرا کر اس کی گال پر ہاتھ رکھتیں بولیں۔

"مجھے تو روز ہی آتا ہے آپ کو ہی شوہر سے فرصت نہیں"

وہ بھی شرارت سے بولا۔

"شرم کر لو کب فرصت نہیں ہوتی میرے پاس میں تو سارا دن فری ہوتی ہوں تم خود مصروف رہتے ہو باہر"

وہ خفگی سے بولیں ان کے لہجے میں کہیں آج کے واقعی کو لے کر ناراضگی نہیں تھی۔

"ہممم خیر ماما میں آپ سے معافی مانگنے آیا تھا عینا کی وجہ سے۔ اس نے عَصے میں زیادہ بد تمیزی کر دی۔ مجھے پہلے خود

اس سے بات کرنے چاہیے تھی پھر ہی آپ کو لے کر جانا چاہیے تھا"

وہ شرمندگی سے بولا تو عدیلہ بیگم نے اس کی جانب دیکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"بیٹا تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں اور صحیح پوچھو تو مجھے ایک بچی غلط نہیں لگی ٹھیک لگی ہے۔ ہر عورت کو اسی طرح مضبوط ہونا چاہیے۔ مگر پھر بھی میری خواہش ہے کہ آپ اس سے بات کر کے اسے راضی کرو۔ اتنی معصوم اور کم عمر بچی ہے وہ کیوں اپنی زندگی خود تباہ کرنا چاہتی ہے"

وہ محبت و شفقت سے بولیں۔

"مگر مجھ سے برداشت نہیں ہوا اس کا لہجہ۔ میں جانتا ہوں اس نے بہت غلط کیا"

میر زریاب اس کی گفتگو بھول نہیں پارہا تھا شاید۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ خیر بھابھی کی کال تھی کہہ رہی تھیں کہ ہم تیاریاں شروع کر دیں اور اذلان علیزے سے بھی بات کر لیں تاکہ وہ بھی ابھی سے اپنی تیاریاں مکمل کر سکے"

وہ سنجیدگی سے بولیں تو زریاب نے سر ہلایا۔

"ہمم علیزے سے ضرور بات کر لیں اس کی رضامندی ہونا ضروری ہے۔ ویسے تیاریاں آپ لوگ کر لیں شروع ڈراپور فری ہے یا مجھے کہہ دیا کریں کہیں جانا ہو تو"

وہ بھی سنجیدہ ہوتا بولا تھا، شادی کی جھنجھٹیں کم تھوڑی ہوتی ہیں۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ کھانا لگا دوں تمہارے لیے۔ علیزے اور بابا تولیٹ آئیں گے"

انہوں نے محبت سے اس کے بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں اب روم میں جاتا ہوں آفیس کا کام ہے"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ کہتا ان کی پیشانی پر بوسہ دے کر اٹھا اور اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

سہانا حیران و پریشان بیٹھی رہ گئی تھی اور عینا اٹھ کر کمرے میں جا چکی تھی۔

سہانا کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ یہ سب کیا تھا، عینا نے کبھی اسے کسی لڑکے کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

مگر اب یوں اچانک کیسے کوئی اتنے بڑے گھر سے رشتے لے آئے تھے اور عینا نے کتنی تلخی سے ان سے بات کی تھی۔

سہانا اٹھ کر اس کے کمرے میں آئی جو بیڈ پر گھٹنوں میں سر چھپائے بیٹھی تھی۔

"عینا کیا ہو امیری جان طبیعت ٹھیک ہے"

وہ پریشان ہوتی اس کے شانے کو ہلا کر بولی تو عینا نے سر اٹھایا۔

اس کی آنکھیں سرخ تھیں جس کا مطلب تھا وہ روئی ہے۔

"مممم ٹھیک ہوں میں تک بیٹھو کھڑی کیوں ہو"

وہ پھیکا سے مسکرا کر بولی۔

سہانا اس کے قریب بیٹھی اور اس کی جانب دیکھا جو اپنے پاؤں کو گھور رہی تھی۔

"عینا بتاؤ مجھے یہ کون لوگ تھے، کیسے جانتی تھی تم اس لڑکے کو اور وہ تم سے محبت کرتا ہے کیا؟"

سہانا نے بے چینی سے سوال کیے تو عینا نے اس کی طرف دیکھا جو شاید معاملہ سمجھنا چاہتی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عینا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد شروع سے لے کر آخر تک کہانی اسے بتادی۔  
جسے سن کر سہانا حیرت زدہ ہوئی تھی کیونکہ اس نے کبھی اس بات کا اندازہ نہیں لگایا تھا کہ عینا کے ساتھ یہ سب بھی ہو سکتا ہے۔

"لیکن اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہ تم سے سچ میں محبت کرتا ہے تو کیا حرج ہے نکاح میں؟"  
سہانا زہ خفگی سے بولی تو عینا نے آنکھیں پھاڑ کر اسے گھورا۔

"دماغ درست ہے تمہارا ابو قوف لڑکی۔۔۔ وہ مرد ہے اس کے لیے آسان ہے یہ سب مگر میرے لیے نہیں۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ ایسا کچھ کروں۔ میرے لیے جو بھی ہیں وہ زین ہیں، تم ہو اور ان کی محبت کی نشانی ہے۔ مجھے اور کسی چیز کی غرض نہیں"  
عینا سمجھداری سے بولی تھی۔

"عینا تمہیں پورا حق ہے اپنی زندگی کو سنوارنے کا۔ یار تم ان سے شیئر کرو کہ تم پر یگنینٹ ہو یقیناً نہیں اعتراض نہیں ہو گا اور اگر ہوا بھی تو بعد میں دیکھیں گے۔ مگر تم اس طرح تو مت کرو۔"  
سہانا زہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

"تم پاگل ہو چکی ہو اور کچھ نہیں۔ ابھی نیا نیا بہت سوار ہے ان پر عاشقی کا لیکن میں جانتی ہوں شادی کر بھی لوں تو مجھے تانے ملیں گے کہ میں پہلے سے شادی شدہ تھی۔ سوچو زہ وہ میری اولاد کو اہمیت نہ دے یا وہ مجھے ابورشن کا کہہ دے پھر؟"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

عینا آگے کا زیادہ سوچ رہی تھی۔

"انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہنا میں جان چکی ہوں اور اب میں نے کہہ دیا ہے تم ان سے بات کرو گی تو مطلب کرو گی۔"

سہانا نے زور دیا تھا۔

وہ تو خود اس کا فائدہ چاہتی تھی، وہ خوبصورت تھی تو بے پناہ وہ حق رکھتی تھی کہ اس کی زندگی میں زریاب جیسا کوئی شخص آئے۔

جب قسمت موقع دے رہی تھی تو سہانا چاہتی تھی عینا اس سے فائدہ اٹھائے۔

کیونکہ عینا کو اور کوئی مسئلہ بھی تھا شادی سے بس اس نے یہ سوچ بنائی ہوئی تھی کہ وہ دوبارہ شادی کرے گی تو اسے تانے ملیں گے۔

کچھ دیر مزید وہ اس کے پاس بیٹھی رہی اور سمجھاتی رہی تو واقع اس پر کچھ اثر ہوا تھا مگر زیادہ نہیں۔

رات ہو چکی تھی تو دونوں نے اٹھ کر کھانا بنایا وہ کھایا پھر اپنے اپنے کمروں میں سونے کی نیت سے چلی گئیں۔

صبح عینا کی آنکھ کھلی تو اس نے ٹائم دیکھا جو گیارہ بج رہا تھا۔

وہ حیران ہوئی کہ اس کی نیند آج کیوں نہیں کھلی وہ ہمیشہ وقت پر اٹھا کرتی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اسے ریسٹورنٹ جانا تھا اور بہت دیر ہو چکی تھی مگر وہ ابھی بھی جانا چاہتی تھی۔

اس نے جلدی سے اٹھ کر کپڑے نکالے اور تبدیل کیے پھر چادر لی اور بیگ پکڑتی کمرے سے نکلی۔

لاؤنج خالی تھا اور گھر کی خاموشی بتا رہی تھی کہ سہانا یونی جا چکی ہے۔

عینانے کچن میں جا کر دیکھا تھا ایک پلیٹ میں فروٹس، بریڈ اور ساتھ جیم رکھا تھا اس نے مسکرا کر دل میں سہانا کو لویو کہا۔

پھر وہ جلدی سے ناشتہ کرتی کچن سے باہر آئی جانے کیوں آج دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

جیسے کچھ ہونے والا ہو مگر عینانے گنور کر رہی تھی کہ بس ایسے ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے موجود حسنی کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔

سامنے ہی میر زریاب اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ موجود تھا شاید وہ دستک دینے ہی والا تھا۔

وہ بلیک فور پیس میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا اسے دیکھ کر اس نے ایک ادا سے گلا سزاتاریں اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

آج ان آنکھوں میں محبت بھی تھی مگر غصہ پہلے تھا۔

"آ۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔ لوگ کیا سوچیں گے آپ ہمارے دروازے پر کیوں

آئے ہیں۔۔۔ خدارا یہاں سے چلے جائیں"

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اس کی پرسنالٹی کے سحر سے خود کو باہر نکال کر گھبرا کر بولی۔

"لوگ جو بھی سمجھیں مجھے فرق نہیں پڑتا۔ میں بس تم سے کل کی بد تمیزی کی وجہ جاننے آیا ہوں۔ کتنی عزت دی میں نے میری فیملی نے تمہیں اور تم نے بدلے میں کیا کیا ہاں، گھر سے نکل جانے کا بول دیا۔ یہ بھی نہیں سوچا وہ بڑے تھے"

وہ غصے سے بھڑکتا آہستہ آواز میں دھاڑا تو وہ فردہ ہوتی نظریں جھکا گئی۔

اسے مردوں سے پہلے ہی ڈر لگتا تھا مگر اب تک وہ غصے میں لگ رہا تھا۔

عینا کا دل کر رہا تھا کسی طرح وہ یہاں سے چلا جائے، کیونکہ یہ مین گلی تھی کوئی بھی آتا جاتا دیکھ سکتا تھا۔

مگر میرز ریاب اس کی نہیں سن رہا تھا وہ شاید کل کا غصہ اس پر نکالنا چاہتا تھا۔

"میرے جودل میں آیا میں نے کیا میں آپ کی یا کسی کی پابند نہیں کہ خاموش بیٹھی رہ جاتی اور پلیز آب یہاں سے جائیں تما شامت بنوائیں میری ذات کا"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی لہجے میں غصے کا عنصر لا کر بولی تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"بکو اس بند کرو اپنی اور نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ ورنہ اٹھا کر زبردستی بھی کے سکتا ہوں میں جو میں کرنا نہیں چاہ رہا تو

خوش قسمت ہو تم نہیں تو اب تک بہت کچھ کر چکا ہوتا میرز ریاب ملک"

اس کے لہجے میں غصہ تھا اور بات میں دھمکی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

عینا نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا بھی کوئی بھی آسکتا تھا، کوئی دیکھ لیتا تو اس پر کیچڑا چھالنے والوں کی تعداد بڑھ جانی تھی۔

"آپ ابھی یہاں سے چلے جائیں پلیز بیشک ریسٹورنٹ آجائے گا۔ یا پھر اندر۔۔ آجائیں بیٹھ کر بات کر لیں۔۔ یہاں کوئی بھی دیکھ سکتا ہے"

وہ گھبراہٹ میں بولی تو زریاب نے مسکراہٹ چھپائی۔

"محترمہ یوں سرعام عنایتیں مت کرو اندر آگیا ناں تو بندہ بشر ہوں بہک بھی سکتا ہوں پھر تم جیسی نازک جان تو مجھے روک بھی نہیں پائے گی۔۔ اس لیے باہر ہی بہتر ہوں بس میری کچھ باتیں سن لو پھر چلا جاؤں گا۔۔"

وہ معنی خیزی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تو وہ شرم سے سرخ ہوتی سرچکا گئی۔

زریاب اس کے چہرے پر گیا کے رنگ دیکھ کر دل سے ایک دفعہ پھر فدا ہوا تھا۔

"پلیز چلے جائیں پلیز"

وہ منت کر رہی تھی، مگر زریاب اس کی نہیں سن رہا تھا۔

"نکاح کر لو ابھی چلا جاتا ہوں"

وہ سنجیدگی سے بولا۔  
READERS CHOICE

عینا نے غصے سے اسے دیکھا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جب میری عزت کا خیال ہی نہیں تو نکاح کیسے کریں گے۔۔۔ ہاں۔"

وہ تلخی سے بولی۔

"عزت کا خیال ناں ہوتا نا تو نکاح کی بات نہ کرتا"

وہ بھی غصے سے چلایا۔

عینا کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے اس ڈھیٹ شخص کو۔

"آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا کہ آپ کی ان حرکتوں کی وجہ سے مجھ پر کتنے الزامات لگائے جائیں گے۔ میں جانتی ہوں آپ جیسے رئیس زادوں کے لیے یہ عام سی بات ہے کہ اگر کوئی لڑکی پسند آگئی تو اس کا پیچھا کیا اور اس کی عزت خراب کر کے، اس سے اس کی ذات کا غرور کھینچ کر دوبارہ اپنی زندگی میں مگن ہو گئے۔۔۔ لیکن خدا را میں اتنی ہمت نہیں رکھتی پہلے ہی زمانے کو اپنی پاک دامنی کے ثبوت دیتی پھر رہی ہمیں مزید کچھ برداشت کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔۔۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں اگر اتنا ہی عشق ہے مجھ سے تو میری خاطر چھوڑ دیں مجھے، بھول جائیں مجھے"

وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اس کی ہیزل آنکھوں میں ڈال کر غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت لیے بولی تھی۔

ساتھ ساتھ خوف بھی تھا کہ کوئی آنہ جائے کیونکہ وہ گلی میں ان کے دروازے پر کھڑا تھا۔

دیکھنے والے تو یقیناً اسے غلط سمجھتے۔

میرزا ریاب ملک نے اپنے گارڈز کو پیچھے ہونے کا اشارہ کیا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ تمہاری ان فضول باتوں سے میں اب پیچھے ہٹوں گا۔ جو چیز ایک دفعہ میرا زریاب کو پسند آ جائے وہ اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔ تم سے تو پھر محبت کر بیٹھا ہوں تمہیں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جہاں تک بات ہے زمانے کی تو ایک دفعہ تم میری عزت بننے پر راضی ہو جاؤ پھر تم دیکھنا کہ تمہیں کیسے دنیا کی نظروں میں سرخرو کرے گا تمہارا محافظ، تمہارا عاشق۔۔۔"

وہ ہمیشہ کی طرح اپنے پر روعب انداز میں بولا تھا۔

ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے لب واکبے ہی تھے جب میرا زریاب نے اسے سختی سے گھورا تو وہ خاموش ہو گئی۔  
"جب مرد بات کر رہا ہو تو عورت ٹوکتی اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔۔ خیر میری بات کان کھول کر ان لو اور ذہن نشین کر کو میں کوئی سڑک چھاپ غنڈا نہیں ہو جو تا عمر تمہارا پیچھا کرتا رہوں گا۔ ایک ہفتے تک کا وقت ہے تمہارے پاس خود کو میرا بنانے کے لیے راضی کر لو۔ کیونکہ اس دفعہ میں تمہیں ساتھ لے کر ہی جاؤں گا محترمہ۔۔۔ خدا حافظ اپنا خیال رکھنا اور ہاں اس ایک ہفتے میں تمہارے قدم اس گھر کی چار دیواری سے باہر نکلے تو یاد رکھنا ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔ میرے ملازم آئیں گے کچھ دیر تک تمہاری ضرورت کا سارا سامان پہنچا جائیں گے۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور آخر میں اسے وارننگ دیتا اپنی بلیک گلاسز آنکھوں پر لگاتا مضبوط قدم لیتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

READERS CHOICE

اس کی چال میں بہت غرور تھا، روعب تھا جو دیکھنے والوں کو بے تحاشا متاثر کرتا تھا۔

اس کے جانے کے بعد اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا، پھر وہ دروازے اے ہی کمر لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

کہاں لا کر پھنسا یا تھا قسمت نے وہ خود نہیں سمجھ پار ہی تھی کیا کرے۔

زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ تھا یہ اس کا ہاں کرتی تو جانے کیا ہوتا ناں کرے تو بھی وہ اسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔  
عینا کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا، وہ اپنی کیفیت سمجھ کر بھی جھٹلا رہی تھی۔

اس شخص کو دیکھ کر اس کے گال تنپنے لگتے تھے، اس کی گہری نظروں سے پلکیں جھک جایا کرتی تھیں، دل دھڑکنا بھول جاتا تھا۔

مگر اس کو سوچ کر دل اتنا دھڑکتا تھا کہ عینا کے کانوں تک آواز آتی تھی۔

"ٹھیک ہے میرا زریاب ملک آزما ہی لیتی ہوں اپنی قسمت۔۔۔ ممکن ہے تم عام انسانوں سے ہٹ کر ہو میرے زین جیسے۔۔۔"

وہ دل میں دل سے مخاطب تھی۔

علیزے اپنے کمرے میں موجود تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

اس نے جلدی سے ایک طرف پڑا دوپٹہ اٹھا کر سینے پر پھیلا یا اور اندر آنے کی اجازت دی۔

میرا ذلان کو آتے دیکھ وہ اٹھ کھڑی ہوئی وجہ تو وہ سمجھ چکی تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"اسلام و علیکم کیا کر رہی تھی میری بیٹی؟"

وہ مسکرا کر بولے تو علیزے بھی مسکرائی۔

"کچھ خاص بھی بابا فری ہی تھی آپ بیٹھیں کھڑے کیوں ہیں"

اس نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا مگر اذلان ملک صوفے پر بیٹھ گئے اور اسے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

علیزے بھی ان کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔

"علیزے بیٹے تمہاری تائی امی نے رخصتی کی بات تھی تو میں نے کہہ دیا ہے کہ ڈیٹ رکھ لیتے ہیں۔ مگر ایک چاہ رہی

ہیں اگلے مہینے کی کوئی ڈیٹ رکھی جائے۔ تمہیں کوئی مسئلہ ہو تو بتادو"

وہ سنجیدگی سے بولے تو اس کہ کانوں میں زہرام کے الفاظ گونجے۔

وہ پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی انکار نہیں کر سکتی تھی مگر ابھی وہ کچھ بننا چاہتی تھی۔

"بیٹا کوئی پریشانی ہے؟"

اسے سوچتے دیکھ اذلان شاہ نے سوال کیا تو اس نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"نن۔۔ نہیں بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ لوگ کوئی بھی ڈیٹ فیکس کر لیں"

وہ سر جھکا کر کہتی ان کا سے ناز سے بلند کر گئی۔

"مجھے اپنی گڑیا سے یہی اُمید تھی۔۔ اللہ میری بچی کو تا عمر خوش رکھے"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

وہ محبت سے اسے دعا دے رہے تھے۔

علیزے اب شرم سے نظریں نہیں اٹھا پارہی تھی۔

"میں تمہاری ماما سے کہتا ہوں بھابھی کو بتادیں۔۔۔ تم بھی کل سے ماما کے ساتھ مل کر تیاریاں شروع کرو بیٹے"

وہ اٹھتے ہوئے بولے تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور خود بھی اٹھی۔

ان کے جاتے ہیں وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں پیچھے لیٹی۔

اس کے ذہن میں بہت سی سوچیں گردش کر رہی تھیں اس وقت۔

"ہیلو"

اس کا سیل رنگ ہوا تو ان نون نمبر تھا و دفعہ انکسور کرنے کے بعد بھی تیسری دفعہ کال آئی تو اس نے پک کر کے سیل کان سے لگایا تھا۔

"جی محترمہ آج آپ کو دیا وقت ختم ہو چکا ہے اگر یاد ہو تو"

میرز ریاب کی خوش گوار آواز پر عینا نے ہونٹ چبائے تھے۔

اس کی آواز پر ہی دل دھڑک اٹھا تھا۔ سینے میں انتشار پیدا ہوا تھا۔

"بولو بھی کب تک آؤں تمہیں لینے؟"



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب سنجیدگی سے بولا تو عینا نے بمشکل خود کو قابو کیا۔

فیصلہ تو وہ کر چکی تھی مگر اب گھبرا رہی تھی۔

"اوکے میری جان اگر شرم آرہی ہے تو تم کال بند کرو اور میرا انتظار کرو میں آ رہا ہوں کچھ دیر میں"

"ابھی۔۔ ابھی کیسے۔۔ پلیز ایک دو دن۔۔ انتظار کر لیں۔ ابھی یہ۔۔ سب مشکل ہے میرے لیے۔"

میر زریاب اپنی بات کر کے ابھی سیل رکھتا تبھی عینا گھبرا کر بولی تھی۔

"کچھ بھی مشکل نہیں سو پلیز گھبرانے کی ضرورت نہیں سب ٹھیک ہو گا میں آ رہا ہوں اپنی اور اپنی کزن کی پیکنگ کر

لو۔۔ تم دونوں میرے ساتھ مینشن ہی چلو گی"

زریاب دو ٹوک لہجے میں بولا تو عینا نے ہونٹ چبائے۔

"میں نے ایک بات بتانی ہے آپ کو میں پہلے نہیں بتا سکی۔۔ مگر اب ضروری ہے"

وہ سنجیدگی سے بولی تو زریاب خاموش ہی رہا تاکہ اس کی بات سن سکے۔

"مم۔۔ میں ٹو۔۔ منتھس پریگنینٹ ہوں۔۔"

وہ لڑکھڑا کر بولی۔

زریاب کو جھٹکا لگا تھا، یقیناً اب بہت مشکل تھا اس کے لیے عینا کا ذہن بٹانا۔

اگر زین کا بچہ اس کے پاس ہو تو عینا نے تو اس کی یادوں سے نکل ہی نہیں پانا تھا۔

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"اٹس اوکے تم زیادہ نہیں سوچو یہ کوئی بڑی بات نہیں"

وہ خود کونار مل کرتا بولا بیشک اسے بھی یہ بات چھی تھی مگر عینا کو وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا جس سے وہ اس کی جانب سے بدگماں ہو۔

زریاب کے جواب پر عینا نے لمبی سانس لی۔

اس نے خدا حافظ کہہ کر سیل رکھا پھر سہانا کو کال کی جو یونی تھی۔

یقیناً یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن اور فیصلہ تھا۔

اس نے بہت سوچنے کے بعد فیصلہ کیا تھا کہ وہ گھر ہر گز نہیں بیچے گی آخر اس گھر میں ان کی فیملی کی یادیں تھیں۔

سہانا کو آنے کا کہہ کر اس نے ایک سوٹ کیس نکالا اور اس میں اپنی ضروری چیزیں اور کپڑے رکھنے لگی۔

ان دونوں کو کپڑوں کو ہمیشہ سے بہت شوق تھا تو ابھی بھی ان کے پاس بہت سارے خوبصورت ڈیزائن کپڑے تھے۔

اب عینا نے تو شاپنگ کم کر دی تھی مگر سہانا زبردستی خود بھی لیتی اور اسے بھی دلاتی تھی۔

عینا زروس تھی کہ وہ لوگ جانے کیسا بیسیو کریں گے ان کے ساتھ۔

اس نے جس قدر بدتمیزی کی تھی اس کے بعد ان سے پیار کی اُمید رکھنا پاگل پن ہی لگا تھا اسے۔

اس نے اپنی پیکنگ مکمل کر کے سہانا کی بھی کی پھر وہ کچن میں آگئی تاکہ سہانا کے لیے کچھ بنادے۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ باہر آئی دروازہ کھولا تو سہانا تیزی سے اندر آئی۔

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"

وہ پریشانی سے بولی تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے دروازہ بند کرنے کا کہہ کر کچن کی جانب بڑھی۔

سہانا بھی اس کے پیچھے آئی جواب کباب تلنے میں مشغول تھی۔

"تم مجھے بتاؤ گی کہ کیوں اتنا رجنٹ بلایا ہے مجھے۔"

وہ اس کے قریب کھڑی ہوتی بولی تو عینا نے اس کی جانب دیکھا۔

"ہم دونوں کی پیکنگ ہو گئی ہے اور۔۔۔ زریاب ہمیں لینے۔۔۔ آرہے ہیں۔۔۔"

وہ اس کے نام پر نظریں جھکا گئی تو سہانا نے حیرت اور خوشی سے اسے دیکھا۔

"اوہ جی شرمایا جا رہا ہے؟"

وہ اس کے چہرہ اوپر کرتی بولی تو عینا نے اسے گھورا۔

"جاؤ شاباش اپنا سامان دیکھ کو کچھ رہ گیا ہے تو اٹھا لو تب تک میں یہ لاتی ہوں"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو سہانا نے اسے دیکھا۔

"تم پاگل ہو گئی ہو؟ میں کیوں جاؤں گی تمہارے ساتھ۔۔۔"

وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھتی بولی تو عینا نے اسے دیکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کیوں کا کیا مطلب۔۔۔ زریاب نے مجھے خود کہا ہے اور ویسے بھی میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی سہانا۔۔۔ تم ذمہ داری ہو میری"

عینا سنجیدگی سے بولی تو سہانہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"عینا یہ مناسب نہیں لگتا۔۔۔ میں رہ سکتی ہوں یہاں یا گھر ہے، میری جاب ہے اور تم بھی آجایا کرنا کبھی کبھار۔ میں نہیں آرہی تم اپنی پیکنگ کرو"

سہانا نے نرمی سے اسے سمجھایا تو عینا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"دماغ خراب مت کرو میرا اور چپ چاپ چلو ساتھ زریاب ایسے بالکل نہیں کہ وہ مائنڈ کریں گے بلکہ وہ تو خود مجھ سے کافی مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ تم میرے ساتھ ہی ہو گی۔ سہانا میری جان جلد ہی تمہاری بحث شادی ہو جائے گی پھر تم اپنے گھر چلی جاؤ گی مگر تب تک تم میرے ساتھ رہو گی۔"

عینا محبت سے بولی تو سہانا نے اس کی جانب دیکھا۔

"پلیز عینا بحث نہیں کرو۔۔۔ پہلی بات مجھے شادی نہیں کرنی دوسری بات کر بھی لی تو ابھی بالکل نہیں تو اتنا عرصہ میں کسی پر بوجھ نہیں بن سکتی۔۔۔"

سہانا سنجیدگی سے بولی تو عینا نے اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"تم بوجھ نہیں ہو گی سہانا۔۔ تم بہن ہو میری اور سب جانتے ہیں میرے بعد تم اکیلی ہو جاؤ گی اس لیے زریاب نے کہا ہے تمہیں بھی لے آؤں۔ خیر اب تنگ نہیں کرو مجھے یہ کھاؤ اور پھر اپنی تیاری کرو۔ میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں تم مزید تنگ نہیں کرو پلیز"

عینا نے کباب پلیٹ میں رکھتے اسے پکڑائے پھر کچن سمیٹنے لگی۔  
سہانا بھی خاموشی سے باہر لاؤنج میں چلی گئی۔

پھر ان دونوں نے سارا گھریٹ کیا الماریاں لاک کیں۔  
ان کے پاس کچھ سیویٹنگز تھیں وہ پرس میں رکھیں۔

سہانا نے زبردستی عینا کو لائٹ سامیک اپ کیا تھا جس سے وہ اب پہلے سے بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔  
آتش رنگ کے شلوار قمیض پر مونگیا دوپٹا اوڑھے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔  
چہرہ ویسے ہی بہت پر نور تھا مگر اب زیادہ ہی نکھر رہا تھا۔

وہ دونوں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب دستک ہوئی سہانا نے جا کر دروازہ کھولا تو میر زریاب اکیلا ہی موجود تھا۔  
اس نے اندر آنے کا کہا تو وہ بھی آہستہ قدم لیتا اندر آیا۔

جیسے ہی اس نے لاؤنج کے قدم رکھا عینا اٹھ کھڑی ہوئی۔  
زریاب اسے دیکھ کر پیل کو تھما مگر سہانا کا احساس کرتے نظریں پھیر گیا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"تیار ہو تم دونوں؟"

اس نے سہانا کی جانب دیکھتے سوال کیا جبکہ عینا نظریں جھکائے کھڑی تھی۔  
"جی بھائی"

سہانا نے جواب دیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

تبھی زریاب نے آواز دی تو دو گارڈز اندر آئے اور لاؤنج کے دروازے پر ہی رک گئے۔  
ان کے دو سوٹ کیس رکھے تھے زریاب کے اشارے پر وہ دونوں سوٹ کیس لیتے باہر چلے گئے۔  
"چلیں پھر؟"

اس نے ایک نظر اس خوبصورت پھول پر ڈالتے ہوئے سہانا سے پوچھا تھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلاتا پھر دونوں میں وہاں رکھیں شالز لیں اور خود پر پھیلا لیں۔

زریاب آگے چلنے لگا وہ دونوں اس کی پیروی کرنے لگیں۔

عینا کا دل بھرا رہا تھا آج وہ اس گھر کو چھوڑ کر جا رہی تھی۔

دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تھا۔

دل کر رہا تھا جی بھر کر روئے مگر اس نے خود پر ضبط رکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی سیسٹ ناولز

ہاں البتہ آنکھوں سے آنسو تیزی سے رواں تھے جو وہ تیزی سے صاف کر رہی تھی مگر آنسو تھمنے میں نہیں آرہے تھے۔

جب وہ باہر آئے تو عینا نے خود دروازہ لاک کیا۔

زریاب نے پلٹ کر اسے دیکھا پھر اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اسے اذیت ہوئی تھی۔

ہاں اس کے بعد اس نے آج پہلی دفعہ خود سے کسی کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

محله کے لوگ گلی میں جھرمٹ بنائے کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

زریاب کا دل کر رہا تھا انہیں سنا دے مگر ضبط کر گیا۔

اس نے دروازہ کھولا تو پہلے سہانا بیٹھی پھر عینا بھی ساتھ بیٹھنے لگی جب زریاب نے دروازہ بند کر دیا۔

اس نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو عینا میں اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں سنجیدگی تھی۔

پھر وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی تو زریاب ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔

گارڈز کی گاڑیوں کے ہمراہ ان کی گاڑی بھی محلے سے نکلی تھی۔

عینا بہت ضبط کر رہی تھی مگر پھر بھی ہر دو منٹ بعد اس کی سسکی نکلتی تھی۔

سہانا سے زریاب باتیں کرنے لگا تو وہ بھی خوشدلی سے اس سے بات کرنے میں لگ گئی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی بیسٹ ناولز

"دس منٹ تک ہم پہنچ جائیں گے۔۔ بیوٹیشن موجود ہے منشن وہ تم دونوں کو تیار کر ڈے گی جیولری اور کپڑے وغیرہ بھی پہنچ جائیں گے۔ ویسے تو ماما اور علیزے ہیں وہ سمجھادیں گی تم لوگوں کو سب مگر میں بتا رہا ہوں تاکہ مشکل نا ہو۔ رات تک مہمان آجائیں گے زیادہ نہیں بس فیملی کے ممبر ز ہی ہوں گے۔۔ شام کو نکاح اور عشاء کور خصتی ہو گی"

زریاب نے سب کچھ سمجھایا تو سہانہ جی کہا البتہ عینا خاموش ہی تھی۔  
"آپ کی ماما مجھ سے ناراض ہوں گی ناں؟"  
وہ پہلی مرتبہ بولی تھی۔

اس کی بات پر زریاب نے اسے دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔  
"نہیں وہ ناراض نہیں ہیں لیکن پلیر آج کچھ ایسا مت کرنا جس سے ان کی دل آزاری ہو"  
زریاب نے نرمی سے سمجھایا تھا۔

عینا نے اثبات میں سر ہلایا۔  
کچھ دیر میں گاڑی ایک خوبصورت ترین مینشن کے پورچ میں رکی۔  
ایک ملازمہ تیزی سے آئی اور ان کے لیے دروازے کھولے۔  
وہ دونوں اس قدر خوبصورت گھر اور ملازموں کی فوج کو دیکھ کر حیران تھیں۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"بی بی جی آئیں باہر"

ملازمہ نے کہا تو وہ آہستہ سے باہر آئی پھر سہانا بھی باہر آئی۔

زریاب نے گاڑی بند کی اور ان کے قریب آیا۔

وہ سب لاؤنج منہ ائے تو وہاں علیزے اور عدیلہ بیگم کھڑی تھیں۔

انہیں دیکھ کر مسکرائیں جبکہ وہ دونوں نروس ہو رہی تھیں۔

عدیلہ بیگم نے آگے بڑھ کر پہلے عینا کو خود سے لگا کر پیار کیا پھر سہانا کو۔

علیزے بھی خوش اخلاقی سے دونوں سے ملی جبکہ زریاب ایک صوفے پر بیٹھ کر انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ان میں سے بھابھی کون سی ہے"

علیزے نے مسکرا کر زریاب کو دیکھتے سوال کیا تو اس نے شانے آچکائے۔

عینا بھابھی لفظ پر چہرہ جھکا گئی جو سرخ ہو رہا تھا۔

"چل گیا پتہ مجھے تم نور العین ہو؟"

وہ مسکرا کر بولی تو عینا نے سر ہلایا اس کی حالت خراب ہو رہی تھی جو زریاب باخوبی سمجھ رہا تھا۔

"علیزے بیٹا بیٹھنے تو دو بچیوں کو کھڑے رکھنے کہ ارادہ ہے کیا؟"

عدیلہ بیگم خفگی سے بولیں تو علیزے انہیں صوفوں تک لائی اور بیٹھنے کا بولا تو دونوں بیٹھ گئیں۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ملازمہ ان کے لیے کھانے پینے کا سامان ٹیبل پر سجانے لگی۔

"عینا بیٹا تم پریشان لگ رہی ہو۔۔۔ اپنا گھر ہے اب کیوں گھبرا رہی ہو"

عدیلہ بیگم عینا کی گھبراہٹ نوٹ کر کے بولیں تو اس نے ان کی طرف دیکھا۔

"نن نہیں آنٹی۔۔ میں نہیں گھبرا رہی۔ میں ٹھیک ہوں"

اس نے جواب دیا تو اُنھوں نے سر ہلایا۔

علیزے ان دونوں سے باتیں کرنے لگی۔

زریاب محسوس کر رہا تھا کہ عینا اس کی موجودگی سے ڈسٹرب ہو رہی ہے اس لیے وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چلا گیا تو اس نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

اور علیزے سے باتیں کرنے لگی۔

شام تک بیوٹیشن نے ان تینوں کو تیار کر دیا تھا۔

جبکہ علیزے کے کہنے پر ہادی میرال کو بھی یہیں چھوڑ گیا تھا تو اسے بھی بیوٹیشن نے تیار کیا تھا۔

سہانہ گرین کلر کا گھیرا زیب تن کر رکھا تھا وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میرال نے اورنج غرار اپہنا تھا جبکہ علیزے نے پنک علیزے بھی قیامت ڈھا رہی تھی سلکی بال لوز کرل کیے پیچھے کمر پر چھوڑے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

جبکہ عینا سرخ کام سے بھرے لہنگا چولی میں کوئی آسمان سے اُتری پری ہی لگ رہی تھی۔  
اتنا ٹوٹ کر روپ آیا تھا اس پر کے سب ماشا اللہ کہتے نہیں تھک رہے تھے۔

میرال کو یہ دونوں بہنیں بہت اچھی لگی تھیں تو وہ اب ان سے باتیں کر رہی تھی۔

عینا کی گھبراہٹ عروج پر تھی، عدیلہ اور صائمہ بیگم اسے کب سے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔  
مگر بار بار اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں اب وہ سرخ ہوئیں مزید خوبصورت لگ رہی تھیں۔

"بیٹا کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو کچھ بھی نہیں ہوتا میرے بچے۔۔۔ کیوں رو کر اپنا خاص دن خراب کر رہی ہو"  
عدیلہ بیگم اسے خود سے لگا کر محبت سے بولیں۔

سہانا بھی اسے سمجھا رہی تھی مگر وہ ضبط کھور ہی تھی۔

شاید اس سے زیادہ برداشت نہیں تھی اس نازک گڑیا میں۔

تبھی ملازمہ نے آکر پیغام دیا کہ مردوں کی جانب سے پیغام ملا ہے کہ وہ آرہے ہیں دلہن کو نیچے لایا جائے۔

READERS CHOICE

لاؤنج کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا کیونکہ مہمان کوئی خاص تھے نہیں نے گھر کے لوگ ہی تھے۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عدیلہ اور صائمہ بیگم اسے تھام کر نیچے لائیں جبکہ تینوں لڑکیاں بھی ساتھ تھیں۔

اسے اس طرح روتے دیکھ علیزے اور سہانا بھی بہت دکھی ہو رہی تھیں۔

کچھ ہی دیر میں خاندان کے مرد حضرات مولوی صاحب کی ہمراہی میں لاؤنج میں داخل ہوئے۔

زریاب اور عینا کے صوفوں کے درمیان پردہ تھا، سوزریاب آکر دوسری جانب بیٹھا جبکہ زہرام اور ہادی بھی اسی کے ساتھ کھڑے ہوئے۔

اذلان صاحب اس کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھے۔

عینا کی سسکیوں کی آواز اس طرف بھی صاف آرہی تھی، جبکہ باقی سب اسے خاموش کروا رہی تھیں۔

میرہادی کو ان میں سے ایک آواز بہت سنی سنی اپنی سے لگ رہی تھی مگر یاد نہیں کے پارہا تھا۔

مولوی صاحب نے نکاح کے بول بولے تو عینا نے بہت رونے دھونے کے بعد تین مرتبہ قبول ہے کہتے خود کو ہمیشہ کے لیے میر زریاب ملک کے حوالے کیا تھا۔

زریاب کو تکلیف ہو رہی تھی اس کے آنسوؤں سے، جانتا تھا اس کی زندگی میں بہت غم رہے تھے۔

زریاب سے اس کی رضامندی جانی گئی تو اس نے فوراً اسے قبول ہے کہا۔

جیسے ہی نکاح مکمل ہوا زریاب ان تینوں سے مبارک لیتے پردہ ہٹا کر دوسری طرف آیا۔

وہ اب سہانا سے لگی ڈارو قطار رو رہی تھی زریاب نے آگے بڑھ کر اسے نرمی سے سہانا سے الگ کیا اور خود سے لگایا۔

# بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس کے لمس میں بہت محبت تھی جیسے وہ اسے خود میں جذب کر لینا چاہتا ہو۔

زریاب نے اس کے چہرے کو سینے میں بالکل چھپالیا تو وہ بھی مضبوط سہارا پاتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

زریاب نے ملازمہ کو اشارہ کیا تو وہ فوراً سے پانی کا گلاس لے آئی۔

زریاب نے آہستہ سے اسے الگ کرتے گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا تو عینانے صرف ایک گھونٹ ہی بھرا۔

عینانے گلاس جھٹک دیا تو زریاب نے بھی وہ ملازمہ کو پکڑا یا اور اس کے آنسو صاف کیے۔

سب ان کی محبت کو اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔

اس کے آنسو صاف کر کے زریاب نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور نرمی سے پھر سے خود سے لگالیا۔

کچھ دیر لمبی سانسیں لینے کے بعد عینا کچھ نارمل ہوئی۔

پھر عدیلہ بیگم کے کہنے پر سہانا، علیزے اور میرال اسے اوپر زریاب کے کمرے کی جانب لے گئیں۔

پھر مرد بھی اسی طرف آگئے سب دکھی ہو گئے تھے اس کی حالت پر۔

"زریاب بہت نازک ہے یہ بیٹا بہت نازک۔۔۔ تمہیں بہت خیال رکھنا ہو گا اس کا"

صائمہ بیگم زریاب سے مخاطب ہوئیں تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آج اس لیے رو رہی تھی کہ اپنے ماں باپ اور گھر وغیرہ کو یاد کر رہی ہو گی لیکن آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی"

عدیلہ بیگم نے کہا تو سب نے اتفاق کیا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

پھر کھانا لگایا گیا سب نے ساتھ کھانا کھایا۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں بھابھی کل آئیں گے انشاء اللہ حلیمہ میرا کو بلا لاؤ اوپر سے"

صائمہ بیگم بولیں ساتھ ہی ملازمہ کو میرا کو بلانے کا کہا۔

"آج بچی کو یہیں رکنے دیں کل آجائے گی گھر سب لڑکیاں ساتھ ہیں تو اسے بھی رہنے دیں"

اذلان صاحب بولے تو صائمہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہادی، زہرام اور صائمہ بیگم چلے گئے جبکہ زریاب گیسٹ روم میں آیا یہاں اس کے دوست آئے تھے۔

ان سے مل کے انہیں رخصت کیا پھر وہ لاؤنج میں آیا تو لڑکیاں بھی آچکی تھیں۔

"بڑی مشکل سے چپ کی ہے اس نے۔۔۔"

علیزے بولی تو زریاب نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

"علیزے بیٹا سلمہ سے کہو زریاب اور عینا کا کھانا اوپر دے آئے اور تم تینوں کا بھی جہاں کھانا ہی منگوالو دوپہر سے کچھ

نہیں کھایا تم سب نے"

عدیلہ بیگم علیزے سے مخاطب ہوئیں تو وہ سر ہلاتی اٹھی اور کچن میں چلی گئی۔

READERS CHOICE

"زریاب جاؤ بیٹا تم کمرے میں اب"

اذلان شاہ اس سے مخاطب ہوئے تو وہ بھی اٹھ کر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

زریاب کمرے میں آیا تو وہ بیڈ کے درمیان بیٹھی تھی، گھونگھٹ بھی لے رکھا تھا اور رونا بھی بند کر دیا تھا۔  
زریاب مسکرا کر اس تک آیا اور بیڈ پر بلکل اس کے سامنے کہنی کے بل لیٹا جعلی دار دوپٹے سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"اب بہتر ہو؟"

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سال بھر کی طاقت تو تم نے ایک دن رو رو کر ہی ختم کر دی یار"

زریاب مزاحیہ لہجے میں بولا جبکہ عینا خاموش رہی، تبھی دروازے پر دستک ہوئی اور سلمہ کھانے کی ٹرائی اندر لائی۔

بیڈ کے پاس ٹرائی رکھتی وہ واپس مڑ گئی تو زریاب نے اٹھ کر دروازہ لاک کیا۔

پھر پلیٹ میں ٹھوڑی سی بریانی نکالی اور ایک چمچ رکھ کر اس تک آیا۔

اس نے جھک کر نرمی سے پہلے عینا کے گھونگھٹ اٹھایا۔

زریاب کی نظریں اتنا حسن دیکھ کر چندھیا ہے گئیں، وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ زریاب نے فوراً ماشاء اللہ

کہا پھر اللہ کا شکر کیا۔

اس کی پیشانی چوم کر زریاب اس کے قریب بیٹھا اور خود چمچ میں بریانی ڈالا کر اسے کھلانے لگا، ساتھ ساتھ ایک آدھ

چمچ خود بھی لے لیتا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

نظریں اس کی کپکپاتی پلکوں اور لرزتے ہونٹوں پر ہی تھیں۔

زریاب نے آخری چمچ دیا پھر اسی پلیٹ میں تھوڑی سی کھیر لی اور وہ اسے کھیلانے لگا۔

بھوک کی وجہ سے وہ بھی بغیر ہچکچاہٹ کے کھانے لگی تھی۔

زریاب نے آخری چمچ جان بوجھ کر لے جا کر اس کے نچلے ہونٹ پر ڈال دیا۔

ابھی عینا اس پر زبان پھیرتی جب زریاب تیزی سے آگے ہوا اور اس کے ہونٹ کو اپنے لبوں میں لے کر وہ کھیر کھائی

، اس کے بعد بھی اس نے اس کے ہونٹوں کو آزاد نہیں کیا۔

زریاب ان کی مٹھاس سے لطف اندوز ہو رہا تھا دوسری طرف عینا کا سانس رک رہا تھا۔

عینا نے زور سے ہاتھ اس کے کندھوں پر مارے تب جا کر زریاب اس سے الگ ہوا۔

عینا کا چہرہ اور ہونٹ بالکل سرخ ہو چکے تھے۔

زریاب کے پیچھے ہونے پر وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی، زریاب نے پانی گلاس میں بھر کر اسے پلایا۔

جب وہ نارمل ہوئی تو اس نے کھانے کی چیزیں سائڈ پر کیں اور عینا کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

وہ سمجھ نہیں پائی مگر اس کا ہاتھ آہستہ سے تھام کر نیچے کھڑی ہوئی۔

"ڈریسنگ میں تمہاری ساری چیزیں موجود ہیں پہلے چینج کر لو ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔"

وہ نرمی سے بولا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا، نظریں جھکی ہی تھیں۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ زریاب کی بولتی نظروں پر ہر گزتاب نہیں لاسکتی تھی۔

وہ لہنگا اٹھائے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تب تک زریاب نے ملازمہ کو بلوا کر کھانے کی ٹرائی اٹھوائی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ سادہ سے پنک ٹراؤزر اور شرٹ پروائٹ دوپٹہ اوڑھے باہر آئی تو زریاب کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

شاید کوئی دوست تھا جو مبارک باد دے رہا تھا۔

عینا کو سمجھ نہیں آئی کہاں جائے، وہ وہیں کھڑی انگلیاں چٹخانے لگی۔

زریاب نے فون ایک ہاتھ سے تھامتے دوسرا ہاتھ اس کی طرف کرتے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا۔

عینا بھی آہستہ آہستہ چلتی اس تک آئی، جبکہ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

عینا اس کے قریب آئی تو زریاب نے اسے ایک بازو کے حصار میں لیا، پھر وہ اُسی کو دیکھتا دوست سے بات کرتا رہا۔

کال بند ہوئی تو اس نے عینا کی کمر میں بازو ڈالتے دوسرا گردن میں ڈالا اور اسے جھٹکے سے بانہوں میں اٹھالیا۔

وہ آنکھیں بند کرتی دونوں بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹتی چہرہ بھی اس کی گردن میں چھپا گئی۔

زریاب مسکرایا پھر اسے لے کر دوبارہ بیڈ تک آیا اور نرمی سے اسے بیڈ کے وسط میں لٹایا۔

بیڈ پھولوں کی پتیوں سے بھرا تھا تو خوشبو ہی ماحول کو سحر انگیز بنا رہی تھی۔

زریاب اس پر جھکا اور بازو اس کے گرد رکھتے اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس کے لمس میں بہت محبت، قدر اور عزت تھی جا سے عینا سرشار ہو رہی تھی۔

زریاب نے اس کی آنکھوں اور رخسار پر پیار کیا، پھر اس کی تھوڑی کوہلکہ سا کاٹا۔

پھر جب اس پر نشا ساطاری ہونے لگا تو وہ تھوڑا پیچھے ہوا۔

عینا نظریں جھکائے، لیتی تھی جبکہ چہرہ بھاپ چھوڑ رہا تھا، جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔

مگر وہ زریاب کو روکنا نہیں چاہتی تھی، جانتی تھی آج اس کی کتنی خواہش ہوگی اپنے حقوق لینے کی۔

"اجازت ہے؟"

وہ بو جھل لہجے میں بولا تو عینا نے ہستہ سے سر ہلایا۔

پھر زریاب شاہ نے شیروانی اتاری اس کے بعد شرٹ اتار کر دور پھینکی اور اس پر جھکتا چلا گیا۔

بہت نرمی، بھی محبت سے میر زریاب ملک اسے اپنی چاہت میں بھگونے لگا تھا۔

صبح عینا کی نیند جلدی کھل گئی تھی جبکہ زریاب ابھی بھی اس کے سینے پر سر رکھ کر، چہرہ اس کی گردن میں چھپائے لیٹا

تھا۔

عینا رات کے پل سوچتی شرم سے سرخ ہوئی، ہاں اسے زریاب کی محبت پر پورا یقین ضرور ہو چلا تھا۔

## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

جس طرح اُس نے اس سے اجازت طلب کی، پھر نرمی برتی، یقیناً ہر لڑکی ایسا ہی شوہر چاہتی ہے جو اس کے ساتھ نرمی کا سلوک برتے۔

عینا تھوڑی پیچھے ہوئی مگر زریاب یو نہی لیٹا رہا، عینا نے تھوڑا زور لگا کر پیچھے ہونا چاہا تو زریاب کی نیند کھلی تھی۔  
"کیوں صبح تنگ کر رہی ہو یار"

وہ محبت بھری آگتاہٹ سے بولا تو عینا نے ہونٹ دانتوں تلے دبائے۔

"اب بس کریں ناں۔۔۔ اور کتنا سونا ہے؟"

وہ تنگ ہوتی بولی تو زریاب تھوڑا اوپر ہوا اور ایک بازو اس کے اطراف میں رکھتا اسے اپنے خول میں بند کر گیا۔

"رات کی کون رونے والا ہو رہا تھا بھلا کہ مجھے سونا ہے پلیز سونے دیں۔۔۔"

زریاب اس کی نقل اتارتے معنی خیزی سے بولا تو عینا فوراً سرخ پڑی۔

"تو آپ نے کون سا سونے دیا تھا پھر"

وہ شرمندگی مٹانے کی خاطر خفگی سے بولی تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے میں پاگل ہوں جو اپنی اتنی پیاری سی، چھوٹی سی، میٹھی سی بیوی کو سونے دیتا"

وہ محبت سے بول رہا تھا جبکہ عینا شرمندہ ہوتی نظریں بالکل جھکائے ہوئے تھی۔

"سب کیا۔۔ سوچ رہے ہوں گے گیارہ بج گئے ہیں۔۔ اور ہم۔۔ ابھی تک کمرے سے باہر نہیں گئے"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اسے نئی فکر لاحق ہوئی تھی، زریاب نے جھک کر اس کی گال اور پیار کیا پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میری جان کوئی کچھ نہیں سوچے گا۔۔۔ کیوں پہلے پہلے دن ہی اتنی پریشانیاں لے رہی ہو"

وہ محبت سے لبریز ہوتا بولا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب ہٹیں نا آپ میں فریش ہولوں پھر ہم چلیں نیچے"

وہ تنگ ہوتی بولی تو زریاب نے لمبی سانس لی اور پیچھے کی جانب گرنے کے انداز میں لیٹ گیا۔

عینا اس کی حرکت پر مسکراتی اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

عینا نے سلور ہلکے کام والی شرٹ اور نیچے سلور ہی ٹراؤزر پہنا تھا اس پر لائٹ پنک دوپٹہ اوڑھے، سلور ہلکی ہیل پہنے،

بالوں کو آدھا آگے اور آدھا پیچھے رکھے، ہلکی سی جیولری اور میکپ میں وہ بہت بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اس سب پر میر زریاب کی محبت جھلکتی اسے مزید حسن بنا رہی تھی۔

زریاب نے وائٹ ٹی شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی وہ سادہ سے لیے میں بھی ہمیشہ کی طرح بہت بینڈ سم لگ رہا تھا۔

وہ شرماتی لگاتی اس کے پہلو میں سمجھل سمجھل کر چل رہی تھی، جبکہ زریاب لا پرواہ سا اسے تنگ کر رہا تھا۔

دونوں کو نیچے آتے دیکھ عدیلہ بیگم ان تک آئیں اور دونوں کو بہت پیار کیا، دعائیں دیں۔

پھر ان دونوں نے ساتھ ناشتہ کیا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اگلے دن ولیمہ تھا تو زریاب کو آج زہرام کے ساتھ حال دیکھنے جانا تھا وہاں چلا گیا۔  
جبکہ عینا ان تینوں کے پاس آگئی جن میں ایک رات میں ہی شدید قسم کی دوستی ہو چکی تھی۔  
وہ لان میں آئی تو تینوں گھاس پر بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں عینا بھی قریب آئی اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔  
"دن کے بارہ بج رہے ہیں میڈم مل گئی آپ کو فرصت ہمارے پاس آنے کی۔۔۔"  
علیزے مصنوعی خفگی سے بولی تو عینا مسکرا دی اور اثبات میں سر ہلایا۔  
اس نے سہانا کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھتی مسکرا رہی تھی۔  
"رات کو ٹھیک سے نیند آئی تمہیں بھائی کے روم میں۔۔۔ مطلب نہیں جگہ تھی ناں"  
سہانا جان بوجھ کر شرارت سے بولی تو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔  
"جی بالکل بہت اچھے سے آگئی تھی نیند مجھے۔۔۔"  
وہ لفظ چبا چبا کر بولی تو تینوں ہنس دیں۔  
"تو اب یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ نا بھائی کے پاس اب ہمارے پاس کیوں آگئی"  
علیزے شرارت سے بولی تو عینا نے بس سے انہیں دیکھا جو اسے تنگ کرنے سے بعض نہیں آرہی تھیں۔  
"وہ دراصل زریاب، زہرام بھائی کے ساتھ گئے ہیں کہیں اس لئے آگئی میں"  
اس نے بھائی زہرام پر خاص زور دیا تو علیزے بھی شرمادی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"تمہاری بھی رخصتی ہے بیٹا گلے مہینے پھر میں گن گن کر بدلے لوں گی یاد رکھنا"

عینا نے علیزے سے کہا۔

"خبردار اب میری بھابھی کو کسی نے تنگ کیا تو۔۔۔"

علیزے فوراً سے لائن پر آئی تو سب ہنسنے لگیں۔

عصر کا وقت تھا جب زریاب ملک منشن آیا تھا۔

عینا سہانا لوگوں کے ساتھ اپنے روم میں کپڑے اور جیولری وغیرہ دیکھ رہی تھی کل کے لیے۔

وہ مسکراتا ہوا بغیر دستک دیئے اندر داخل ہوا مگر ان تینوں کو دیکھ کر الجھن ہوئی تھی اسے۔

وہ تینوں عینا کو معنی خیزی سے دیکھنے لگیں جو نظریں زمین پر گاڑھ چکی تھی۔

"اچھا عینا اب ہم چلتی ہیں آپ دونوں آرام کریں۔۔۔"

علیزے نے کہا اور باہر کی جانب بڑھی تو سہانا اور میرال بھی کمرے سے نکلیں اور اس کے ساتھ باہر چلی گئیں۔

زریاب نے اسے دیکھا جس کے رخسار شرم سے سرخ ہو چکے تھے جبکہ پلکیں بھی کپکپا رہی تھیں۔

وہ آہستہ سے چلتا اس تک آیا اور اسے سیدھا کر کے خود سے لگالیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

عینا نے چہرہ اس کے سینے پر رکھا جبکہ دونوں بازو اس کی گردن میں ڈال کر وہ بھی اب اپنے اندر سکون اُترتا محسوس کر رہی تھیں۔

"میں نے تمہیں بہت مس کیا یا۔۔۔ کیا ہوگا میرا جب صبح سے شام تک آفیس جانا ہوگا"

زریاب اس کی گردن میں چہرہ چھپائے بولا تو عینا دھیمسا مسکرا دی۔

زریاب کی محبت اُس کے لیے بہت معنی رکھتی تھی، ایک دن میں ہی وہ اسے اپنی محبت سے مطمئن کر چکا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا اور دروازہ لاک کر کے اس تک آیا، عینا کا ہاتھ تھام کر وہ اسے بیڈ تک لایا۔

عینا گھبرا رہی تھی کیونکہ زریاب شاید اپنی تھکاوٹ اس پر اتارنا چاہ رہا تھا۔

بیڈ پر اسے بٹھا کر زریاب خود اس کی گود میں سر رکھتا لیٹا اور اُس کی جانب دیکھنے لگا۔

"تمہیں محسوس نہیں ہو رہا کل بہت بڑا فیصلہ کر لیا تم نے"

زریاب اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"جانتی ہوں۔۔۔ مگر میں مجبور تھی زریاب میں آپ کی زندگی میں پریشانیاں نہیں لانا چاہتی تھی اپنے وجود کے

ساتھ۔۔۔"

وہ آنسو پیچھے دھکیلتی بولی تو زریاب نے اسے گھورا۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"تمہارا بچہ ہونا تھا تو میں اسے اپنا ہی سمجھتا نور۔۔ میں کبھی تمہیں طانے نہیں دیتا کہ یہ میرا خون نہیں بلکہ میں اس سے اتنی محبت کرتا جتنی اپنی خود کی اولاد سے کرتا۔۔ مگر تم نے بچے کو ختم ہی کر ڈالا"

وہ سنجیدگی سے بولا تو عینا نے نظریں چرائیں۔

"آپ نہیں سمجھ سکتے ایک عورت کی مجبوریاں۔۔ میں رکھ بھی لیتی اسے اپنے وجود میں تو وہ آپ کے لیے اذیت کا باعث بننا تھا۔۔ جو بھی ہو ایک مرد کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی عورت کو کسی اور نے چھوا ہو"

عینا نے اسے سمجھایا تو زریاب نے سختی سے اسے دیکھا۔

"میں عام مردوں کہ طرح نہیں ہوں میری جان۔۔ تمہاری خاطر میں سب برداشت کر سکتا ہوں۔ اگے تمہاری حفاظت کا زمہ میرا ہے پیچھے جو ہو اس مجھے فرق نہیں پڑتا"

زریاب نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جو ہونا تھا ہو گیا۔۔ آئندہ ہم اس موضوع پر بات نہیں کریں گے"

عینا نے کہتے ساتھ ہی اس کے بالوں میں ہاتھ چلانے شروع کر دیے تو زریاب بھی پرسکون ہوتا سر ہلا کر آنکھیں موند گیا۔

READERS CHOICE

ہادی یونی سے آیا تو اس کا موڈ سخت آف تھا دو دنوں سے سہانا محترمہ غائب تھیں۔

اس کا ارادہ تھا آج شام اس کے گھر جائے اور جا کر خیر خیریت ہی معلوم کرائے۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ لاؤنج سے گزر رہا تھا جب صائمہ بیگم نے اسے کہا کہ میرا کوپک کر آئے۔  
اس نے سر بلایا اور روم میں آیا شاہور لیا پھر کچھ دیر ریست کرنے کے بعد عصر کے وقت وہ گھر سے نکلا۔  
زہرام ابھی آفیس ہی تھا اس لیے اسے جانا پڑ رہا تھا۔  
وہ دس منٹ کے ڈرائیو کے بعد ہی وہاں موجود تھا، ہادی نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور خود اندر آیا۔  
لاؤنج میں اذلان شاہ، زریاب اور عدیلہ بیگم ہی موجود تھے بس، لڑکیاں اوپر روم میں تھیں۔  
اس نے سلام کیا سب خوشدلی سے اس سے ملے۔  
"بیٹا بیٹھو"

عدیلہ بیگم نے صوفے کی جانب اشارہ کیا تک وہ اذلان صاحب کے پاس ہی بیٹھ گیا۔  
"حلیمہ ہادی کے لیے چائے کا انتظام کرو"  
عدیلہ بیگم پاس کھڑی ملازمہ سے بولیں تو وہ فوراً کچن میں چلی گئی۔  
"نہیں تائی امی اس کی ضرورت نہیں میں بس میری کو لینے آیا ہوں چلتا ہوں فی الحال پھر کبھی آؤں گا چائے پینے"  
وہ سنجیدگی سے بولا تو انہوں نے سر ہلایا۔  
"بیٹا ہم کوں ساڈنر کا کہہ رہے ہیں۔۔۔ بس چائے پی کر چلے جانا"  
وہ پیار سے بولیں تو اسے انکار کرنا بہتر نہیں لگا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ خاموش ہو گیا تب ہی عدیلہ بیگم نے دوسری ملازمہ کو اوپر بھیجا کہ میرال کو بلا لائے۔

کچھ ہی دیر میں ملازمہ کے ہمراہ وہ چاروں بھی نیچے آئیں۔

ہادی کی نظر اٹھی تو دل دھڑکنا بھول گیا، آنکھیں ساکت ہو گئیں۔

وہ حیران تھا سہانا کی یہاں دیکھ کر۔

دوسری جانب سہانا جو علیزے سے بات کرتی نیچے آئی تھی خود پر کسی کی نظریں محسوس کر کے اس نے سامنے دیکھا تو نظریں پلٹنا بھول گئیں۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو یہاں دیکھ کر شدید حیرت سے دوچار تھے۔

سب نے آکر سلام کیا، ہادی خود کو سنبھالتا مسکرایا اور نظریں پھیر لیں۔

اس نے سنا تھا کہ بھابھی کے ساتھ ان کی بہن بھی اب سے یہیں رہیں گی، یعنی یہ نور العین کی بہن تھی۔ اب ہمیشہ یہیں رہنے والی تھی۔

میرال آکر اس کے سینے سے لگی تو ہادی نے اسے پیار کیا پھر علیزے کو بھی بہت محبت سے سلام کیا۔

اور آخر میں ان دونوں کی جانب دیکھتے سلام کیا، عینا نے تو مسکرا کر جواب دیا جبکہ سہانا نظریں جھکا گئی۔

عیناز ریاب کے اشارے پر اس کے پاس بیٹھی، جبکہ علیزے اور سہانا الگ بیٹھ گئیں۔

"ہو گئی تیا ریاں تم لوگوں کی؟"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عدیلہ بیگم نے ان سے سوال کیا تو سب نے سر ہلائے تھے۔

عینا سکون سے بیٹھی تھی جب اچانک اسے اپنی کمر پر زریاب کا مضبوط ہاتھ محسوس ہوا۔

وہ کچھ سمجھتی کہ اچانک زریاب نے کھینچ کے اسے قریب کیا تو وہ بوکھلا گئی۔

شکر تھا کسی کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا۔

"زریاب پلیز۔۔۔ چھوڑیے ناں"

وہ آہستہ آواز میں بولی تو زریاب مسکرایا۔

"کیوں تمہیں کیا ہو رہا ہے میرے پکڑنے سے"

اس نے بھی سرگوشی کی تو عینا نے کہنی اس کے پیٹ میں ماری، زریاب پیچھے ہوا تو وہ بھی فوراً اس سے دور ہوئی تھی۔

زریاب نے گھور کر اسے دیکھا تو عینا نے زبان چڑائی جس پر وہ مسکرا دیا۔

"بیٹا لونان"

ملازمہ ٹیبل پر کھانے پینے کی چیزیں سیٹ کر کے گئی تو عدیلہ بیگم نے میرہادی کو مخاطب کیا۔

"نہیں تائی امی اب چائے کی طلب نہیں رہی"

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا معنی خیزی سے بولا پھر فوراً سے نظریں پھیر گیا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

سہانا شدید شرمندہ ہو رہی تھی، اتنا تو سمجھ چکی تھی وہ کون ہے۔

میرال اسے اپنی فیملی کے بارے میں بتا چکی تھی، مگر سہانا نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ میرہادی اس کاسٹوڈنٹ ہوگا۔  
"چلو چائے نہیں پیو کچھ کھا تو لو بیٹے"

اذلان ملک کے کہنے پر اس نے سر ہلایا اور ایک سینڈوچ لے لیا۔

"بھائی آپ ہنی مون پر کب جا رہے ہیں؟"

اس نے اچانک زریاب کو مخاطب کیا۔

عینا جو زریاب کی کافی تیار کر رہی تھی اس کہ سوال پر سرخ پڑی تھی۔

"فلحال تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔۔۔ ابھی کل ولیمہ ہے پھر آفیس میں بہت کام پینڈنگ پڑا ہے وہ دیکھنا ہے۔۔۔ جب کبھی ٹائم ملتا ہے تب دیکھوں گا"

زریاب عینا کے ہاتھ سے کافی تھامتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں بیٹا تم جاؤ بچی کے ساتھ گھوم آؤ کہیں سے۔۔۔ دس، پندرہ دن میں دیکھ لوں گا آفیس کو"

اذلان صاحب محبت سے بولے تو زریاب نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ سب جانتے تو ہیں مجھے گھومنا پھرنا نہیں پسند۔۔۔ ہاں اگر نور کو کہیں جانا ہے تو اس سے پوچھ لوں گا پھر جائیں گے کہیں"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ سنجیدگی سے بولا۔

"نن۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں گھر ہی۔۔ مجھے بھی نہیں پسند باہر رہنا"

وہ فوراً گھبرا کر بولی تو عدیلہ اور اذلان صاحب نے سر ہلائے۔

"ہممم جیسی تم لوگوں کی خواہش"

اذلان ملک نے کہا۔

"اچھا بڑے بابا ہم چلتے ہیں اب۔۔ پھر ملاقات ہوگی آپ سب سے"

ہادی کہتا ہوا اٹھا اس نے سب سے پر بہت زور دیا تھا، اور سہانا نے سمجھ بھی لیا تھا یہ کس کو سنایا جا رہا ہے۔۔

میرال بھی اٹھ کھڑی ہوئی، وہ ان چاروں سے ملی، پھر زریاب اور عدیلہ بیگم کو مل کر اذلان ملک کو ملتی اس کے پاس کھڑی ہوئی۔

میرہادی بھی خدا حافظ کہتا اسے لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

"میں تو بہت خوش ہوں ماشاء اللہ سے زریاب کی شادی بھی ہو گئی اور علیزے کی بھی اگلے مہینے ہو جائے گی۔۔ پھر

میں جلدی سے اپنی بیٹی سہانا کے لیے رشتہ دیکھتی ہوں بس"

عدیلہ بیگم پیار سے بولیں تو باقی سب بھی مسکرائے۔

سہانا اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ ان کی بات سن ہی نہیں سکی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"ہممم انشاء اللہ"

اذلان صاحب بھی بولے تھے۔

"اب پر سو تم تینوں چلو میرے ساتھ شاپنگ شروع کریں اب شادی سر پر ہے اور تیاریاں ابھی شروع بھی نہیں ہوئیں۔۔۔ بھابھی کو تو اتنی جلدی سے علیزے کو بیاہ کر لے جانے کی کہ وہ روز آ نہ یاد دلاتی ہیں مجھے"

عدیلہ بیگم مسکرا کر بولیں تو علیزے نظریں جھکا گئی۔

عینا بھی اسے شرماتے دیکھ مسکرا دی۔

"عینا بیٹا تم زریاب کہ ساتھ جا کر جیولری بھی لے لینا وقت کم تھا تو میں زیادہ نہیں کہہ سکی۔۔۔"

وہ عینا سے بولیں تو عینا نے انہیں دیکھا۔

"نہیں آنٹی اس سب کی کیا ضرورت ہے پہلے ہی بہت ساری جیولری دی ہے آپ نے اب اور بھی چاہیے مجھے۔ ویسے بھی مجھ سے اتنی ہیوی چیزیں نہیں پہنی جاتیں"

وہ فوراً سے بولی تو زریاب نے اسے دیکھا۔

"عادت ڈال لو اب ہیوی چیزوں کی"

زریاب نے معنی خیزی سے سرگوشی کی تو عینا مزید سمٹ گئی۔

READERS CHOICE



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"نہیں بیٹے ضرورت کی کیا بات ہے۔۔۔ لڑکیوں کو تو شوق ہوتا ہے ان چیزوں کا اور اب علیزے کی شادی پر لوگ خاص طور پر تمہیں دیکھنے آئیں گے تو یہ سب شادی کے بعد دہنیں پہنتی ہیں ہیں ناں۔۔۔ بیشک تم زیادہ ہیوی مت لینا نفیس سے چیزیں بنوالو۔"

انہوں نے سمجھایا تو وہ کچھ کہہ نہ سکی۔

"جی آنٹی"

وہ نرمی سے بولی۔

"عینا بیٹے اب آنٹی تو مت بولا کرو مجھے آئندہ سے سہانا اور تم دونوں بھی مجھے زریاب اور علیزے کی طرح ماما بولو کرو گی۔۔۔"

انہوں نے محبت سے کہا۔

"جی ماما"

وہ آہستہ سے بولی۔

پھر سب اٹھ کر اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے۔

READERS CHOICE

"مما آپ کو پتہ ہے میری اتنی دوستی ہو گئی بھابھی اور سہانا سے"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میرال جب سے گھر آئی تھی صائمہ بیگم کو اپنے سارے دن کی باتیں بتا رہی تھی۔

سہانا کی باتوں کی خاطر میر بھی معمول کے برعکس یہاں موجود تھا۔

"بہت اچھی بات ہے میری بیٹی کی اور فرینڈز بن گئیں"

صائمہ بیگم اس کے بالوں میں مالش کرتی بولیں تو وہ مسکرائی۔

"زہرام بھائی کب آئیں گے میں نے انہیں بہت مس کیا"

وہ اب زہرام کو یاد کرتی بولی تو وہ دونوں مسکرائے۔

"آنے والا ہو گا لیکن وہ تھکا ہو گا تو ابھی اسے یہ سب مت سنانا۔۔۔ کل چھٹی ہے اسے تو کو بتانا"

صائمہ بیگم نے اسے سمجھایا تو اس نے منہ بسور لیا۔

"میری باتوں سے وہ تھکتے نہیں ہیں بلکہ ان کا موڈ فریش ہو جاتا ہے"

وہ ناروٹھے پن سے بولی تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اسلام و علیکم"

نور اہی زہرام لاؤنچ میں داخل ہوا اور اس نے سلام کیا تھا۔

"بھائی۔۔۔ میں آگئی"

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ فوراً اٹھتی بغیر بالوں کو سمیٹے دوڑ کر اس سے جا لگی تو زہرام نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر پیار کیا اور اسے خود سے لگایا۔

"میں نے بہت یاد کیا اپنی گڑیا کو اور میں نے سوچ لیا ہے کہ آئندہ تم گھر سے باہر کہیں نہیں رکو گی" زہرام محبت سے بولا تو اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

پھر زہرام اسے خود سے لگا کر ہی صوفے تو آیا اور صائمہ بیگم سے پیار لیتا بیٹھ گیا ساتھ وہ بھی بیٹھی۔

"میرا آؤ بیٹا بال باندھ دوں تمہارے پھر کھانا بھی دیکھنا ہے مجھے"

صائمہ بیگم بولیں تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ پہلے کھانا بنوائیں میں پھر کروالوں گی ابھی مجھے بھائی سے باتیں کرنی ہیں"

وہ بولی تو ہادی مسکرایا جبکہ صائمہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"پہلے بھائی کو فریش ہونے دو بیٹے پھر باتیں کرنا"

انہوں نے اسے سمجھایا۔

"نہیں تائی امی میں ٹھیک ہوں آپ بیٹھارہنے دیں اسے"

زہرام مسکرا کر بولا تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھیں تاکہ ہاتھ دھو سکیں۔

"بھائی آپ کو پتہ میں نے بھابھی اور ان کی کزن سہانا سے بہت ساری دوستی کر لی"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ مسکرا کر بولی تو زہرام نے اسے خود سے لگایا اور ایک دفعہ پھر پیار کیا۔

"میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری کہ سب کا دل کرتا ہے دوستی کر لیں"

وہ بہت پیار سے بولا تو میرا مزید خوش ہوتی مسکرائی۔

"اففف کب ختم ہوں گے آپ دونوں کے یہ لاڈ"

ہادی شرارت سے بولا تو دونوں نے اسے گھورا۔

"تمہیں کیسے فرصت مل گئی آج یہاں بیٹھنے کی"

زہرام طنزیہ لہجے میں بولا۔

"میں بس جا ہی رہا ہوں اوپر آپ دونوں کریں لاڈیاں"

وہ کہتا ہوا اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

"اور کتنے دن کالج نہیں جانا؟"

زہرام کے سوال پر اس کہ منہ بنا۔

اس معاملے میں وہ بہت سخت تھا، پڑھائی کے لیے اسے کوئی چھوٹ نہیں تھی۔

"بس کل ولیمہ ہے پر سو سے جاؤں گی۔۔۔ بھائی مجھے فزکس سمجھ نہی آتی میں کیا کروں"

وہ اُدا سی سے بولی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"تو پہلے بتانا چاہیے تھاناں چندہ۔۔۔ کراب پر سو سے پورا دل لگا کر پڑھو میں کسی ٹیوٹر کا رینج کرتا ہوں جو تمہیں  
فرکس سمجھا دے گا"

زہرام سنجیدگی سے بولا تو اس نے سر ہلایا۔

"پتہ ہے جب میں آپ کا نام لیتی تھی علیزے آپ ریڈ ہو جاتی تھیں۔ پھر میں نے بہت تنگ کیا انہیں آپ کے  
نام سے"

وہ علیزے کا شرمنا یاد کر کے بولی تو اس دفعہ وہ پورے دل سے مسکرایا۔

"کچھ دنوں میں وہ یہاں آجائیں گی تو پھر مل کر انہیں تنگ کریں گے ہم دونوں۔"

وہ بولا تو اس نے فوراً سر ہلایا تھا۔

شادی کی تیاریاں دونوں طرف سے مکمل ہو چکی تھیں اور آج برات کہ فنکشن تھا۔

صبح سے ہی ملک مینشن میں ہلچل مچی تھی، لڑکیوں کو جلدی سے سامان کے ساتھ پارلر پہنچا دیا گیا تھا۔

جبکہ مینشن کو بہت خوبصورتی سے سجایا جا رہا تھا۔

علیزے بہت خوش تھی مگر گھبراہٹ بھی تھی کیونکہ وہ اپنا گھر چھوڑنے والی تھی۔

عینا پر تو ان دنوں الگ ہی روپ چڑھا تھا جو زیاب ملک کی محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

سہانا بھی بہت خوش تھی مگر عزیزے کی دوری کی وجہ سے دکھی بھی تھی۔  
عینا بھی چہرے کی مساج کروار ہی تھی جب تیسری دفعہ اس کا سیل رنگ ہوا۔  
اس نے تپ کر سیل اٹھایا تو زریاب کی کال تھی جو شائد جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا، وہ مصروف تھی یہاں مگر  
زریاب بار بار کال کے رہا تھا وہ بھی بلا وجہ۔  
جی و کر اس کو ٹریٹمنٹ دے رہی تھی وہ بھی مسکرائی۔  
عینا نے غصے سی کال پک کر کے کان سے لگائی۔  
"اب کیا ہے؟"  
وہ الجھ کر بولی تو دوسری طرف زریاب نے قہقہہ لگایا جس سے وہ مزید بھڑکی۔  
"پلیز زریاب حد ہوتی ہے آپ بعض آجائیں اب۔۔۔"  
وہ ناراضگی سے بولی تھی۔  
"کیا کروں تمہیں مس کر رہا ہوں بہت"  
وہ محبت سے لبریز لہجے میں بولا۔  
"ابھی گھنٹہ بھی نہیں ہوا مجھے آئے اور ویسے بھی جب ڈیلی آپ سارا سارا دن آفیس رہتے ہیں تو میں بھی مس کرتی  
ہوں آپ کو یہ الگ بات ہے کہ ڈسٹرب نہیں کرتی"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عینا نے اسے سمجھایا تھا۔

"جو بھی ہے تم جلدی تیار ہو جاؤ میں تمہیں پہلے پک کر لوں گا"

وہ سنجیدگی سے بولا تو اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

جبکہ ورکرا بھی بھی اُس کی کال کے ختم ہونے کے انتظار میں تھی۔

"پلیز زریاب بس کر دیں ناں۔۔۔"

وہ خفگی سے بولی۔

"اوکے صحیح ہے کر لو جی بھر کر منمنائیاں رات تو میں۔۔۔"

ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب عینا نے شرم سے کال کٹ کی کر سیل آف کر دیا۔

پھر یوں ہی وہ تینوں تیار ہوئیں۔

سہانانے سلور کلر میں لہنگا چولی پہن رکھی تھی جس پر بے حد خوبصورت کام تھا، وہ ڈارک پنک لپسٹک لگائے بالوں کا

میسے جوڑا بنوا کر بہت پیاری لگ رہی تھی۔

عینا نے اسکاٹی بلیو غرارہ پہنا تھا وہ ایک طرف جھومر لگائے، بالوں کو کھلا چھوڑے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی سیسٹ ناول

جبکہ علیزے سرخ اور مہرون رنگ کے کمرہ منیشن کی ہیوی میکسی پہنے، ڈارک لپسٹک لگائے بالوں کہ جوڑا بنا کر دوپٹہ سر پر سیٹ کیے، کھڑی ناک میں نتھ پہنے، پیشانی پر ٹیکا لگائے، ہاتھوں پر مہندی لگا کر بہت سارے کنگن پہنے بے تحاشا پیاری لگ رہی تھی۔

عینا اور سہانا نے اس کی بہت تعریف کی تھی، وہ لگ ہی اتنی پیاری لگ رہی تھی۔  
پھر انہوں نے زریاب کو کال کی تو بیس منٹ بعد وہ بھی پہنچ گیا۔

جب گارڈ نے پیغام دیا کہ وہ نیچے آچکا ہے تو انہوں نے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔  
زریاب نے خود ان کے لیے گاڑی کے گیٹ کھولے، سہانا اور علیزے پیچھے بیٹھیں جبکہ عینا خود ہی فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی۔

زریاب بھی بلیک اینڈ وائٹ فور پیس میں بالوں کو سیٹ کیے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔  
ان لوگوں نے ڈائریکٹ حال جانا تھا کیونکہ اب وہیں پہنچ چکے تھے، کچھ دیر میں برات بھی آنے ہی والی تھی۔

زریاب نے برائیڈل روم کے گیٹ پر گاڑی روکی تو وہ تینوں اندر بڑھ گئیں پھر وہ گاڑی پارک کرتا خود بھی اندر حال میں آیا۔

عدیلہ بیگم پہلے ہی یہاں موجود تھیں انہیں جب ان کی آمد کا پتہ چلا تو وہ فوراً برائیڈل روم میں آئیں۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں میری بچیاں"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ تینوں کی دیکھتیں محبت سے بولیں تو وہ مسکرائیں۔

"مما آپ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہیں"

سہانا محبت سے ان سے لگتی بولی تو کو مسکرائیں۔

"برات آنے والی ہے کچھ دیر تک میں زریاب کو بھیجوں گی اس کے ساتھ آجانا تم لوگ باہر۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولیں تو انہیں نے جی کہا۔

پھر وہ علیزے کے پاس آئیں اور اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

"اللہ میری بیٹی کو ساری عمر خوش رکھے"

انہوں نے دعادی تو علیزے کی آنکھیں نم ہوئیں۔

مگر وہ آنسو پی گئی وہ ابھی رونا نہیں چاہتی تھی۔

عدیلہ بیگم اسے پیار کر کے چلی گئیں پھر کچھ دیر وہ تینوں اندر ہی رہیں مگر ملازمہ کے بلاوے پر تھوڑی دیر بعد عینا باہر چلی گئی تھی۔

عدیلہ بیگم نے اسے بلوایا تھا کیونکہ مہمان اس سے ملنا چاہتے تھے۔

سب نے بہت تعریف کی تھی اس کی، آج تو وہ پہلے سے بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

تھوڑی دیر بعد برات کا شور اُٹھا تھا، علیزے کی دوستوں اور کزنز نے پھولوں کی پتیوں سے میرزہ رام کا استقبال کیا تھا۔

میرزہ رام آف وائٹ شیروانی پر مہرون قلعہ پہنے ہوئے کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔ ان کے پیچھے میرہادی تھا جس نے بلیک شلوار قمیض پر وائٹ شال کندھوں پر ڈال رکھی تھی۔ وہ بھی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا، اور پھر ان سب کی لاڈلی میرال تو سب سے پیاری لگ رہی تھی۔ اس نے بلیک کلر کا لہنگا پہنا تھا، جس اور گولڈن اور وائٹ موتیوں اور گوٹے کا کام تھا۔ وہ بالوں کی چوٹیا کیے، چہرے پر لٹیں نکال کر بہت پیاری لگ رہی تھی۔ میرزہ ریاب زہرام ملک کو اسٹیج تک لایا تو وہ پوری شان کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوا۔ صائمہ بیگم بھی عدیلہ بیگم کے ہمراہ مہمانوں سے ہی باتیں کرنے لگیں۔ کچھ دیر بعد میرزہ ریاب خود برائیل روم میں گیا، عیناب علیزے کی جھومر ٹھیک کر رہی تھی۔ زریاب نے قریب آکر ہاتھ بڑھایا تو علیزے تھام کر اٹھی۔ "بہت پیاری لگ رہی ہے بھائی کی جان"

زریاب اس کی پیشانی پر پیار کرتا، اسے سینے سے لگا کر بولا۔

علیزے مسکرا دی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

پھر ایک طرف سے عینانے اسے تھاما جبکہ دوسری طرف سے میر زریاب نے، سہانا بھی ان کے ساتھ تھی۔ وہ باہر آئے، علیزے نظریں جھکائے دونوں ہاتھوں سے اپنی میکسی کو تھامے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ میرال بھی جلدی سے اس کے پاس آئی تھی۔

میر زہرام کی نظریں بھی ادھر ہی تھیں جہاں سے اس کی پری اس کی جانب آرہی تھی۔

زریاب اور عینانے اسٹیج کے قریب آکر اسے چھوڑ دیا تو زہرام اٹھ کر اس تک آیا۔

اس نے ہاتھ بڑھایا تو علیزے نے آہستہ سے اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں دے دیا۔

اس نے مسکرا کر علیزے کو آہستہ سے کھینچا تو وہ اوپر آئی۔

زہرام ملک نے اسے بھی ساتھ بٹھایا، عینانے آگے بڑھ کر اس کی میکسی سیٹ کی۔

زریاب اذلان صاحب کے پاس چلا گیا ہادی بھی وہیں موجود تھا۔

جبکہ عدیلہ بیگم اور صائمہ بیگم اسٹیج پر آئیں دونوں کو دعائیں دیں۔

تینوں لڑکیاں بھی ان کے ساتھ بیٹھیں۔

پھر یو نہی کچھ دیر تصویریں بنتی رہیں۔

اس کے بعد کھانا کھایا گیا، پھر رات کے دس بجے رخصتی کا ارادہ کیا گیا۔

میر اذلان، زریاب اور ہادی بھی اسٹیج کی طرف آئے، علیزے اب بہت گھبراہٹ رہی تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام بھی اس کی کپکپاہٹ دیکھ پریشان تھا۔

عدیلہ بیگم نے سفید کڑھائی والی خوبصورت چادر اس کے وجود پر اچھے سے اوڑھادی۔

علیزے جو بہت بہادر بہت مضبوط تھی آج اسے اپنا دل لرزتا محسوس ہو رہا تھا، آنکھوں سے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے۔

سہانا اور عینا نے اسے بہت چپ کرایا مگر وہ اب باقاعدہ طور پر ہچکیوں سے رونے لگی، اس کا ایک ہاتھ میر زہرام کے ہاتھ میں تھا۔

وہ اس کہ ہاتھ سہلا کر اسے پرسکون کرنا چاہ رہا تھا۔

"علیزے میرے بچے کیوں رو رہی ہو خوشی کے موقع پر۔۔۔ تک دور تھوڑی ہو رہی ہم سے میری جان وہ گھر ہمیشہ تمہارا بھی رہے گا"

اذلان ملک اسے خود سے لگاتے بہت محبت سے بولے جبکہ عدیلہ بیگم کی اپنی حالت خراب تھی۔

عینا بھی آنسو بجا رہی تھی جبکہ سہانا بھی بہت غمزدہ تھی۔

بڑی مشکل سے زریاب اور اذلان شاہ نے اسے خاموش کروایا وہ سب سے ملی۔

پھر زریاب نے قرآن کے سائے تلے اسے گاڑی تک پہنچایا۔

میرال اور زہرام نے اسے تھام رکھا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب نے گاڑی کے قریب آکر قرآن ملازمہ کو تھمایا اور خود اسے ایک بات پھر سینے سے لگایا۔

زریاب نے اسے پیار کیا تو علیزے بھی اس کے گرد حصار بناتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"تمہاری امانت تمہارے حوالے کر رہا ہوں میرا زہرام کہنے کی ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی اسے کبھی تکلیف مت دینا"

اسے یوں ہی روتے خود سے الگ کر کے اس کا ہاتھ زہرام کو تھما کر زریاب ملک اس سے مخاطب ہوا تھا۔

عینا عدیلہ بیگم کو سمجھا رہی تھی جو حال میں ہی تھیں۔

جبکہ سہانا، اذلان ملک اور زریاب نے اسے رخصت کیا تھا۔

زہرام ملک نے اس نازک وجود کی اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا، میرال نے اس کی میکسی سمیٹ کر اندر رکھی۔

پھر زہرام ملک کی گاڑی وہاں سے نکلی تو پیچھے آٹھ دس گاڑیاں بھی ساتھ گئی تھیں۔

زریاب آسودگی سے مسکرایا، اس وقت بہت خالی خالی محسوس کے رہا تھا وہ خود کو۔

وہ پیچھے مڑا تو سہانا، چکیوں سے رو رہی تھی، زریاب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"بس بچے اب اور نہیں رونا"

وہ پیار سے بولا پھر اسے تھام کر اندر لایا۔

اندر بھی حالت بہت بری تھی، عدیلہ بیگم کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عینا انہیں پانی پلانے کی کوشش کر رہی تھی، زریاب نے قریب آکر انہیں خود سے لگایا۔

"ماما اس نے جانا ہی تھا آپ بھی خود کو سنبھالنے کے کوشش کریں اب"

وہ سنجیدگی سے بولا تو عدیلہ بیگم نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"زریاب وہ کیسے رہے گی ہم سب کے بنا۔۔۔ میری بچی تو ہمارے علاوہ رہنے کا سوچ ہی نہیں سکتی تھی" وہ روتی ہوئیں بولیں۔

"ماما آپ جانتی ہیں ناں وہاں سب کتنا پیار کرتے ہیں اس سے۔۔۔ وہ بہت خوش رہے گی وہاں آپ پریشان مت ہوں"

زریاب نے انہیں تسلی دی پھر کچھ دیر بعد وہ لوگ بھی مینشن کے لیے نکلے تھے۔  
سہانا بہت اُداس تھی، کیونکہ وہ بہت اکیلی ہو گئی تھی۔

وہ بیٹھی سسکیاں بھر رہی تھی، جبکہ میرزہ رام سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

اب وہ تنگ ہو رہا تھا اس کے رونے سے مگر اس لیے خاموش تھا کہ اس کی حالت کا اندازہ تھا اسے۔

جانتا تھا لڑکی کے لیے یہ سب بہت مشکل ہوتا ہے، مگر وہ مطمئن تھا کیونکہ وہ اس کی ہو چکی تھی۔

"یہ لو پانی پیو"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

جب بہت دیر بعد بھی وہ خاموش نہیں ہوئی تو زہرام نے پانی کی بوتل اس کی جانب بڑھائی۔  
اسے بھی شاید طلب تھی پانی کی اس نے آہستہ سے تھام کر بوتل منہ سے لگائی۔  
چند چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر کر اس نے بوتل بند کر کے گود میں رکھ لی۔  
وہ اب سکیں محسوس کے رہی تھی، مگر پھر جب اسے اپنا گھریا دیا تو اس نے دوبارہ ایک سسکی لی تھی۔  
"اب بس کرو اور کتنا رونا ہے؟"

وہ نرمی سے بولا تھا۔

مگر علیزے خاموش رہی۔

جب اس کی گاڑی اپنے بنگلے کے پورچ میں رکی تو زہرام گاڑی سے باہر آیا۔  
پچھے سب گاڑیاں بھی رکی تھیں۔

آہستہ آہستہ سب مہمان اور گھروالے باہر آئے، جبکہ ملازماؤں نے آکر فوراً علیزے کی جانب کا دروازہ کھولا تھا اور  
اسے سہارا دیا۔

وہ بھی آہستہ سے باہر آئی، جبکہ زہرام اور ہادی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئے تھے۔

پھر صائمہ بیگم اور میرال نے آکر فوراً اسے تھاما تھا۔

اس کی میکسی بہت ہیوی تھی جسے اٹھانا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اندر آئے تو لاؤنج اس قدر خوبصورتی سے سجا تھا کہ علیزے بھی مسکرا دی، ہر طرف گولڈن فیری لائٹس لگی تھیں۔

گلاب کے پھول بجھے تھے، جگہ جگہ دیے جلا کر رکھے گئے تھے۔

علیزے کو لا کر لاؤنج کے خوبصورت صوفے پر بٹھایا گیا۔

یہاں دو تین رسمیں کی گئی جن میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مزید لگ گیا۔

میرال اس کے ساتھ بیٹھی اسے فل کمپنی دے رہی تھی۔

"اچھا میرا آؤ اب علیزے کو اس کے روم میں لے جائیں یہاں تھک گئی ہوگی"

صائمہ بیگم اسے تھکا تھکا محسوس کر کے میرال سے بولیں تو اس نے سر ہلایا۔

پھر وہ دونوں اسے لیے اوپر آئیں اور زہرام کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

کمرے میں کوئی سجاوٹ نہیں تھی، کیونکہ زہرام کو پسند نہیں تھا اپنے کمرے میں پھیلاوا۔

اس نے کہا تھا باقی گھر کو چاہے پھولوں سے بھر دیا جائے اس کا کمرہ ویسا ہی رہنا چاہیے۔

علیزے کو بیڈ کے درمیان ٹھیک سے بٹھا کر وہ پیچھے ہوئیں۔

"بیٹے تم کچھ دیر آرام کرو پھر میں زہرام کو بھیجتی ہوں کمرے میں"

وہ محبت سے بولیں تو اس نے مشکور نظروں سے انہیں دیکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میرال نے آگے بڑھ کر اس کی دونوں گالوں پر پیار کیا تو علیزے مسکرائی۔

"اچھا اب میں چلتی ہوں آپ آرام کریں"

وہ پیار سے کہتی صائمہ بیگم کے ہمراہ کمرے سے نکل گئی۔

علیزے نے ایک نظر کمرے پر دوڑائی پھر تھک کر کمر بیڈ کراؤن سے لگائی۔

دل کر رہا تھا کسی جادو سے اس سب سے آزادی پالے، یہ میکسی اور جیولری اسے سخت الجھن کا شکار کر رہی تھیں۔

کچھ منٹ وہ یونہی بیٹھی رہی، پھر اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب ایک نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی۔

میرزہ رام جب دوستوں وغیرہ سے فراغت پا کر کمرے میں آیا تو اسے سوتے دیکھ وہ تلملا کر رہ گیا۔

اس نے قریب آ کر دیکھا تو علیزے کے چہرے پر اس قدر تھکن تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے نہیں اٹھایا۔

اس نے اس کی حالت دیکھی تو اسے افسوس ہوا کیونکہ وہ اس وقت بہت فارمل ڈریس میں تھی۔

زہرام ملک نے اسے کندھوں سے تھام کر نیچے تکیے پر لٹایا پھر آہستہ آہستہ اس کی جیولری اتاری۔

اس کی نتھ بہت آرام سے اتاری تو اس کا ناک وہاں سے سرخ دیکھ وہ جھک کر وہاں ہونٹ رکھ گیا۔

پھر یونہی پیار کرتے کرتے وہ اسے ساری جویلی سے آزاد کر گیا۔

"سلیپنگ بیوٹی"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

وہ اس کی بند پلکوں کو ہونٹوں سے چھو کر بولا۔

پھر اس نے کبرڈ کھولی جہاں علیزے کے کپڑے بھی موجود تھے اب۔

میر زہرام نے ڈارک بلوشلوار اور کرتی اس کے لیے نکالی۔

پھر وہ اس تک آیا پہلے ایک نے اسے دیکھ مسکرایا۔

پھر اس نے لائٹ آف کی اور نرمی سے اپنا کام کرنے لگا۔

پانچ منٹ بعد جب میر زہرام نے کمرے کی لائٹ جلائی تو علیزے ڈارک بلوڈریس میں دمک رہی تھی۔

زہرام نے اس کی میکسی اور جیولری صوفے پر رکھی پھر اس کا جوڑا کھولا تو سنہری زلفیں کندھوں پر ڈھے گئیں۔

زہرام اس اور نظر ڈالتا و اشروم کی جانب بڑھا پھر فریش ہو کر خود بھی وائٹ شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر بیڈ پر آیا۔

کھینچ کے دونوں پر کمر ٹر لیا اور علیزے کو اپنے قریب تر کرتا آنکھیں موند گیا۔

آج ضرور اسے سکون کی نیند ملنے والی تھی۔

READERS CHOICE

"عینا"

عینا ڈریسنگ روم میں کپڑے سمیٹ رہی تھی جب زریاب نے اسے پکارا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

اس نے کپڑے وہیں رکھے اور باہر آئی۔

زریاب اس وقت بیڈ پر بیٹھا تھا جبکہ گود میں کشن رکھا تھا اور اس پر لیپ ٹاپ رکھے وہ آفیس کا کوئی کام دیکھ رہا تھا۔  
"جی"

اس نے دروازے میں کھڑے رہتے ہوئے ہی پوچھا تھا۔

"ایک کپ کافی بنا دو بہت تھک گیا ہوں"

وہ بغیر اس کی جانب نظریں اٹھا کر دیکھے، لیپ ٹاپ پر تیزی سے ٹائپنگ کرتے بولا تھا۔

عینا نے اثبات میں سر ہلایا اور صوفے سے دوپٹہ لیتی کمرے سے باہر آگئی۔

لاؤنج خالی تھا، کیونکہ اس وقت رات کے پونے بارہ ہو چکے تھے، تو سب سو چکے تھے۔

سارے دن کی تھکاوٹ تھی جس نے عینا کے وجود کو تھکن سے چور کر رکھا تھا۔

دل کر رہا تھا بس روم میں جائے اور کمبل میں چھپ کر سو جائے۔

مگر فلحال وہ کچن میں آئی جلدی سے فریج سے دودھ نکالا پھر اسے گرم کیا اور اس میں کافی اور شکر مکس کی۔

وہ اوپر آئی تو بہت تھکی ہوئی تھی، زریاب کی جانب کپ بڑھایا تو اس نے خاموشی سے تھام لیا اور سائڈ پر رکھ دیا۔

عینا کچھ دیر کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی۔

"جب تک کام ختم ہو گا آپ کا؟"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تو زریاب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بس ہونے ہی والا ہے"

وہ کہتا دوبارہ کام کرنے لگا تھا۔

"میں۔۔ سو جاؤں؟"

اس نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔

"نہیں۔۔ آج تم نہیں سوگی، پچھلے چار دنوں سے تم اپنی مرضی سے سو رہی ہو، آج میری مرضی سے سو جانا"

وہ عام سے لہجے میں بولا تو عینا نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔

"زریاب میں بہت تھک چکی ہوں پلیز آج سونے دیں ناں۔۔۔ ویسے بھی تین چار دنوں سے میں کون سا جلدی سوئی ہوں"

اس نے زریاب کو سمجھایا تھا۔

تبھی زریاب نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھ کر پاس رکھے صوفے پر رکھا، پھر اس نے خاموشی سے بیٹھ کر کافی پی۔

سب کچھ کر لینے کے بعد وہ سکون سے اس کے قریب آیا۔

"میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں اور تم بہت اچھے سے جانتی ہو میری تھکن کہاں اور کیسے اُترتی ہے"

وہ معنی خیزی سے بولا تو عینا نے نظریں جھکا لیں۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مجھے تنگ کر کے کیا ملتا ہے آپ کو؟"

وہ روہانسی ہوتی بولی۔

"محترمہ تمہیں کب تنگ کیا میں نے؟"

وہ فریش موڈ میں بولا تھا۔

"آپ ابھی بھی تنگ ہی کر رہے ہیں زریاب"

عینا نے جیسے اسے احساس دلانا چاہا تھا۔

"جی نہیں، میں تنگ نہیں کر رہا یہ الگ بات ہے تم تنگ ہو رہی ہو، میں صرف تمہیں پیار کرنا چاہتا ہوں اور اسی کی

اجازت مانگ رہا ہوں"

وہ محبت سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولا تو عینا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"کر لیں اپنی منمائیاں۔۔۔ لیکن مجھ سے بات نہیں کیجئے گا صبح"

اس نے دھمکی دی تھی، جانتی تھی وہ اسے روک نہیں سکتی اس لیے پہلے ہی دھمکی دینا مناسب سمجھا۔

"آج کیوں کر رہی ہو اتنی ضد وجہ جان سکتا ہوں"

زریاب اس کا سر سینے سے لگا کر بولا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ"

READERS CHOICE

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ بچوں والے انداز میں بولی تو زریاب مسکرا دیا۔

"پھر کسے پتہ ہے؟"

وہ شرارت سے بولا۔

"میں بہت تھک چکی ہوں مجھے سونا ہے ابھی"

اس نے بے بسی سے کہا تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"کوئی بہانے نہیں چلیں گے۔۔"

زریاب نے کہتے ساتھ اسے بانہوں میں بھرا تھا اور بیڈ کے درمیان میں لٹا دیا۔

عینا نے خفگی سے اسے دیکھا مگر زریاب نے سنجیدگی سے شرٹ اتار کر ایک طرف پھینکی اور روم لائٹس آف کیں۔

پھر وہ اس پر اپنی شید تیں نچھاور کرنے لگا تھا، عینا ساری رات آنسو بہاتی رہی تھی۔

صبح کے ساڑھے چار زریاب ملک کو اس نازک گڑیا پر رحم آیا تو وہ اس سے الگ ہوا۔

دونوں اور اچھے سے کمبل لے کر وہ لیٹ گیا تو عینا بھی ناراض ناراض ائی نیند میں چلی گئی تھی۔

صبح جب علیزے کی آنکھ کھلی تو اسے شدید حیرت ہوئی تھی کہ وہ اس وقت میرزہ رام کے کمرے میں تھی۔

رات انجانے میں وہ سے چکی تھی اور شاید زہرام نے اسے نہیں جگایا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

اس نے اٹھ کر دوسری جانب دیکھا تو وہ کمبل کو صرف ٹانگوں میں لپیٹے، ٹیڑھا میڑھا سا سویا تھا۔  
پیشانی پر سارے بال بکھرے تھے، اور خوبصورت آنکھیں بند تھیں جبکہ پلکوں کی جھالراں پر جھکی تھی۔  
علیزے پہلی دفعہ اس کے اتنا قریب لیٹی تھی یہ سوچ کر ہی وہ پلکیں جھکا گئی۔

شرمندگی بھی تھی کہ رات کم از کم اسے سونا نہیں چاہیے تھا۔  
اس نے اپنا لباس دیکھا جو حیرت کا دوسرا جھٹکا اسے لگا، وہ تو رات میں اسی میکسی میں ہی سو گئی تھی۔

اب اسے یہ ڈریس کس نے پہنایا؟

کیا میرزا ہرام نے اس کا ڈریس چننا کیا تھا؟

علیزے شرم سے سرخ ہوئی اور بیڈ سے اٹھی۔

وہ کمر ڈٹک آئی اسے کھول کر وہاں سے ایک پیرٹ کلر کا ہلکے کام والا شارٹ فراک لیا اور ساتھ پنک دوپٹا لے کر وہ  
واشر روم کی جانب بڑھ گئی۔

بیس منٹ بعد وہ اچھے سے فریش ہو کر باہر آئی تو زہرام ابھی بھی سو رہا تھا۔

علیزے نے میک آپ نکالا اس نے ہلکے سامیک آپ کیا۔

پھر لائٹ سی جیولری پہن کر اس نے روز گولڈ فلیٹ شوز پہن کر بالوں کو کرل کیا۔

اب وہ بہت پیاری لگ رہی تھی یہ وہ خود بھی جانتی تھی، علیزے نے مسکرا کر خود کو دیکھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

پھر نظریں پھیر کر بیڈ کی جانب دیکھا۔

"حد ہے اتنا تو لڑکیاں بھی نہیں سوتیں جتنا یہ سو رہے ہیں"

وہ حیرت و بے زاری سے بولی تھی۔

پھر اس نے زہرام کی جگانے کا سوچا، پہلے اس کے لیے براؤن شلوار قمیض نکال کر رکھا پھر اس کی جانب آئی۔

"زہرام۔۔۔ زہرام اب اٹھ بھی جائیں"

وہ اس کے قریب کھڑی ہوتی بولی۔

کافی محنت کے بعد زہرام نے ایک آنکھ کھول کر اُسے دیکھا تھا۔

پھر دونوں آنکھیں کھولتا وہ اٹھ بیٹھا۔

"حد ہے کتنا سوتے ہیں آپ۔۔۔"

وہ ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ دونوں تو بہت مدت سے ساتھ رہ رہے ہوں۔

زہرام جو شرم و حیا اور رونادھونا ایکسپیکٹ کر رہا تھا اسے ہشاش بشاش دیکھ کر حیران ہوا۔

پھر اس نے غور سے اس کی جانب دیکھا جو بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

اس کی نظروں کی تپش پر وہ گھبرا کے نظریں جھکا گئی تو زہرام مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میری زندگی کی حسین ترین صبح ہے آج۔۔۔ کیونکہ تم میرے پاس میرے روم میں موجود ہو"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میر زہرام اس کے قریب آتا اس کی پیشانی پر لب رکھ کر بولا تو علیزے بھی مسکرائی۔

"اب آپ چیخ کر لیں پھر ہم نیچے چلیں"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

میر زہرام نے اثبات میں سر ہلایا اور کپڑے لیتا واشروم چلا گیا۔

علیزے کو خوشی ہوئی کہ زہرام نے اسے رات سو جانے کا طعنہ نہیں دیا تھا۔

پندرہ منٹ بعد وہ صرف براؤن شلوار پر سفید بنیان میں واشروم سے باہر آیا۔

کندھوں اور بالوں پر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، علیزے جو صوفے پر بیٹھی اسے ہنسوتی رہی تھی اسے دیکھ کر اٹھی۔

"حد ہے۔۔۔"

وہ الجھن سے کہتی ٹاول لے کر اس کے پاس آئی اور خود ہی اس کے بال وغیرہ صاف کرنے لگی۔

زہرام جانتا تھا اس کی بیوی کو زیادہ شرمناک جھجکنا نہیں آتا، وہ مسکرا دیا۔

"بچے ہیں آپ بھی زہرام ویسے تو بڑے بنے پھرتے ہیں اور حرکتیں یہ ہیں آپ کی، بغیر جسم سکھائے ہی باہر آ گئے"

وہ بے تکلفی سے اسے سناتی جا رہی تھی۔

"تو تم کس لیے ہو میڈم۔۔۔ مجھے سمجھانا ہی تو تمہارا کام ہے تو تمہیں بغیر نکھروں کے اپنا کام کرنا چاہیے"



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام نے اس کے گلے سے دو پٹا اتار کر بیڈ پر پھینکتے کہا جو بار بار پھسلتا اسے اریٹ کر رہا تھا۔  
علیزے اس کی حرکت پر بوکھلا کر رہ گئی۔

زہرام اب ستائشی نظروں سے اس کے وجود کی خوبصورتی دیکھ رہا تھا، جبکہ وہ اس کی نظروں کی تپش سے گھبرا رہی تھی۔

علیزے نے اس کے بال ڈرائے کیے اور ابھی وہ پیچھے مڑتی جب زہرام نے کھینچ کر اسے خود سے لگایا۔  
علیزے نظریں بے ساختہ جھکا گئی تھی، ہاں اس کی ہانیٹ اچھی تھی مگر وہ زہرام کی گردن تک ہی آتی تھی۔  
"چلو مجھے مارنگ کس دو اب"

زہرام ملک بے باک لہجے میں بولا تھا۔

"جی نہیں فلحال ہم نیچے جارہے ہیں کیونکہ الریڈی آپ مسٹر بہت لیٹ اٹھے ہیں"  
اس نے بات بد لنی چاہی تھی مگر زہرام اب ہر معاملے میں بھی اس کی نہیں سننے والا تھا۔  
وہ خود اچانک ہی اس کی دونوں کلائیوں کو جکڑتا اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

علیزے نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں، آج پہلی دفعہ وہ اس کے ہونٹوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی۔

زہرام بہت شدت پسندی سے اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے جنون کا نشانہ بنا رہا تھا۔۔۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے کی سانسیں مدھم ہوئیں، مگر میرزہ رام کی تشنگی نہیں مٹ رہی تھی۔

علیزے نے بازو چھڑانے چاہے مگر ایک بہت سخت گرفت میں تھے، تکلیف اور سانس نالینے کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

زہرام کو اپنی بیرڈ میں نمی محسوس ہوئی تو وہ سمجھتا فوراً سے پیچھے ہوا تھا۔

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com/>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

مگر تب تک علیزے کی سانسیں اُکھڑ چکی تھیں۔

وہ اس کے کندھوں کو زور سے تھامتی گہری سانسیں لینے لگی تو زہرام نے دونوں ہاتھوں سے اس کی کمر سہلائی۔  
"ریلیکس یا سانس لو۔۔۔"

وہ فکر مندی سے بولا، اسے اب اپنی شدت کا احساس ہوا تھا۔

"بہت برے ہو تم زہرام۔۔۔ مجھ سے بات مت کر ناب"

وہ سانس ٹھیک ہوتے ہی نرم آوازیں بولی تھی۔

جبکہ دوزوردار کے اس کیا سینے پر بھی مارے گئے تھے۔

"علیزے۔۔۔" READERS CHOICE

اس کے تم کہنے پر پیل میں وہ بھڑکا تھا، اس نے علیزے کی آنکھیں دکھاتے، اس کے نام پر زور دے کر تنبیہ کی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کیا علیزے ہاں؟ کوئی ایسے بھی کرتا ہے اپنی بیوی کے ساتھ، اس قدر سختی جیسے میں تو کہیں جا رہی ہوں آج کے بعد تمہیں موقع ہی نہیں ملنا"

وہ خفگی سے بولی تھی، اس نے آج بھی نوٹ نہیں کیا کہ وہ اسے کس طرح مخاطب کر رہی ہے۔  
بچپن سے تم کہتی آرہی تھی تو اب مشکل تھا آپ کہنا، نکاح کے بعد زہرام نے بہت دفعہ اسے پیار سے تو کبھی غصے سے سمجھایا تھا کہ وہ اب تم نہیں کہے گی۔  
مگر علیزے کی عادت تھی تو وہ بھی کیا کرتی۔

"یہ کیا تم تم لگا رکھا ہے تم نے؟ میں شوہر ہوں تمہارا جو مرضی کروں تم مجھے روک نہیں سکتی۔ کوئی اتنا ناراض ہونے کی بات نہیں ہے تھوڑا سا پیار ہی کیا ہے بس۔ خیر آج تو ان سانسوں کو آزادی بخش دی ہے مگر آئندہ اگر تم نے میرا ساتھ دینے کی بجائے مزاحمت کی تو پھر دیکھنا"

زہرام بھی غصے سے بولا تھا، علیزے نے ناراضگی سے اسے دیکھا جو بجائے اپنی غلطی ماننے کے اسے ہنسنا ہاتھ۔  
"بات مت کرو مجھ سے"

وہ اس دفعہ جان بوجھ کر بولی تھی۔

زہرام نے غصے سے اس کی کلائی جکڑی اور پورے زور سے اسے دبا لیا۔

"کیا بولا ہے زہرہ پھر سے کہنا؟"

وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا بولا جو اس کی سختی پر تڑپ رہی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ کچھ نہیں بولی خاموش رہی، جبکہ آنکھوں میں آنسو بھر چکے تھے۔

"عورت ہو یہ یاد رکھا کرو۔۔۔ جتنی بھی طاقت ور کہہ لو خود کو تم میرا مقابلہ نہیں کے سکتی علیزے۔ تو بلا وجہ زبان درازی مت کی کرو جو مجھے غصہ دلائے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تھا، پھر اس نے علیزے کی آنکھوں میں دیکھا جو سرخ ہو رہی تھیں۔

وہ پہلی صبح ہی اسے رلانا نہیں چاہتا تھا اسی لیے فوراً اس کا بازو چھوڑتا تیزی سے قمیض پہنتا، پرفیوم لگا کر ہاتھوں سے ہی بال بناتا کمرے سے نکلتا تھا۔

علیزے کا دل تو کیا کمبل میں چھپ کر رو دے مگر پھر سب کا خیال کرتی وہ بھی آنکھیں صاف کرتی تیزی سے اس کے پیچھے بڑھی تھی۔

عینا کی صبح نیند کھلی تو زریاب پہلے ہی اٹھ چکا تھا، وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم سپرے کر رہا تھا۔ وہ سفید کلف لگے شلوار قمیض میں بہت خوب رو لگ رہا تھا مگر عینا اس سے سخت ناراض تھی اس لیے نظریں پھیر گئی۔ زریاب نے اسے دیکھ لیا تھا، وہ پرفیوم رکھتا اس تک آیا جو کمبل میں خود کو کندھوں تک چھپائے ہوئے تھی۔

"گڈ مارنگ میری جان"

وہ دونوں بازو اس کے گرد رکھتا جھکا اور اس کی پیشانی پر زبردستی پیار کر کے بولا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس کا چہرہ عینا سے بالکل تھوڑے سے فاصلے پر تھا۔

عینا نے خفگی سے چہرہ دوسری طرف پھیر رکھا تھا، وہ اسے بتانا چاہتی تھی وہ ناراض ہے۔

"آہ میری جان ناراض ہے مجھے تو لگاتار جو اتنا پیار کیا ہے خوش ہو گئی ہوگی"

وہ محبت سے اس کے چہرے کو دیکھتا بولا جو اس نے سجا رکھا تھا۔

وہ پھر بھی خاموش ہی رہی کچھ نہیں بولی۔

"عینا یار پلیز کیوں اتنا ریکٹ کر رہی ہو۔۔۔ ادھر دیکھو تو صحیح میری طرف"

زریاب بے بسی سے بولا تھا کیونکہ وہ کوئی رسپانس ہی نہیں کر رہی تھی۔

"عینا"

اس نے اب کی بار وارننگ دی تو عینا نے آنسوؤں بھری نظریں اس کی جانب پھیریں۔

"ابھی بھی کچھ رہ گیا ہے میرا زریاب؟"

وہ نم لہجے میں بولی۔

"زریاب صدقے جائے اپنی جان کے، میری جان اتنی ناراض کیوں ہو گئی ہے"

وہ اب اس کے پاس بیٹھ چکا تھا۔

اس کے لہجے میں اس قدر محبت اور پیار تھا کہ عینا کی ناراضگی ختم ہوئی تھی مگر وہ ختم نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"میں ہمیشہ آپ کی ہر بات مانتی ہوں کل آپ ماں لیتے تو کیا چلا جانا تھا؟"

وہ بہت غمزہ تھی شاید۔

"میں نے تمہیں کوئی حل چلانے کو نہیں کہا تھا جاناں صرف پیار کرنا چاہا تھا اور کیا بھی بس اور کچھ نہیں"

وہ سنجیدگی سے بولا۔

"آپ کو ذرا سا بھی احساس نہیں میرا"

وہ ناراضگی سے بولی۔

"تمہارا ہی تو احساس ہے یار"

وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا۔

"نہیں ہے کوئی احساس"

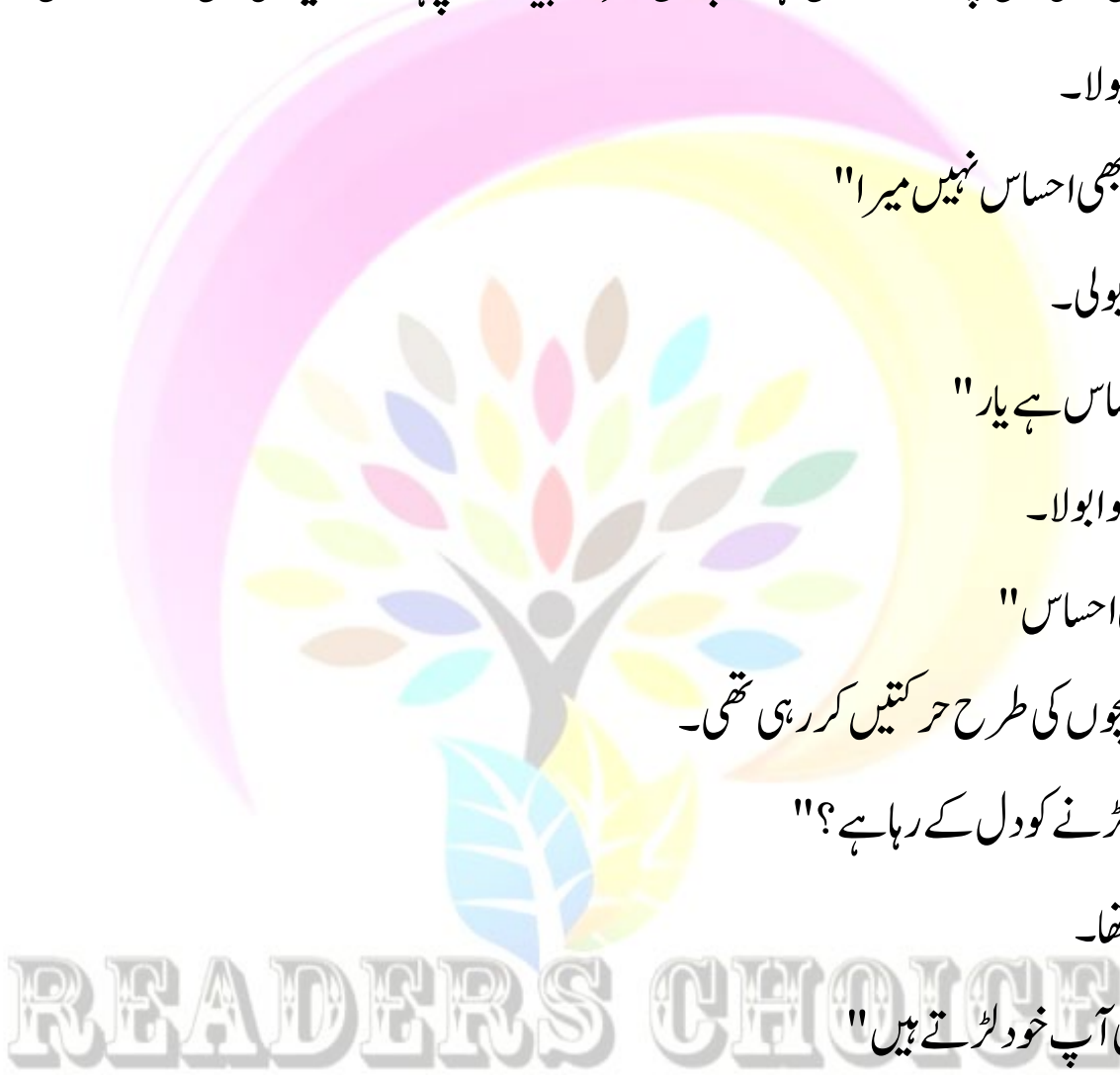
جانے کیوں وہ بچوں کی طرح حرکتیں کر رہی تھی۔

"میری جان کا لڑنے کو دل کے رہا ہے؟"

وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"میں نہیں لڑتی آپ خود لڑتے ہیں"

وہ بات ختم نہیں کرنا چاہ رہی تھی، جبکہ لہجہ بھگا تھا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کیوں اتنی روند و بن رہی ہو؟ طبیعت ٹھیک ہے؟"

وہ اس کی جانب دکھتا فکر مندی سے بولا تو اس نے منہ بنایا۔

"پتہ نہیں"

وہ غصے سے بولی تھی۔

"اچھا ہری اپ اٹھو اب نیچے ناشتہ ریڈی ہے عزیزے کے گھر لے جانا ہے ہمیں"

وہ سنجیدگی سے بولا جبکہ جھک کر اس کے سرخ رخسار پر پیار بھی کر گیا۔

عینا نے منہ ابھی بھی پھلار کھا تھا۔

"اٹھ رہی ہو یا۔۔۔"

زریاب نے وارنگ دی اور آخر میں معنی خیزی سے بات ادھورے چھوڑی تھی۔

"اٹھ رہی ہو یا۔۔"

وہ غصے اور بے بسی سے اس کی نقل اتارتی شاید اپنا غصہ نکالنا چاہتی تھی، زریاب نے مسکراہٹ دبائی۔

عینا نے غصے سے اسے دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"ہنس لیں کھل کر ہنس لیں مجھ پر میں بھلا روک سکتی ہوں آپ کو"

وہ غصے سے بولی تو زریاب نے قہقہہ لگاتے اسے بانہوں میں بھرا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ایک دفعہ پھر جھک کر اس کی تھوڑی پر پیار کیا۔

"چلو شباش جلدی سے تیار ہو کر آؤ"

وہ پیار سے کہتا اسے چھوڑ گیا۔

عینا بھی کپڑے لیتی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

وہ تینوں ناشتہ لے کر پہنچ چکے تھے۔

ملازم ناشتہ کا سامنا اندر لے گئے تو وہ بھی ان کے پیچھے ہی لاؤنج میں داخل ہوئے۔

ان کی نظریں ہیوں کی طرف گئی تو سامنے ہی میرزہ رام نیچے آ رہا تھا، اس سے دو تین سٹیپ پیچھے علیزے بھی نیچے ہی آ رہی تھی۔

وہ دونوں بہت بھرپور اور پرکشش لگ رہے تھے۔

ڈاننگ پر میرہادی، میرال اور صائمہ بیگم موجود تھے انہیں دیکھ کر وہ اٹھے۔

"اسلام و علیکم"

زہرام آکر زریاب کے سینے سے لگ کر بولا تو زریاب نے سلام کا جواب دیا۔

پھر زہرام ملک نے عینا اور سہانا کے سر پر ہاتھ رکھے، اس کے بعد علیزے تیزی سے نیچے آئی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ سب سے پہلے آکر زریاب کے سینے سے لگی تو زریاب نے اس کے سر پر پیار کیا، اس کے بعد وہ ان دونوں سے ملی تھی۔

صائمہ بیگم نے ان تینوں کو بیٹھنے کا کہا تو وہ بھی خاموشی سے ٹیبل کے گرد بیٹھ گئے۔

میرال اب ان تینوں سے باتیں کر رہی تھی، البتہ لڑکے آپس میں لگے تھے۔

یہاں کوئی تھا جسے میرہادی کی نظروں نے تنگ کر رکھا تھا۔

وہ بہت ڈسٹرب ہو رہی تھی اس کی نظروں سے، سب کے سامنے اس کا یوں دیکھنا سہانا کو خوفزدہ کر رہا تھا۔

"بیٹا تناسب لانے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔۔ پہلے ہی بہت کچھ بنوا چکی تھی میں۔ آپ لوگوں نے یو نہی تکلف کیا"

صائمہ بیگم عینا سے مخاطب ہوئیں تو وہ مسکرائی۔

"آئی یہ رسم ہے کہ لڑکی کے گھر والے ہی پہلے روز ناشتہ لاتے ہیں اور ویسے بھی اس میں تکلف کی کوئی بات نہیں" وہ احترام سے بولی تو صائمہ بیگم نے سر ہلایا۔

"سہانا بیٹے اب آپ کا آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے، پڑھائی کرتی ہوگی پہلے تو اب دوبارہ سے جوائن کر لو"

انہیں نے سہانا کو مخاطب کیا تھا جو کنفیوز سی بیٹھی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جی آنٹی دراصل میں پڑھائی نہیں کرتی تھی یونیورسٹی میں جاب کرتی ہوں لیکچرر کی اور انشاء اللہ جلد ہی دوبارہ جوائن کر لوں گی بس پہلے عینا اور اب علیزے کی شادی کی مصروفیات تھیں اس لیے اتنے دن سے بریک پر ہوں" اس نے رسان سے کہا۔

"کون سی یونیورسٹی میں جاب کرتی ہو آپ؟"

زہرام نے سوال کیا تو اس نے نظریں جھکائے اپنی یونی کا نام بتایا تھا۔

"اوہ میر بھی یہیں پڑھتا ہے"

نام سن کر زہرام بولا تو اس نے شانے اچکا دیئے جیسے اسے معلوم ہی نہ ہو۔

"ہمم اور میں ان سے کہیں دفعہ مل بھی چکا ہوں"

میرہادی مسکراہٹ دبا کر بولا تھا، جبکہ گہری نظروں سے اسے دیکھا جو شرمندہ سی تھی۔

"کیا؟؟؟ سہانا نے تو مجھے کبھی نہیں بتایا کہ وہ جانتی ہے تمہیں"

سب سے پہلے علیزے حیرت سے بولی تو سہانا سخت شرمندہ ہوئی۔

"وہ۔۔ وہ دراصل مجھے نہیں پتہ تھا یہ آپ کے کچھ لگتے ہیں"

وہ گھبرا کر بولی۔  
READERS CHOICE

"اچھا اب سب بچی کے پیچھے مت پڑ جاؤ سکون سے ناشتہ کرنے دو اسے اور خود بھی کرو"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

صائمہ بیگم اس کی گھبراہٹ نوٹ کر کے بولیں تو سب خاموش ہو گئے۔

"آفیس جارہے ہو؟"

زہرام نے زریاب کی مخاطب کیا۔

"ہمم بس شادی کے دنوں دو تین دن مس کیے ہیں اب آج سے جاؤں گا"

زریاب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

ناشتے کے بعد سب صوفوں پر آ بیٹھے، باتیں جاری رہیں۔

"خوش ہو؟"

عینا جو علیزے کے پاس بیٹھی تھی اس کا ہاتھ تھام کے سنجیدگی سے بولی۔

باقی سب ایک دوسرے میں مصروف تھے، سہانا کو میرال اُوپر لے گئی تھی۔

"ہمم خوش ہوں بس تم سب کو بہت یاد کیا میں نے اور۔۔۔"

وہ روانگی میں کچھ بولنے والی تھی جب اچانک اس کی زبان کو بریک لگی۔

"کیا اور؟ بولو بھی خاموش کیوں ہو گئی"

عینا نے سنجیدگی سے کہا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

"صبح زہرام سے بحث ہو گئی میری کسی بات پر تو بہت اپ سیٹ ہوں میں۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے غمزہ ہو کر کہا تک عینا نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

"کیوں ہوئی بحث؟ اور شادی کی پہلی صبح کوں میاں بیوی بحث کرتے ہیں علیزے تمہیں دھیان کرنا چاہیے تھا،

لڑکیوں کو بحث نہیں کرنی چاہیے اپنے شوہر سے"

عینا کی بات پر اس نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"تم لے لو ان کی سائڈ۔۔۔ وجہ تھی تبھی بحث ہوئی ناں میں پاگل نہیں تھی کہ بلا وجہ بحث شروع کر دیتی"

علیزے ناراض ہوتی بولی تو عینا نے افسوس سے اسے گھورا۔

"اچھا چلو اب نکھرے نہیں کرو اور وجہ بتاؤ کیوں بحث ہوئی؟"

عینا سنجیدگی سے بولی تو علیزے کی شرم محسوس ہوئی، اسے کیسے بتاتی کی وہ زہرام کی شدتوں پر ناراض ہوئی تھی۔

"تم چھوڑو ناں میں نہیں بتا سکتی وجہ تھوڑی عجیب سی بات تھی"

علیزے نے ٹال دیا تو عینا بھی خاموش ہو گئی۔

"لیکن آئینہ خیال کرنا، جو بھی ہو آرام سے بات کی کرو۔ وہ مرد ہیں غصہ کے سکتے ہیں ہم عورتیں کریں تو مناسب

نہیں لگتا"

عینا اسے بالکل کسی بڑی بہن کی طرح سمجھا رہی تھی اور وہ خاموش سی سن رہی تھی۔

"عینا اٹھو اب چلیں مجھے آفیس جانا ہے"

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ابھی وہ مزید کچھ کہتیں جب زریاب نے اسے پکارا تھا۔  
عینا اٹھ کھڑی ہوئی تب تک سہانا بھی آگئی تو وہ تینوں سب سے مل کر باہر چلے گئے۔

"تائی امی میں آفیس جارہا ہوں، کوشش کروں گا جلدی آجاؤں"

زہرام جو س کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر کہتا اٹھا تھا، علیزے نے دکھ سے اسے دیکھا، اس کی آنکھیں بھگ گئیں مگر وہ چھپا گئی۔

بات کوئی اتنی بڑی بھی نہیں تھی جتنا وہ اسے نظر انداز کر رہا تھا۔

"نہیں زہرام آج تم علیزے کو وقت دو بیٹا پہلا دن ہے اس کا ادھر، تمہیں ساتھ رہنا چاہئے"

صائمہ بیگم نے اسے سمجھایا تو زہرام نے ایک نظر اس شمن جاں پر ڈالی مگر پھر پھیر گیا۔

"تائی امی اس نے اب کدھر جانا ہے، اس نے تو اب ہمیشہ ہی ادھر رہنا ہے یوں میں کب تک اس کے لیے گھر بیٹھا

رہوں، اور ویسے بھی آفیس جانا ضروری ہے اس وقت"

وہ تلخ لہجے میں کہتا اوپر کی جانب بڑھ گیا پیچھے سب حیرت سے دنگ بیٹھے سیڑھیوں کو دیکھ رہے تھے، جہاں سے ابھی ابھی وہ گیا تھا۔

"اسے کیا ہوا، اتنا عجیب کیوں ریکٹ کر رہا ہے؟ کوئی بات ہوئی ہے تم دونوں میں؟"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

صائمہ بیگم پریشانی سے اسے دیکھتی بولیں تو اس نے نفی میں سر ہلایا اور سر جھکا گئی۔

"حد ہے بھائی بھی ناں کام کام اور بس کام"

ہادی چڑ کر بولا، میرال کو بھی یہ بات پسند نہیں آئی تھی زہرام کی۔

"میں بھائی سے بات کرتی ہوں"

میرال کہہ کر اٹھی اور تیزی سے اوپر چلی گئی۔

علیزے کو سخت تذلیل محسوس ہو رہی تھی۔

میرال دستک دے کر اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو میر زہرام بیڈ کے سامنے کھڑا کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔

میرال اس کے قریب جا کر کھڑی ہوئی تو زہرام نے مسکرا کر اسے خود سے لگا لیا۔

آج صبح وہ غصے کی وجہ سے اسے پیار کرنا بھول گیا تھا، تو زہرام کو لگا میرال اسی لیے آئی ہے یہاں۔

اس نے چند ضروری باتیں کر کے کال کٹ کی۔

"کیا ہوا میرے بچے کو؟"

وہ اس کی پیشانی پر پیار کر کے بیڈ پر بیٹھا تو وہ بھی اس کے قریب بیٹھ گئی۔

"آپ آفیس کیوں جارہے ہیں آج؟ نہیں جائیں ناں پلیز"

وہ ناراضگی سے بولی تو میر نے گھور کر اسے دیکھا۔



# بھینگی آنکھیں تیری دی سیٹ ناولز

"نہ جانے کی وجہ؟"

اس نے سوال کیا۔

"کیونکہ آپ آج علیزے آپنی کوٹائم دیں گے وہ بہت اپ سیٹ ہیں آپ کی وجہ سے"

اس نے سمجھداری سے کہ تو زہرام نے پھر سے اس کے بالوں پر پیار کیا تھا۔

یہ چھوٹی سی گڑیا جان تھی اس کی۔

"تمہیں ان چیزوں میں آنے کی ضرورت نہیں میں دیکھ لوں گا کہ کیا کرنا ہے تمہاری آپنی کے ساتھ۔۔۔ تم اب بس

پڑھائی پر دھیان دو، اور ہاں میں نے ٹیوٹر کارینج کروادیا ہے آج شام سے وہ آئے گا تمہیں پڑھانے"

زہرام نے اس کا دھیان پڑھائی کی طرف دلایا تھا، کیونکہ وہ اس معاملے میں کوتاہی برداشت کرنے کا ہرگز قائل نہیں تھا۔

"ہمم۔۔۔ بٹ آپ کو نہیں جانا چاہیے آج"

اس نے پھر سے کہا مگر زہرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ اٹھ کر باہر چلی گئی تو زہرام نے اٹھ کر خود اپنے کپڑے لیے اور دوبارہ چینج کر کے بال سیٹ کرتا اپنا سیل اٹھا کر کمرے سے نکلا۔

وہ لاؤنج سے تیزی سے گزرتا باہر چلا گیا، کچھ دیر بعد اس کی گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی تھی پھر وہ چلا گیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے کی آنکھیں بہت تیزی سے نم ہوئیں، میرا اس کے پاس بیٹھی ہی تھی کہ علیزے اٹھتی تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔

اب مزید ضبط نہیں کر سکتی تھی وہ، کمرے میں آکر اس نے زور کے دروازہ بند کیا۔  
وہ بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی، اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی بات بڑھ رہی تھی اور بہت زیادہ بڑھ رہی تھی۔

"عینا کیا ہو گیا ہے بیٹا، طبیعت ڈھیلی ڈھیلی محسوس ہو رہی ہے تمہاری"  
عدیلہ بیگم اس سے مخاطب ہوئیں جو لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی، سہانا قریب بیٹھی سیل یوز کر رہی تھی۔  
ان کی آواز پر وہ بھی متوجہ ہوئی۔  
"کچھ نہیں ماما بس چکر آرہے ہیں صبح سے"  
اس نے کہا تو وہ پریشان ہوئیں۔

"کیوں میری جان؟ خیال رکھا کرو نا اپنا۔ کچھ کھایا بھی نہیں تم نے شادی کے دنوں۔"  
انہوں نے خفگی و محبت سے کہا تو اس نے مسکرا کے انہیں دیکھا۔

"آپ زیادہ پریشان ہو رہی ہیں ماما۔۔۔ اتنی بھی طبیعت نہیں خراب میری"  
اس کے کہنے پر انہوں نے گھور کے اسے دیکھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"یہی حرکتیں ہیں تم لڑکیوں کہ جب تک کمزوری سے بے ہوش ناں ہو جاؤ تب تک تم لوگوں کو اب ٹھیک ہی لگتا ہے۔ آنے دوزریاب کو اسے بتاتی ہوں میں کہ کس قدر لا پرواہ ہو رہی ہو تم اپنے آپ سے" وہ فکر مندی سے بولیں اور آخر میں اسے ڈرایا۔

"پلیز ماما نہیں کیجئے گا ایسا۔۔ آپ کو پتہ ہے ناں زریاب کا وہ کتنے پریشان ہی جاتے ہیں اور پھر مجھے ڈانٹتے بھی ہیں" عینا ڈر کر بولی تو انہوں نے اسے دیکھا۔

"تو اور کیا کروں پھر میری تو تم سنتی نہیں۔۔ تم اسی کی ہی سنو گی"

وہ بولیں، ابھی عینا کچھ کہتی کہ تبھی لاؤنج میں زریاب داخل ہوا، اس نے مسکراہٹ عینا کی طرف اچھالی اور آکر سیدھا اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ابھی تمہارا ہی ذکر ہو رہا تھا"

عدیلہ بیگم کی بات پر زریاب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو عینا نے فوراً آنکھیں میں ہی انہیں خاموش رہنے کی التجا کی تھی۔

"بیوی کی حالت کا اندازہ بھی ہے تمہیں؟ ناں کچھ کھاتی ہے نہ پیتی۔۔ یوں کیسے چلے گا بھلا۔ اب صبح سے طبیعت خراب ہے اس کی لیکن بتایا تک نہیں کسی کو"

وہ شاید زیادہ ہی پریشان تھیں اس لیے اس کے اشاروں کو نظر انداز کرتیں زریاب سے مخاطب ہوئیں۔  
زریاب میں جھٹکے سے عینا کو دیکھا تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

آنکھوں میں ٹینشن تھی، پریشانی تھی، فکر مندی تھی۔

عینا نے نظریں جھکا لیں۔

"کیا ہوا ہے اسے؟"

وہ سنجیدگی سے عدیلہ بیگم سے مخاطب تھا۔

"چکرار ہی ہے ساتھ کمزروی بھی ہو رہی ہے اسے"

انہوں نے اس کی حالت بتائی تو زریاب نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"عینا روم میں آؤ فوراً"

وہ از حد سختی سے کہتا اوپر کی جانب بڑھتا تھا۔

عینا نے بے بسی سے عدیلہ بیگم کو دیکھا۔

"اب وہ غصہ کریں گے مجھ پر... مجھے نہیں جاناروم میں"

وہ نرم آواز میں بولی۔

"نہیں کچھ کہے گا۔ جاؤ شاباش اس کی باتوں پر جی جی کرتی رہنا نرم پڑ جائے گا۔"

انہوں نے اسے سمجھایا تو عینا نے سہانا کو دیکھا تو اس نے بھی آنکھوں سے ہی اسے جانے کا کہا۔

"ماما مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

عینا نے ایک دفعہ پھر کہا۔

"عینا بیٹے زریاب شوہر ہے تمہارا تو ڈرنے کی کیا بات ہے۔ اسے معلوم ہے تمہاری نازک مجازی کا تو نہیں ڈانٹے گے جاؤ اب جلدی کرو"

انہوں نے سمجھایا تو عینا بھری قدم لیتی اُپر آئی۔

اس نے آہستہ سے روم کا دروازہ کھولا تو زریاب سامنے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا، دونوں ہاتھ پیچھے بندھے وہ اسی کو گھور رہا تھا۔

"دروازہ لاک کر دو"

اس نے سخت بھاری آواز میں کہا تو عینا کے ہاتھ کپکپائے۔

اس نے آہستہ سے دروازہ لاک کیا اور قدم اس کی جانب بڑھائے۔

"مجھے بتانا کیوں گوارہ نہیں کیا کہ طبیعت بہتر نہیں ہے تمہاری ہاں؟"

وہ دھاڑا تو عینا نے آنسوؤں بھری نظریں اٹھائیں۔

"اگر تم روئی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا عینا۔ آنکھیں صاف کرو فوراً۔۔ اور جواب دو میری بات کا"

زریاب بہت غصے میں تھا، اس کے لہجے میں فکر بھی تھی مگر زیادہ غصہ تھا۔

عینا نے تو شادی کے بعد کبھی اس کا غصہ نہیں دیکھا تھا، اس لیے آج زریاب کا سخت لہجہ ہی اسے رلا رہا تھا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"زیادہ خراب نہیں تھی طبیعت۔۔۔ بس تھوڑے سے چکر آرہے تھے اس لیے نہیں بتایا"

وہ نظریں جھکا کر بولی تو زریاب نے آگے بڑھ کر اس کی پیشانی کو چھوا سدشکر کے بخار نہیں تھا۔

"کیوں کرتی ہی اتنی لا پرواہی۔ جانتی ہوناں تمہاری صحت کس قدر اہم ہے میرے لیے۔؟"

زریاب اب نرمی نے اسے خود سے لگا کر بولا تو عینا بھی اس کے سینے میں چہرہ چھپاتی آنسو بہانے لگی۔

"بہت برے ہیں آپ۔۔۔ چھوٹی سی بات پر اتنا ڈانٹا مجھے۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی تو زریاب نے اس کی کمر سہلائی۔

"ڈانٹا کب میں نے؟ میں صرف وجہ پوچھ رہا تھا۔ خیر اب کل ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں۔ تمہارا چیک اپ کروانا ہے"

زریاب نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن میں ٹھیک ہوں"

وہ بچوں کے انداز میں بولی تو زریاب نے اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

"ہممم لیکن پھر بھی کل چیک اپ کروالو۔۔۔ مجھے تسلی ہو جائے گی"

اس نے نرمی سے کہا تو عینا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یار خیال رکھو کرواپنا"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب اس کے بال سہلاتا ہوا بولا۔

"میں رکھتی ہوں اپنا خیال"

اس نے بتایا تک زریاب میں افسوس سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

-----

علیزے کے ساتھ میرال نے کافی وقت بتایا تھا آج۔

ابھی بھی وہ اس کے روم میں موجود تھی، وہ دونوں بیڈ پر بیٹھیں تھیں، میرال اسے اپنے سیل میں موجود اس کی شادی کی پکس دکھا رہی تھی۔

تب ہی آہستہ سے دروازہ کھول کر میر زہرام ملک اندر داخل ہوا۔

اس کی نظر بیڈ کی طرف اٹھی تو علیزے کو دیکھ کر اس نے نظریں اس سے پھیر لیں جبکہ میرال کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"آپ آگئے بھائی"

وہ اٹھ کر اس تک آئی اور اس کے سینے سے لگتی محبت سے بولی۔

جبکہ علیزے اب اٹھ کر سیدھی ہو بیٹھی تھی، نظریں اس کی سیل پر جمی تھیں۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جی۔۔ آج میری گڑیا دھر موجود ہے بھئی۔ وجہ جان سکتا ہوں؟"

وہ اس کی پیشانی پر پیار کرتا محبت سے لبریز لہجے میں بولا تو میرال مسکرائی۔

"آپ بڑی تھے تو میں نے سوچا آپ کو ٹائم دیتی ہوں یہ سیڈ نہیں ہوں"

وہ بچوں کے انداز میں بولی تو زہرام نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہممم لیکن تمہیں صبح کالج جانا ہے تو زیادہ جاگنا ٹھیک نہیں، جاؤ اب شہناش جا کر سو جاؤ"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو میرال نے اثبات میں سر ہلایا اور علیزے سے پیار لیتی، سیل اٹھا کے باہر چلی گئی۔

زہرام نے علیزے کو دیکھا جواب لیٹ کر کمبل خود پر اوڑھ چکی تھی۔

"اٹھو اور مجھے کپڑے نکال دو میں فریش ہونے جا رہا ہوں"

وہ جان بوجھ کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔

علیزے نے ایک نظر اسے دیکھا، وہ سمجھ گئی کہ زہرام جان بوجھ کر بات بڑھانا چاہ رہا ہے۔

"جی میں نکال دیتی ہوں آپ جائیں واشروم"

وہ سنجیدگی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

زہرام کو اس کے آسانی سے مان جانے پر غصہ آیا اس نے کورٹ اتار کر بیڈ صوفے پر اچھالا۔

علیزے جو وارڈروب کے پاس آرہی تھی زہرام نے کھینچ کے اسے بیڈ پر پھینکا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ خود اس کے اوپر جھکا تو علیزے نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"اب کیا ہوا مسٹر زہرام ملک؟"

اس نے ادا سے مسکرا کر پوچھا تو زہرام کے تن بدن میں آگ لگی۔

"یہ موڈ بنانے کی وجہ جان سکتا ہوں محترمہ؟"

اس نے غصے سے سوال کیا تو علیزے نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

"موڈ میں نے نہیں آپ نے خود بنا رکھا ہے صبح سے۔۔۔ اور ویسے بھی ابھی بھی آفیس ہی رہ جاتے ہیں کون سا کہیں

جار ہی ہوں میں تو ادھر ہی ہوں ناں اب"

اس کے غصے سے زہرام کی صبح والی بات پر چوٹ کی تو زہرام نے مسکراہٹ دبائی۔

"بہت برے ہیں آپ زہرام۔ سارا دن مجھے تڑپایا ہے آپ نے آج۔۔۔ میرا دل کر رہا تھا بھائی کو بلا کر گھر چلی جاؤں

ان کے ساتھ"

اس نے ناراضگی سے کہا، زہرام کو اس کی آخری بات پسند نہیں آئی تھی۔

"تمہارا گھرا ب یہی ہے علیزے زہرام شاہ تو آئندہ بے شک جو بھی ہو تم ناراضگی میں یا غصے میں کہیں اور جانے کا

سوچو گی بھی نہیں"

زہرام نے سختی سے کہا تو اس نے خفگی سے چہرہ پھیر لیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"خود جو مرضی کریں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اور مجھے کچھ کرنے کا بھی حق نہیں؟ آخر کیوں زہرام"

وہ جذباتی ہوتی چلائی تو زہرام نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

اس نے جھک کر علیزے کی سفید، چمکتی گردن پر شدت سے کاٹا اور پھر اسی جگہ اپنی بیرڈر گڑ کر اس کے چہرہ اس کی گردن سے باہر نکالا۔

اس کی اس قادرِ ظلمانہ حرکت پر علیزے کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے جو اس نے فوراً دونوں ہاتھوں سے صاف کیے۔

"آہستہ بولا کرو۔ مجھے عورت کی آواز اونچی نہیں پسند"

وہ غصے سے بولا تو علیزے نے اسے دھکادیا تھا، وہ اسے ایک طرف کر کے پیچھے ہونا چاہتی تھی۔

مگر زہرام نے سچ کہا تھا وہ جتنا بھی خود کو طاقت ور کہہ لے اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

زہرام کو اثر تک نہیں پڑا تھا اس کی مزاحمت سے۔

"مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ زہرام؟ کیوں کر رہے ہیں اس طرح میرے ساتھ۔ صبح سے مسلسل مجھے تکلیف پہنچا

رہے ہیں آپ"

وہ آنسوؤں بھری نظروں سے اسے دیکھتی بولی۔

"علیزے مجھے بس تمہاری زبان سے مسئلہ ہے جو ضرورت سے زیادہ چلتی ہے۔۔۔ اسے لگام دو اور میرے سامنے

مزاحمت مت کی کرو یہ چیز مجھے ضبط کھونے پر مجبور کر دیتی ہے"



## بھنگی آنکھیں تیری دی پیسٹ ناولز

وہ سنجیدگی سے بولا تو علیزے نے غصے سے اسے دیکھا۔

"آپ تو چاہتے ہیں میں سانس بھی نہیں لوں"

وہ دکھی ہوتی بولی تو زہرام نے مسکرا کر ہونٹ اس کی نرم و ملائم گال پر رکھے۔

"نہیں ایسا نہیں چاہتا میں، بلکہ میں تو چاہتا ہوں میں اپنی سانسیں بھی اپنی زندگی، اپنی جان علیزے زہرام ملک کو دے دوں"

وہ محبت سے بولا، اس دفعہ لہجہ بے حد نرم تھا، کیونکہ وہ سمجھ رہا تھا۔

علیزے کی کیفیت اس کی وجہ سے خراب تھی، شاید وہ چاہ رہی تھی کہ زہرام اسے توجہ دے، اُسے سمجھے۔ اس لیے وہ صبح سے انسکیور ہو رہی تھی۔

"اب کیوں پیار کر رہے ہیں ہاں؟ جب مجھے ضرورت تھی تب تو کہا تھا کام زیادہ ضروری ہے" اس نے ناراضگی سے کہا تو زہرام نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"وہ وقت کام کا تھا تو کام ہی کرنا تھا، یہ وقت تمہیں پیار کرنے کا ہے تو اب یہی کر رہا ہوں"

وہ سنجیدگی سے بولا۔

"چلو اب سیدھی ہو کر لیٹو میں فریش ہو کر آ رہا ہوں۔ تب تک خود کو مینٹلی تیار کر لو۔ کیونکہ آج رحم کی کوئی گنجائش نہیں ہے"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

زہرام کہتا اس پر سے اٹھا تھا، جبکہ علیزے نے گھبرا کے اسے دیکھا۔

اسے وقت چاہیے تھا ابھی، مگر زہرام کی کچھ دیر پہلے کی باتیں یاد آئیں تو وہ خاموش ہو گئی۔

زہرام وارڈروب سے بلیک شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر لے کر واشروم چلا گیا۔

علیزے کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

زہرام کی ایک کس نے صبح اس کی کان نکال دی تھی، اور اب ساری رات اس کے رحم و کرم پر رہنے کا سوچ کر ہی علیزے کا دل گھبرا رہا تھا۔

وہ اٹھ کر بیڈ پر ایک طرف ہو کے لیٹی، کچھ دیر بعد واشروم سے وہ باہر آیا تھا۔

علیزے اس کی موجودگی محسوس کر کے آنکھیں میچ گئی تو زہرام مسکرایا۔

اس نے بال ڈرائے کیے پھر وہ دروازہ لاک کر کے، بیڈ تک آیا۔

زہرام نے آتے ساتھ ہی سب سے پہلے اس کے وجود سے دوپٹہ کھینچ کر ایک طرف رکھا تھا۔

"پلیز آج کی رات رونا دھونا مت، مجھے سخت غصہ آتا ہے جب تم میرے قریب آنے پر آنسو بہاتی ہو"

وہ اس کی گردن پر اپنے دیئے گئی زخم پر ہونٹ سہلاتا گھمبیر لہجے میں بولا۔

دونوں کی دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھیں، علیزے کی توجان ہونٹوں پر آگئی تھی۔

"علیزے سانس لو"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اس کی گردن سے چہرہ نکال کر بولا، کافی ٹائم سے وہ محسوس کر رہا تھا کہ علیزے سانس روک گئی تھی۔

"آپ۔ آپ تھوڑا پیچھے ہو جائیں نا۔۔۔ پھر سانس آئے گی"

اس نے بے بسی سے نظریں جھکائے کہا تھا۔

"اب میری قربت میں سانس لینے کی عادت ڈال لو۔۔۔ کیونکہ اب تمہیں ہمیشہ میری قربت میں ہی رہنا ہے تو بہتر ہے

ابھی سے سانس لینا سیکھ لو"

اس نے کہا تو علیزے نے ایک گہری سانس لی تھی۔

پھر ذہرام نے اس کی کان کی لو کو دانت میں ہلکے ساد بایا تو اس کی سسکی نکلی تھی۔

"زہر۔۔۔ زہرام۔۔۔ ایک منٹ رک۔۔۔"

اس نے پھولتی سانسوں کے درمیان کہا۔

"ایک منٹ بھی نہیں میری جان اب ایک منٹ بھی نہیں رک سکتا۔۔۔ سکون سے رہو کچھ نہیں ہوگا۔"

اس نے محبت سے سمجھایا تھا۔

زہرام نے جیسے ہی ہونٹ اس کے کندھے پر رکھے، اور وہاں اپنی بیرڈ سہلائی تو علیزے کا ضبط ٹوٹ گیا۔

اس نے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر بچوں کی طرف رونا شروع کیا تھا۔

"مم۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ زہرام پلیز۔۔۔"

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

اس نے روکا تھا اسے۔

"جسٹ سٹاپ اٹ علیزے۔۔۔ کہا ہے ناں کچھ نہیں ہوگا۔ میں کوشش کر رہا ہوں نرمی کرنے کی مگر تم مجبور کر رہی ہو مجھے کہ تمہیں اپنی شدتوں سے روشناس کراؤں"

اس نے جنون کی حد تک جاتے از حد سختی سے کہا تو علیزے نے مزید رونا شروع کیا تھا۔  
جانے کیوں اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی، ڈر لگ رہا تھا اسے زہرام کی شدتوں سے، اس کے جنون سے۔  
"روتی رہو"

وہ کہتا دوبارہ اس پر جھکا۔

پھر کچھ دیر بعد زہرام اس پر سے تھوڑا اوپر ہوا اور اس نے اپنی شرٹ اُتار کر دور اچھالی تھی۔  
علیزے کی سسکیاں تب تک رونے میں بدل چکی تھیں۔

زہرام نے لیمپ آف کرنا چاہا کب علیزے نے اس کا بازو تھاما تھا۔  
"پلیز زہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

وہ روتی ہوئی بولی تو زہرام نے اسے دیکھا۔

"علیزے، میری جان کیوں ڈر رہی ہو اتنا، یقین ہے ناں اپنے زہرام پر، بہت نرمی کروں گا یار، جانتا ہوں تم نہیں سہہ سکتی ابھی میرا جنون۔۔۔ ٹوٹ جاؤ گی تم میری سختی سے"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام نے اس کی گال سہلاتے اسے سمجھایا۔

"آپ سختی۔۔ کر رہے ہیں۔۔ مم۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے"

اس نے گردن اور کندھوں کی جلن محسوس کر کے کہا تو زہرام نے اس کی آنکھوں پر ہونٹ رکھے۔

"اتنا تو ہو گا ناں یار۔۔ تھوڑا سا برداشت کر لو بس تھوڑا سا"

وہ پیار سے بولا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

پھر زہرام اہستہ آہستہ اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگونے لگا تھا۔

علیزے محسوس کے رہی تھی کہ جس قدر نرمی ممکن تھی زہرام کر رہا تھا۔

اس کے لمس میں بے حد نرمی تھی، محبت تھی اور احتیاط تھی۔

علیزے نے بھی اپنے آپ کو مکمل اس کے سپرد کر دیا تو زہرام نے مسکرا کر مزید اسے خود میں سمیٹ لیا تھا۔

کمرے میں دونوں کی بھری سانسیں گونج رہی تھیں۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب علیزے کی آنکھیں نیند سے بند ہونے لگیں۔

"ذہ۔۔ زہرام اب سونے۔۔ دیں ناں پلیز"

اس نے گزارش کی تو زہرام نے بھی اس کی بات مانی۔

کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا اور اسے اپنے حصار میں لیتا، دونوں پر کمبل ٹھیک کر کے آنکھیں موند گیا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے نے بھی سر اس کے بازو پر رکھا اور ہاتھ اس کے سینے پر رکھے وہ بھی نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی۔

میرمنشن میں اس وقت بہت خوشی کا سماں تھا، ملازموں کو مٹھائیاں دی جا رہی تھیں تاکہ وہ لوگوں میں بانٹ آئیں۔ عینا کا ہاتھ پھیرا کر پانچ بکرے صدقے کو دیے گئے تھے، بیشک بات تھی ہی خوشی کی۔ صبح جب زریاب عینا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تو ڈاکٹر نے انہیں خوشی کی نوید سنائی تھی کہ عینا ایکسپیٹ کر رہی ہے۔

سہانا کو بھی بہت خوشی ہوئی تھی، اس نے عینا کو چوم ہی ڈالا تھا۔ جبکہ زریاب اور اذلان صاحب تو مہمانوں کو مینج کر رہے تھے۔ زریاب نے جیسے ہی اپنے دوستوں کو یہ خبر سنائی تو فوراً ہی مینشن آ پہنچے تھے۔ عدیلہ بیگم عینا کو بار بار، جو س پلا رہی تھیں یا فروٹس کھلا رہی تھیں۔ عینا کو لگ رہا تھا جیسے دنیا کا سب سے بڑا کام ہو گیا ہو، کیونکہ سب اس قدر خوش ہو گئے تھے کہ اس نے سوچا تک نہیں تھا۔

READERS CHOICE

زریاب دوپہر کو فری ہو کر روم میں آیا، تو عینا منہ پھلا کر بیڈ پر بیٹھی تھی۔ زریاب اس کے قریب آ کر بیٹھا اور محبت سے اسے اپنے آپ سے لگا گیا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کیا ہوا میری زندگی اُداس کیوں بیٹھی ہے؟"

اس نے محبت سے سوال کیا تو عینا نے اس کے سینے پر تھوڑی ٹکا کر چہرہ اس کی جانب کیا تھا۔  
"صبح سے ماما مجھے زبردستی فروٹس کھلا رہی ہیں، جو سزپلار ہی ہیں۔۔۔ مجھ میں اب مزید گنجائش نہیں ہے  
زریاب۔۔۔ مجھے تو سوچ سوچ کے ڈر لگ رہا ہے کہ ایک دن میں میرا یہ حال کر دیا ہے آپ سب نے نو مہینے کیسے  
رہوں گی میں"

اس نے پریشانی سے کہ تو زریاب مسکرایا نیچے جھک کر اس کی ناک چوم لی۔  
"سنی تھی ناں ڈاکٹر کی بات کہ تم بہت ویک ہو۔۔۔ اسی لیے میں نے ماما سے کہا ہے کہ تمہیں کھلائیں  
پلائیں۔۔۔ ٹھوڑی صحت ٹھیک کر لو پھر بیشک اتنا نہیں کھانا"  
زریاب نے نرمی سے اسے سمجھایا تو عینا نے منہ بسورا۔

"تم جانتی ہو میں اتنا حیران تھا کہ میری معصوم سی بیوی کو دو دنوں سے ہو کیا گیا ہے، بات بات پر رونا، ناراض ہونا یہ  
تمہاری عادات تو نہیں تھیں۔ وہ تو اب معلوم ہوا اصل مدعا کیا تھا"  
زریاب نے مسکرا کر کہا تو اس نے شرم سے نظریں جھکا لیں۔

"اب آپ اپنا آفیس ٹائم بھی چینج کریں۔ آپ شام کو جلدی گھر آئیں گے۔ کیونکہ مجھ سے نہیں ہوتا اتنا انتظار"  
وہ دوبارہ اسی لہجے میں بولی تھی، زریاب نے مسکراہٹ دبائی۔  
"محترمہ اب ہر بات بھی نہیں منوا سکتی تم اس کی آڑ میں۔۔۔"

## بھنگی آنکھیں تیری دی پیسٹ ناولز

زریاب نے اسے گھور کر کہا تو اس نے ناراضگی سے زریاب کی دیکھا۔

"تو ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کی بات نہیں مانوں گی پھر، میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی"

عینا کی دھمکی پر زریاب کا دل کیا سرپیٹ لے۔

"اچھا اب بس کر نکھروں کی۔ کوشش کروں گا کل سے جلدی آؤں لیکن پھر شرٹ ہوگی کہ تم ڈیلی مجھے خود سے کس کرو گی"

زریاب نے ہار مان کر کہا تو اس نے فوراً اسے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"شام کو علیزے لوگ آئیں گے سب تو ابھی آرام کر لو تم"

اس نے یاد آتے ہی کہا تو عینا نے اسے دیکھا۔

"ابھی صبح ہی تو سو کرا اٹھی ہوں۔۔۔ ابھی آرام نہیں کرنا مجھے۔ مجھے آپ سے باتیں کرنی ہیں"

اس نے منہ بنا کے کہا تو زریاب کا دماغ گھوما۔

"عینا میری جان ابھی تو مجھے آفیس جانا ہے ناں... شام سے جلدی آ جاؤں گا تو بہت ساری باتیں کرنا"

زریاب نے بہت نرمی سے کہا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لا اٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

"سیدھا سیدھا کہیں زریاب کہ مجھ سے باتیں نہیں کرنی آپ کو۔ بہانے کیوں بنا رہا ہیں؟ جائیں آفیس اور ہاں رات

کو روم میں مت ایسے گا۔ رات کو بھی آفیس ہی رکھے گا"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے غصے سے کہ تو زریاب میں اسے سینے اسے لگایا تھا، مقصد اسے ٹھنڈہ کرنا تھا۔

"عینا سمجھو نا میری جان۔۔۔ میری دوا ہم میٹنگز ہیں آج تو جانا بہت ضروری ہے"

اس نے اسے سمجھانا چاہا۔

"تو میں کب روک رہی ہوں جائیں شوق سے جائیں۔ بلکہ یوں کریں مجھے سہانا کے ساتھ شفٹ کروادیں۔ ایک ہی دفعہ جان چھڑالیں مجھ سے"

وہ تپ کر بولی تو زریاب نے بے بسی سے ایسا دیکھا، اب ایک ہی حل تھا کہ اگر وہ ذرا سختی سے بات کرتا تو عینا نے سہم جانا تھا۔

مگر ابھی وہ اس پر سختی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے یقیناً رونے لگ پڑنا تھا۔

زریاب نے مرتے کیا نا کرتے کے بقول سیل نکالا تھا۔

اپنے پی اے کا نمبر ڈائل کر کے اس کے کان سے لگایا اور ساتھ ہی ایک طرف بیٹھی عینا کو دوبارہ سے سینے سے لگایا۔

"واسلام۔۔۔ ہاں یارم یاریوں کرو کہ میری میٹنگز کل پر ڈلے کر دو میں آج نہیں آسکتا آفیس"

اس نے بے بسی سے کہا، پھر بات کر کے اس کے سیل ہٹا کر بیڈ پر رکھا۔

"اب میں نے تمہاری مانی ہے نا تو تم بھی اب میری مانوں گی۔ مجھے پیار کرنا ہے تمہیں"

اس نے کہتے ہی عینا کو اٹھا کر بیڈ کے وسط میں لٹایا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

عینا نے مسکرا کر بازو اس کی گردن میں ڈالے تھے۔

"جی نہیں آپ کی چھٹی میں نے اس لیے کرائی ہے کہ آپ مجھ سے باتیں کریں ناں کہ پیار کروانے کے لیے"

اس نے مسکرا کر کہا تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"زیادہ بنو نہیں اب اچھا ناں۔۔۔ اب کچھ دیر خاموشی سے لیٹی رہو"

زریاب نے آنکھیں دکھا کر کہا، ابھی وہ اس کے چہرے پر جھکتا کہ عینا نے سسکی لی۔

زریاب فوراً سیدھا ہوا، اسے لگا عینا کو کہیں درد ہو رہا ہے۔

"عینا میری جان کیا ہوا؟"

اس نے فکر مندی سے عینا کا چہرہ تھام کر اوپر کر کے پوچھا۔

"آپ میری بات نہیں مان رہے۔"

اس نے سسکتے ہوئے کہا تو زریاب نے گہرا سانس لیا۔

"اچھا یاد نہیں کر رہا کچھ۔ کرو باتیں"

وہ ہار مانتا بولا اور ایک طرف لیٹ گیا تو عینا فوراً مسکرا کر اس کے قریب ہوئی۔

وہ اس کے سینے پر چہرہ ٹکائے اس سے باتیں کرنے لگی تھی، جبکہ زریاب اس کی باتیں بھی سن رہا تھا اور اس کے بالوں میں ہاتھ بھی چلا رہا تھا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس کی کوشش تھی کہ عینا کسی طرح سو جائے تو وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی صحیح آفیس چلا جائے۔

صبح جب وہ اٹھی تو زہرام نجانے کہاں تھا، علیزے تو صبح کے ساڑھے نو بجے اٹھ گئی تھی۔

اس نے جلدی سے شاور لیا اور لائٹ ساڈریس پہن کر دوپٹہ پھیلا کر لیا، آج وہ اپنا وجود بھرا بھرا محسوس کر رہی تھی۔

اسے لگا زہرام آفیس چلا گیا ہے، علیزے کو افسوس ہوا کہ کم از کم وہ اس سے مل کے جاتا۔

ساری رات اس نے اس کی شدتیں سہی تھیں، اس نے جیسے کل رات کو برداشت کیا تھا یہ وہی جانتی تھی۔

"تمہارا دماغ درست ہے۔۔۔ میری اتنی اہم فائل گم کر دی تم نے۔۔۔"

وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھی جب اسے سٹڈی سے زہرام کی دھاڑ سنائی دی۔

علیزے بھی آہستہ سے سٹڈی میں آئی تو سامنے زہرام آفیس کے لیے تیار کھڑا تھا، وہ گرے فور پیس میں شاندار لگ

رہا تھا۔

سا منے ہی ایک ملازم سر جھکائے کھڑا تھا۔

"ک۔۔ کیا ہوا کیوں چلا رہا ہیں؟"

## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے نے قریب آکر اس کے بازو پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر سوال کیا تو زہرام نے اس کی جانب دیکھا۔  
جو کھلی کھلی کسی کلی کی مانند لگ رہی تھی۔

"اٹھ گئی تم؟"

وہ ملازم کو جانے کا اشارہ کرتے نرمی سے اس سے مخاطب ہوا۔

علیزے کو خوشی ہوئی کہ وہ غصے میں بھی اسے اہمیت دے رہا تھا۔

"جی میں اٹھ گئی مگر آپ بتائیں کہ ہوا کیا ہے، صبح صبح کیوں غصہ کر رہے ہیں"

اس میں نرمی سے سوال کیا، جبکہ نظریں اس نے جھکار کھی تھیں۔

کل رات بیشک اس دونوں کے درمیان ہے پردہ گرچکا تھا مگر علیزے کی شرم ہنوز قائم تھی۔

"بس ایک امپارٹنٹ فائل گم ہو گئی ہے۔ کرڈونٹ وری تم نیچے چل کر ناشتہ کرو میں بھی نکلتا ہوں اب"

زہرام اس کا دوپٹہ کندھے سے ٹھیک کرتا بولا تو علیزے نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"کچھ دیر آرام کر لینا رات بھر نیند نہیں لی تو طبیعت بگڑ جائے گی تمہاری"

سیڑھیاں اترتے وہ سنجیدگی سے اس سے مخاطب ہوا تو علیزے نے سر ہلایا۔

"آپ کب تک آئیں گے؟"

اس نے سوال کیا تو زہرام نے اس کا ہاتھ تھاما۔

READERS CHOICE

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اب وہ دونوں لاونچ میں داخل ہو چکے تھے۔

"کچھ میٹنگز ہیں آج تو شاید لیٹ ہو جاؤں، تم انتظار مت کرنا سو جانا"

زہرام نے کہا تو علیزے نے منہ بنایا، وہ دونوں ڈائننگ روم میں آئے جہاں ناشتہ لگ چکا تھا۔

ہادی شاید جاچکا تھا جبکہ صائمہ بیگم بھی موجود نہیں تھیں تو میرال اکیلی ہی بیٹھی سینڈوچ کھا رہی تھی۔ انہیں دیکھ کر وہ مسکرا کر اٹھی تو وہ دونوں بھی مسکرائے۔

"آج زیادہ لیٹ ہیں آپ دونوں، وجہ جان سکتی ہوں"

وہ دونوں سے پیار لے کر دوبارہ چیئر پر بیٹھتی بولی تو علیزے اور زہرام نے پہلے مسکرا کے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"نہیں میری جان تم ہم دونوں پر توجہ نہیں دو اپنی سٹڈیز اور توجہ دو اور ہاں آج ٹوٹر آئے گا عصر کہ وقت تو ڈرائنگ روم میں پڑھائی کرو گی تم"

زہرام نے پہلے مسکرا کر اور آخر میں سنجیدگی سے کہا تو میرال نے منہ بسور کر علیزے کو دیکھا۔

"اففف علیزے آپ ہی سمجھائیں بھائی کو کہ مجھے پڑھائی میں انٹرسٹ نہیں ہے"

اس نے بالوں کو ٹھیک کرتے علیزے سے کہا تو علیزے نے اسے گھورا۔

"کیوں نہیں ہے انٹرسٹ؟"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

علیزے نے سولہ کیا تو میرال نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اومائی گاڈ۔۔۔ دو دن صرف دو دن بھائی کے ساتھ رہ کر آپ اپنی چھوٹی بہن سے بڑھ کر بھائی کی باتوں کو سیریس لینے لگیں؟"

اس نے صدمے سے کہا تو دونوں نے ساتھ میں اسے گھورا۔

"اب زیادہ باتیں نہیں بناؤ اور اٹھ کر بیگ لے کر آؤ اب چلیں"

زہرام اٹھتا ہوا بولا تو میرال بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس کا بیگ اوپر روم میں تھا تو وہ اوپر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

علیزے کھڑی ٹیبل پر ناشتہ ٹھیک کر رہی تھی جب اچانک زہرام نے اسے کھینچ کر خود سے لگایا تھا۔

علیزے ابھی کچھ سمجھے بھی نہیں تھی کہ پل میں ہی زہرام ملک نے اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیا۔

علیزے مچل کر رہ گئی، وہ دونوں ہاتھوں سے اس کا کالر جکڑ گئی تھی۔

اچھے سے اپنا حق پورا کر کے زہرام نے اس کی سانسوں کو آزادی بخشی تو علیزے نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"ظالم"

اس نے دانت پیس کر اتنا ہی کہا تھا اس سے زیادہ کہتی تو یقیناً پھر اسے اس کے غصہ سہنا پڑتا۔

"شکریہ"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام مسکرا کر بولا تبھی میرا لہجہ آئی تھی۔

علیزے جلدی سے اس سے تھوڑا فاصلے بنا گئی تو زہرام نے مسکراہٹ دبائی۔  
"چلیں بھائی"

وہ علیزے کی گال پر پیار کرتی زہرام سے بولی تو زہرام نے ایک نظر علیزے کو دیکھا کو دو بارہ سے سرخ ہو چکی تھی۔  
"ہمم چلو اس سے پہلے تمہاری آپنی پلس بھا بھی ٹماٹر بن جائیں"

زہرام شرارت سے بولا تو میرا لہجہ بھی قہقہہ لگایا تھا جس پر علیزے نے بمشکل ہی اسے گھورا۔  
زہرام کی جانب دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کی تھی اس نے۔

پھر وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تو علیزے بھی صائمہ بیگم کے پاس اوپر والے لاؤنج میں چلی گئی۔  
جہاں وہ ملازمہ کے ساتھ کچھ چیزیں ترتیب سے رکھنے میں مصروف تھی۔

سہانا آج کافی دنوں بعد یونیورسٹی آئی تھی، گھر والوں نے تو بہت ڈانٹا تھا کہ اب جاب نہیں کرے۔  
مگر اس نے ضد کر کے سب کو منا ہی لیا تھا۔

جب سے وہ آئی تھی سب سے مل مار رہی تھی کیونکہ اس کی سب ٹیچرز سے بنتی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اب وہ فری ہوئی تو کچھ دیر کے لیے باہر اس گئی، کافی سٹوڈنٹس گراؤنڈ میں گھوم پھر رہے تھے، کچھ کھانے پینے میں لگے تھے۔

آج موسم اچھا تھا تو ماحول خوش گوار تھا، عینا کی خوش خبری کی وجہ سے اس کا موڈ بھی بہت فریش تھا۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے آہستہ آہستہ لمبی سڑک پر چل رہی تھی جس کے ارد گرد سایہ دار درخت تھے۔

"اسلام و علیکم"

اس کی نظریں نیچے اپنے پاؤں پر تھیں جب اسے بہت قریب سے مردانا آواز آئی تھی۔

سہانا پلٹی تو سامنے ہی ایک سٹوڈنٹ موحد موجود تھا۔

موحد بھی ہادی کی کلاس میں پڑھتا تھا۔۔۔ یہ ایک نہایت امیر گھرانے کا سلجھا ہوا لڑکا تھا۔

پڑھائی میں بھی وہ کافی اچھا تھا، سہانا سے ہمیشہ سے وہ بہت ادب سے بات کرتا آیا تھا۔

"و علیکم السلام۔۔۔ کوئی کام ہے آپ کو؟"

اس نے رک کر سوال کیا تھا۔

موحد بھی اس سے دو قدم کے فاصلے پر ایک گیا جبکہ اس کی گہری نظریں سہانا کے دلکش چہرے پر تھیں۔

"نہیں کام تو نہیں مگر مجھے۔۔۔ دراصل آپ سے اکیلے میں بات کرنی تھی۔ میں بہت عرصے سے بات کرنا چاہتا ہوں مگر کبھی ہمت نہیں ہوئی۔ لیکن اب مزید انتظار نہیں کر سکتا میں۔۔۔ سہانا۔۔۔ مم۔۔۔ میں محبت کرنے لگا ہوں

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

آپ سے۔ اب سے نہیں بہت پہلے سے۔ سمجھ لیں جب میں نے پہلی دفعہ آپ کو دیکھا تھا تب ہی دل میں سما گئی تھیں آپ۔ میں کوئی آوارہ لڑکا نہیں ہوں اسی لیے ڈاکٹر کٹ رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں آپ کے گھر" وہ اپنی بات مکمل کر کے اچانک گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ اس کے آخری جملہ سہانا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔ سہانہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا بہت کم سٹوڈنٹس ہی صحیح مگر رک کر یہ نظارہ دیکھ تو رہے تھے۔ آج اس کا ایک اور سٹوڈنٹ اس سے اظہارِ محبت کر رہا تھا، وہ بھی بیچ یونیورسٹی میں۔۔۔ سہانا کی آنکھیں پل میں نم ہوئیں اس میں ایک افسوس بھری نظر موحد پر ڈالی تھی۔ پھر وہ رکی نہیں وہ تیزی سے پلٹی اور اندر کی جانب بڑھنے لگی۔

میرہادی جو اس سے ملنے اس کے پاس آ رہا تھا، یہ نظارہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں جھونک دی ہوں۔

وہ بہت فاصلے پر تھا تو ٹھیک سے دیکھ نہیں سکا تھا مگر سہانا اس کے قریب سے گزری تو اس کی آنکھوں میں وہ آنسو ضرور دیکھ چکا تھا۔

میرہادی تیزی سے اس لڑکے کی جانب بڑھا جواب اٹھ کر تیزی سے سہانا کے پیچھے جا رہا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ ہادی کے پاس سے گزرتا جب ہادی نے اچانک ہی اس کا گریبان جکڑ کر اسے روکا تھا۔

موحد نے ٹھہر کر غصے سے اسے دیکھا مگر اس کی سرخ نظریں دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

"کیا کہا ہے تم نے انہیں؟"

وہ جبرے بھینچ کے بولا۔

"تم سے مطلب؟ جو بھی میرا دل کرے گا میں کہوں گا"

وہ غصے سے بولا تو ہادی نے کھینچ کر مکہ اس کے ناک پر مارا تھا۔

وہ بھی جوان خون تھا اس نے بھی ہاتھ اٹھایا، یوں جب ان کی لڑائی حد سے بڑھ گئی تو کچھ دوست تیزی سے ان تک

آئے۔۔۔

بمشکل انہیں ایک دوسرے سے الگ کیا گیا، کچھ لڑکیاں معاملہ سمجھ کر سہانا کو بھی بلا لائیں۔

سہانا نے اگے بڑھ کر میر ہادی کا بازو تھام کے اسے موحد سے دور ہٹایا تو موحد کا دماغ گھوم گیا۔

"کر کیا رہے ہیں آپ دونوں؟ ذرہ احساس بھی ہے آپ کی وجہ سے مجھ پر کتنی انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں؟"

وہ بلند آواز میں چلائی تھی۔

اب تک تو بہت سی ٹیچرز بھی یہاں آچکی تھیں، سٹوڈنٹس بھی مزے سے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"اس xxx نے کیا کہا آپ سے؟ صرف اتنا بتائیں مجھے سہانا"

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میر ہادی نے جوش میں یہ بھی احساس نہیں کیا کہ وہ کسی کو گالی دے بیٹھا ہے۔

سہانہ نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"انہوں نے بھی وہی کہا مکہ سے جو کچھ دن پہلے آپ نے کہا تھا، فرق کوئی نہیں ہے آپ دونوں میں بس ایک نے کچھ دن پہلے مجھے اذیت میں ڈالا اور دوسرے نے کچھ دن بعد"

سہانہ نے بھگی نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا اور پھر وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"کیا تمنا شا بنادیا ہے آپ سب نے۔۔۔ جائیں اپنا کام کریں جا کر پلیز"

میر دھاڑا تھا اور پھر وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گیا، جبکہ موحد غصے سے وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

میر ڈاکٹر اس کے پیچھے گیا، سہانا جو بھاگتی جا رہی تھی اچانک اس نے اس کی کلائی تھام کر اسے میٹنگ روم میں بند کیا۔

"دور ہو جائیں مجھ سے۔۔۔ میر ہادی دور رہیں مجھ سے، اتنا کافی نہیں تھا کیا؟"

سہانا چلائی تھی مگر میر ہادی نے سرخ نظریں اس کی نم آنکھوں میں گاڑ دیں۔

"آپ کی کیوں رہیں جب وہ اتنی بکواس کر رہا تھا آپ سے؟"

میر چلایا تھا، سہانا کا بازو بھی اس کی فولادی گرفت میں تھا۔

"میری زندگی ہے میری مرضی میں کو کروں۔۔۔ آپ کی پابند نہیں ہوں میں۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

سہانا اس سے بھی زیادہ زور سے چیخی تو میر نے جبرے بھینچ لیے۔

"سہانا غصہ مت دلائیں مجھے۔ آپ جانتی ہیں ناں آپ میری ہیں تو کیوں کسی کے سامنے کھڑی رہیں آپ سہانا۔" وہ بے بسی سے بولا تو سہانا نے غصے سے اسے دیکھا۔

"نہیں ہوں میں آپ کی میر ہادی۔۔۔ میں صرف اور صرف آپ کی ٹیچر ہوں جا کا یہ احترام کرتے ہیں آپ۔ اپنی ٹیچر کو اس نظر سے دیکھنے سے پہلے آپ کو ڈوب کر مر جانا چاہیے تھا میر ہادی۔ چلیں اپنا نہیں تو میرا احساس کر لیتے آپ۔ آپ مرد ہیں آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا مگر میں عورت ہوں میر ہادی۔ کسی عورت پر یوں بات کر دینا بہت آسان ہوتا ہے آپ مردوں کے لیے۔ مگر آپ نہیں جانتے آپ کی ایک بات ہمیں کہاں جا کر پٹختی ہے" سہانا نے سارا غبار اس پر نکالا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ کو لگتا ہے ناں میں آپ کا کچھ نہیں لگتا تو اب تیار ہو جائیں پھر۔ ٹھیک ڈزدنوں بعد آپ کا ہر تعلق مجھ سے ہی ہو گا۔ بلکہ سب سے زیادہ آپ کا سگا میں ہی ہوں گا" ہادی نے مسکرا کر کہا تو سہانا نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"خدا را بخش دیں مجھے۔ کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں میرے۔ اگر آپ نے کچھ کرنے کی کوشش کی تو میں اپنی جن لے لوں گی یہ یاد رکھیے گا" اس نے چلا کر دھمکی دی تو ہادی نے نفی میں سر ہلایا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جو نہیں کر سکتیں وہ بھی کر کے دیکھ لیں مگر میرا ہادی جب کچھ سوچ لے تو پورا کر کے ہی چھوڑتا ہے۔ بہت جلد آپ سے ایک رشتے کے ساتھ ملوں گا سہانا"

وہ کہتا ہوا تیزی سے دروازہ کھولتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

سہانہ نے آنکھیں صاف کیں اور اللہ سے خیر کی دعا کی۔

میرا ہادی کے ارادے بتا رہے تھے وہ اپنی بات سے نہیں پھرنے والا۔

میرال اور علیزے لاؤنج میں بیٹھیں تھیں، میرال کالج سے آچکی تھی۔

اس وقت عصر کے پانچ بج رہے تھے، زہرام نے آج لیٹ انے کا کہا تھا تو علیزے اُداس بھی تھی۔

"میرا بابا سہرا بھائی اے ہیں جی آپ کے ٹیوشن والے ٹیچر کو لے کر آپ بھی ڈرائنگ روم میں آجائے"

وہ دونوں ایک امیر لیکن سنگر کوڈ سکس کر رہی تھیں جب شمع (ملازمہ) آکر میرال سے مخاطب ہوئی۔

ہادی اپنے روم میں تھا، وہ یونورسٹی سے آکر ہی سوچکا تھا۔

صائمہ بیگم کے سر میں درد تھا تو وہ بھی آرام کر رہی تھیں، میرال اٹھ کر ڈرائنگ روم میں چلی گئی۔

علیزے بھی وہاں سے اٹھ کر روم میں چلی گئی۔

میرال کمرے میں داخل ہوئی تو صوفے پر ایک پچیس، چھبیس سالہ نوجوان براجمان تھا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ساتھ ہی ایک صوفے پر سہراب بھی بیٹھا تھا اور اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا۔

میرال مسکرا کر اندرائی اس نے پر جوشی سے سلام کیا تو سہراب مسکرایا۔

اُن دونوں نے اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔

فائق ایک خوش شکل نوجوان تھا، جسے میر زہرام ملک نے اپنی جان سے عزیز بہن کی فر کس کی ٹیچنگ کے لیے منتخب کیا تھا۔

فائق کی نے اس کے معصوم چہرے اور نازک وجود پر پڑی تو اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔

وہ پر شوق نظروں سے اس نازک گڑیا کو دیکھنے لگا۔

یقیناً یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو ان نظروں کو پہچان لیتی، مگر میرال نے تو کبھی ان چیزوں کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا۔

وہ بھی آکر سہراب کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھی تھک، ملازمہ اس کا بیگ اس کے کمرے سے یہاں لے آئی۔

"میر ونچے یہ آپ کے ٹیوٹر ہیں فائق رضا کر فائق یہ میرال ملک ہیں ہماری چھوٹی سی بہن۔ انہیں باقی سب سبجیکٹ تو

بہت اچھے سے آتے ہیں بس فر کس کا ایشو ہے جس کے لیے آپ ان کی مدد کریں گے"

سہراب نے مسکرا کر شرارت سے اس کا تعارف کرایا تو میرال نے خفگی سے اسے دیکھا۔

جبکہ فائق نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"چلیں اب آپ دونوں پڑھیں، سرکل آفیس سے جلدی آئیں گے تو ملاقات کریں گے آپ سے۔ میں چلتا ہوں۔" سہراب کہتا وہاں سے اٹھا اور میرال کے سر پر ہاتھ رکھتا کمرے اس نکل گیا۔ ملازمائیں باہر موجود تھیں تو انہیں کوئی ٹینشن نہیں تھی، ویسے بھی انہوں نے اپنی طرف سے تو بہت ڈھونڈ کر شریف لڑکا چوز کیا تھا۔

زہرام واقف تھا اپنی گڑیا کی معصومیت سے اس لیے اس نے بہت ڈھونڈ کر ٹیوٹراریج کروایا تھا۔ میرال اس کے ساتھ والے صوفے پر آکر بیٹھی، فائق اب سکون سے اسے گھور رہا تھا۔ "بیشک آپ میرے پیچھے ہیں مگر میرے کچھ رولز ہیں جو آپ فالو کریں گے۔ رول نمبر ون جب میں تھک جاؤں گی تو آپ خاموشی سے اٹھ کر چلے جائیں گے، آپ بھائی کو میری کوئی شکایت نہیں لگائیں گے، آپ مجھے ڈانٹیں گے نہیں، میرے جو کس پر ہنسیں گے اور آپ ڈیلی بھائی کو کہیں گے کہ میں بہت اچھی سٹوڈنٹ ہوں آپ کو بالکل تنگ نہیں کرتی"

اس میں معصومیت سے کہا تھا، فائق کی آنکھیں چمک مزید بڑھی کہ یہ تو بالکل معصوم تھی۔ "میں آپ کی ساری باتیں مانوں گا تو آپ بھی میری مانیں گی"

اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"اوکے ڈن"

میرال فوراً مسکرا کر بولی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"چلیں اب بک نکالیں میری"

اس نے بیگ کی جانب اشارہ کرتے کہا تو فائق نے اٹھ کر اس کی بکس نکالیں۔

"چلیں اب سٹارٹ کرتے ہیں"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں آج اس نے ہسے سے بڑھ کر کچھ نہیں کیا تھا، مگر وہ میرال کو سارے دورانہ میں دیکھتا رہا۔

اس نے بار بار بک پکڑنے کی آڑ میں اس کا ہاتھ بھی تھما، مگر اس نے دھیان نہیں دیا۔

فائق رضا بہت خوش تھا آج، اس قدر نازک گڑیا مل گئی تھی اسے آج۔

اس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھانے والا تھا۔

عینا آج زریاب سے بے حد ناراض تھی، کل رات ساڑھے گیارہ بجے اُس نے زریاب سے گول گپے کھانے کی فرمائش کی تھی۔

مگر زریاب کو یہ وقت بہتر نہیں لگا، ویسے بھی اس نے صبح آفیس جانا تھا۔

زریاب نے اسے کافی دیر پیار سے سمجھایا کہ کل لے چلے گا مگر عینا کی ضد تھی کہ ابھی تو مطلب ابھی۔۔۔

جب وہ نہیں مانی تو زریاب نے تھوڑا غصہ ہوتے اسے ڈانٹ دیا جس پر وہ رات سے ناراض تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب نے صبح منانے کی کوشش بھی کی مگر عینا نے اس کی نہیں سنی۔

پھر وہ آفیس چلا گیا تھا، جبکہ عینا سہانا کے پاس ہی رہی باقی سارا دن۔

زریاب نے بہت کالز کیں مگر عینا کا ٹی رہی تھی، زریاب کا دماغ جب غصے سے اُلٹنے والا ہو گیا تب وہ آفیس سے مینشن کے لیے نکلا تھا۔

سہانا اور عینا لان میں بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں، اب گیٹ سے میر زریاب ملک کی بلیک اوڈی اندر داخل ہوئی۔

گارڈ نے فوراً دروازہ کھولا تو زریاب تیزی سے گاڑی سے باہر آیا۔

اس کی نظر لان میں بیٹھی ان دونوں پر پڑی تو زریاب غصے سے ان کی جانب بڑھا۔

عینا کو خوف محسوس ہوا مگر اس نے نظریں زریاب کی جانب سے پھیر لیں۔

زریاب نے تیزی سے آگے بڑھ کر عینا کے ہاتھ سختی سے تھاما تھا اور اسے کھینچ کر اندر کی جانب بڑھا۔

سہانا بھی اندر آئی اسے لگا کچھ ہوا ہے جو زریاب اس قدر غصہ ہے۔

مگر جب اس نے انہیں اوپر بڑھتے دیکھا تو وہ لاؤنچ میں ہی رک گئی، عدیلہ بیگم جو لاؤنچ میں تھیں وہ بھی انہیں حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔

زریاب اسے روم میں لایا اور دروازہ لاک کرتا اس تک آیا جواب بھی نظریں جھکائے ہوئے تھی۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں؟ کس چیز پر اتنا تماشنا بنا رہی ہو؟"



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب غصے سے لال چہرہ لیے دھاڑا تو عینا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے عینا۔ جواب دو"

ذریعہ اسے خاموش دیکھ کر سختی سے بولا تو عینا نے اس کی جانب دیکھا۔

"مسئلہ مجھے نہیں ہے آپ کو ہے مسٹر زریاب۔ کیا ہو جاتا اگر رات کو میری ایک چھوٹی سی خواہش پوری کر دیتے آپ"

اس نے ناراضگی سے کہا تو زریاب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"بچی نہیں ہو تم عینا کے ایک چھوٹی سی بات پر اتنا تماشنا رہی ہو"

زریاب اب کی بار مزید سختی سے بولا تھا۔

"ہاں اب اپنی اولاد جو آنے والی ہے تو مجھ سے کون سے محبت رہنی ہے آپ کو۔ آپ کو تو بس اب اپنی اولاد سے مطلب ہے۔"

اس نے ہمیشہ کی طرح بچوں کے لہجے میں بات کی تھی۔

"عینا پلیز بس کر دو اب۔ بڑی ہو جاؤ کچھ۔ کب تک یوں رونا دھونا کرتے رہنا ہے تم نے؟"

زریاب نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے۔

زریاب حیران ہوا مگر وہ بیڈ پر لیٹتی کبل خود پر اچھے سے ڈال گئی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"عینا فوراً اٹھ کر یہاں آو میرے پاس"

زریاب کو اب سچ میں غصہ آیا تھا وہ کچھ زیادہ ہی ناراضگی دکھا رہی تھی۔

بیشک اس حالت میں ہر لڑکی چڑچڑی ہوتی ہے مگر عینا تو کسی طور بات ختم نہیں کر رہی تھی۔

جب عینا نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا تو زریاب سلگتا ہوا بیڈ تک آیا۔

اس کے کھینچ کر کمبل اس پر سے اتار اٹھا، مگر سامنے کا منظر دیکھ کر زریاب کا دل کیا سردیوار میں دے مارے۔

عینا اب آنسوؤں سے تکیا بھگونے میں مگن تھی جب کہ سسکیاں بھی زور و شور سے جاری تھیں۔

زریات غصہ تھوکتا اس کے پاس بیٹھا اس نے نرمی سے عینا کو سیدھا کیا۔

"عینا خاموش ہو جاؤ اور بس کرو بہت رو لیا تم نے۔ کیوں چھوٹی سی بات کا تماشا بنا رہی ہو۔"

زریاب تپ کر بولا تھا۔

وہ جانتا تھا عینا کی حالت ٹھیک نہیں ہے اسی لیے وہ اتنی چڑچڑی ہو رہی ہے۔

"جائیں زریات مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جانتی ہوں اب مجھ سے دل بھر گیا ہے آپ کا۔"

وہ غم و غصے سے سرخ ہوتی چلائی تھی۔

"عینا میں بہت مشکل سے ضبط کر رہا ہوں تم مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں پھر سے کل رات کی طرح تمہیں

ڈانٹوں۔ کیوں رو کر اپنی طبیعت خراب کر رہی ہو جانتی ہوں ناں تمہاری حالت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ سختی سے بولا تھا تھا جبکہ اس نے عینا کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا اور خود بیٹھ کر اوٹن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔  
"بہت برے ہیں آپ سے زریاب ہمیشہ مجھ پر غصہ کرتے ہیں۔ رات کو میرا اتنا دل کر رہا تھا گول گپے کھانے کا پر  
آپ نے مجھے ڈانٹ دیا اور پھر صبح بھی مجھے منائے بغیر آفس چلے گئے۔ میں سخت ناراض ہو آپ سے۔"  
عینا بچپن سے بولی تھی جبکہ زریاب نے اس کا چہرہ اپنے سینے میں چھپایا اور اس کی رخسار پر ہونٹ رکھے۔  
اب اس کے پاس یہی آخری طریقہ بچہ تھا عینا کا مزاج درست کرنے کا کیونکہ ناں وہ غصے سے مان رہی تھی نہ محبت  
سے۔

وہ جانتا تھا کہ اگر وہ عینا کو پیار کرے گا تو شرما کر وہ سارا غصہ بھول جائے گی۔  
اس کی توقع کے عین مطابق عینا کا چہرہ فوراً شرم سے سرخ پڑ گیا۔  
"میں جانتی ہوں آپ جان بوجھ کر پیار کر رہے ہیں لیکن یہ مت سمجھئے گا کہ آپ کے پیار کرنے پر میں مان جاؤں گی  
آپ کو مجھے باہر لے کر جانا پڑے گا تب ہی ماننے کے لیے سوچ سکتی ہوں"  
اس نے زریاب کا ہاتھ جھٹکتے خفگی سے کہا تو زریاب نے مسکراہٹ دبائی۔  
"لگتا ہے میری معصوم سی جان چلاک ہوتی جا رہی ہے۔ اپنے زریاب کی چالاکیوں کو سمجھنے لگی ہے۔"  
زریاب لاڈ سے دوبارہ عینا کو خود سے لگاتا بولا تھا۔  
اس کا ابھی عینا کو باہر لے جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لئے وہ باتیں بدلنے لگا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ڈاکٹر نے بے حد احتیاط کا کہا تھا جس کی وجہ سے زریاب کو اس کی ڈائٹ کا بہت خیال تھا۔

وہ اسے گول گپے کھلا کر اس کی طبیعت کے بارے میں رسک نہیں لے سکتا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کچھ دنوں تک ایک پارٹی اریج کروں۔ آخر میری جان نے مجھے اتنی بڑی خوشی دی ہے تو ایک

پارٹی تو بنتی ہے۔ میرے دوست ٹریٹ کا کہہ رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ گھر میں ہی پارٹی کر لی جائے۔"

زریاب نے پل میں جھوٹ بنا کر گھڑا تھا اس کا مقصد صرف باتیں بدلنا تھا جو عینا ہر گز سمجھنے سے قاصر تھی۔

"مجھے کیوں بتا رہے ہیں میں کونسی کوئی اہمیت رکھتی ہوں آپ کی زندگی میں جو کرنا ہے کریں۔ بس خدا را مجھ سے

بات نہیں کریں۔ مجھے نیند آئی ہے اب تو پلیز مجھے سونے دیں۔"

عینا سنجیدگی سے بولی تو زریاب اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تمہاری غلط فہمی ہے کہ آج میں تمہیں سونے دوں گا۔ جتنا کل رات سے تم نے مجھے تڑپایا ہے تو اب سونے کا نام

نہیں لو تو بہتر رہے گا۔"

زریاب سنجیدگی سے بولا ساتھ ہی اس نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے تھے۔

عینا جواب سچ میں سونے کا ارادہ رکھتی تھی۔ اس کی بات پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

"زریاب پلیز آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔ مجھے نیند آئی ہے تو مجھے سونا ہے آپ جائیں اور جا کر اپنے آفس کا کام کر

لیں کچھ رہنا گیا ہو"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو زریاب اب سچ مچ میں بھڑکا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"عینا بھی تک میں مذاق کے موڈ میں تھا پر اب تم بد تمیزی کی طرف آرہی ہو جو میں ہر گز برداشت نہیں کر سکتا۔ فوراً سے پہلے اپنا لہجہ درست کرو"

وہ بے حد سنجیدگی سے بولا۔

اسے سب کچھ برداشت تھا مگر اس کے خیال سے ایک عورت پر روعب بالکل نہیں جتا تھا۔

"میرا لہجہ درست ہی ہے زریاب یہ الگ بات ہے آج کل آپ کو لگ نہیں رہا"

پتہ نہیں کیوں وہ زیادہ پینک کر رہی تھی۔

زریاب نے سرخ ہوتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"چلو شاہاش سائڈ پر ہو"

زریاب اس کی باتوں کو انور کر کے شرٹ اُتار کر ایک طرف رکھتا سنجیدگی سے بولا۔

عینا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا، وہ چاہتی تھی زریاب اسے منائے۔

مگر وہ صرف اپنی کرنا چاہ رہا تھا، زریاب سنجیدگی لیمپ آف کرتا اس کے قریب لیٹ گیا۔

عینا نے سسکی لی تھی مگر زریاب نے اثر نہیں لیا۔

اس میں نرمی سے عینا کو تھام کر سیدھا کیا اور خود اس پر مکمل جھک گیا۔

آج عینا نے اس کا ساتھ ہر گز نہیں دیا تھا، شاید وہ ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

مگر زریاب نے سکون سے اپنی طلب پوری کی جب صبح کے ساڑھے چار اس نے عینا کی حالت دیکھی۔  
تب جا کر وہ اس پر رحم کھا کر ایک طرف ہوا تھا۔

عینا نے خفگی سے رخ موڑ لیا، جبکہ زریاب بھی آنکھیں بند کر گیا۔

اس نے آفیس بھی جانا تھا تو بہتر تھا کچھ دیر نیند پوری کر لیتا۔

ارادہ تو اس کا عینا کو چیک کروانے کا بھی تھا، کیونکہ آج کل وہ بہت چڑچڑی ہو رہی تھی۔

زہرام رات کو ساڑھے آٹھ بجے لاؤنج میں داخل ہوا تو سب ہی موجود تھے۔

شاید وہ لوگ ڈنر کر چکے تھے سو اب صوفوں پر بیٹھ کر کافی پی جا رہی تھی، ساتھ ساتھ باتیں بھی جاری تھیں۔

زہرام مسکرا کر سلام کرتا علیزے کے ساتھ بیٹھ گیا، وہ بھی مسکرا دی۔

"پیٹا ڈنر کیا تم نے یا لگوا دوں؟"

صائمہ بیگم نے اس سے سوال کیا تھا جبکہ میرال اب اس کے ساتھ آ بیٹھی تھی۔

"نہیں تائی امی میں ڈنر کر چکا ہوں۔"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا تو انھوں نے سر ہلایا۔

میرال اب اسے اپنے دن کی باتیں بتا رہی تھی، اور وہ بظاہر غور سے سن رہا تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

جبکہ اس کا ذہن اپنی بیوی کی جانب تھا جو اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی سیل یوز کر رہی تھی۔

"بھائی، ماما مجھے آپ لوگوں سے بات کرنی ہے"

ہادی کی بات پر سب نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"بولو کیا بات ہے"

زہرام نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"مجھے نکاح کرنا ہے سہانا سے دس دنوں کے بیچ بیچ"

وہ از حد سنجیدگی سے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

سب کے لیے ہی یہ بات حیرت کا جھٹکا تھی، زہرام جو واقف تھا کہ میرا اپنی کی ٹیچر کو پسند کرتا ہے یہ سن کر ساری بات سمجھ گیا۔

"میرا ہادی تھی کیا کہہ رہے ہو تم؟"

اب سے پہلے صائمہ بیگم حیرت سے بولیں تھیں۔

جبکہ علیزے اور میرال کے تو منہ بند ہی نہیں ہو رہے تھے۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جی ماما میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ میں انہیں کافی ٹائم سے پسند کرتا ہوں۔ وہ میری یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں۔ میں ان سے بات کر چکا ہوں مگر وہ نہیں مان رہیں تو اب میں نے سوچا ہے کہ آپ لوگ چاچو یا زریاب بھائی سے بات کریں۔"

اس میں سنجیدگی سے سب کچھ کہا تھا۔

"لیکن بیٹا اسے اعتراض ہے تو ہم زبردستی کیسے کریں۔"

صائمہ بیگم فکر مندی سے بولیں۔

"ماما کوئی وجہ نہیں ہے ان کے پاس اعتراض کی۔ انہیں بس پرابلم ہے کہ وہ میری ٹیچر ہیں۔ لیکن میرا نہیں خیال کہ یہ کوئی بڑا مسئلہ ہے۔"

ہادی کی بات پر زہرام نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تمہارا خیال غلط ہے میر۔ تھا واقعی عجیب بات ہے تم اس کے سٹوڈنٹ ہو وہ کیسے تم سے نکاح کرے۔"

زہرام نے کہا تو ہادی نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"آپ لوگ کل جا رہے ہیں چاچو سے بات کرنے۔ یاد رہے دس دن میں نکاح کرنا ہے بس"

اس نے کہتے ساتھ ہی اپنا سیل اٹھایا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

جبکہ پیچھے باقی سب فکر مند سے بیٹھے تھے۔

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"پتہ نہیں کیوں اتنا ضدی ہے یہ لڑکا۔ مجال ہے کسی کی سن لے۔"

صائمہ بیگم بے بسی سے بولیں۔

"پریشان نہیں ہوں تائی امی۔ جب شادی کرنی ہی ہے اس کی تو بہتر ہے اس کی پسند کی جگہ کریں تاکہ خوش یہ رہے"

زہرام نے انہیں سمجھایا تو انہیں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پتہ نہیں اب سہانا کسی اور کو پسند نہ کرتی ہو۔ ہم زبردستی تو نہیں کر سکتے بیٹا"

انہوں نے پریشانی سے کہا۔

"نہیں تائی امی میں جانتی ہوں وہ کسی کو پسند نہیں کرتی اور ویسے بھی ماما آج کل اس کے رشتے کے بارے میں سوچ

رہی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا میرے بہتر اس کے لیے کوئی ہو سکتا ہے۔"

علیزے نے کہا کیونکہ وہ واقف تھی سہانا نے کبھی کسی مرد کو نہیں چاہا۔

"لیکن اعتراض کی وجہ اس کی بھی غلط نہیں بیٹا۔"

وہ پریشان تھیں، ایک طرف بیٹے کی پسند دوسری طرف سہانا کی مرضی۔

"کچھ نہ کچھ ہوگی جائے گا آپ پریشان مت ہوں اور آرام کریں بس"

زہرام محبت سے بولا تو وہ مسکرا دیں۔

"علیزے آجاؤ اب روم میں مجھے کپڑے نکال دو"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام نے سنجیدگی سے کہا اور میرال کی پیشانی پر پیار کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔  
وہ دونوں اوپر کی جانب بڑھ گئے تو میرال صائمہ بیگم کے پاس آ بیٹھی۔  
"میری بیٹی کو نیند نہیں آئی کیا؟"

انہوں نے اسے سینے سے لگا کر محبت سے سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔  
"اچھا پھر میرے کمرے میں آؤ میں بالوں میں آنکنگ کر دوں رف ہو رہے ہیں۔"  
انہوں نے اس کے بال سہلا کر کہا تو اس نے برا سامنہ بنایا۔  
"ماما مجھے نیند آئی ہے میں سونے چلتی ہوں"  
اس نے جلدی سے کہا اور اٹھ کر اوپر بھاگ گئی تو وہ مسکرا کر رہ گئیں۔

وہ دونوں کمرے میں آئے تو زہرام کی امپارٹنٹ کال آگئی تھی جبکہ علیزے اسے مصروف پا کر کپڑے لیتی واشر روم چلی گئی۔

"علیزے۔۔۔"

مگر ابھی اس نے شور کھولا ہی تھا کہ اسے زہرام کی پکڑ سنائی دی تھی۔  
"جی"



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے بھی وہیں سے بلند آواز میں کہا۔

"فوراً باہر آؤ ہری اپ"

زہرام کی سنجیدہ آواز پر اس نے منہ بنایا تھا۔

"پندرہ منٹ تک آتی ہوں ویٹ کریں۔"

اس نے بے بسی سے کہا تھا۔

"میں کہہ رہا ہوں فوراً باہر آؤ تو مطلب فوراً"

زہرام نے سنجیدگی سے کہا۔

علیزے نے غصے سے دروازے کو دیکھا مگر پھر سکون سے شاہر لینے لگی۔

دو منٹ بعد جب زہرام کی کوئی آواز نہیں آئی تو اسے پریشانی ہوئی۔

علیزے نے جلدی سے شاہر بند کیا، ابھی اس نے ٹاول اپنے گرد لپیٹا ہی تھا کہ جھٹکے سے دروازہ کھلا تھا۔

سامنے ہی زہرام کو سرخ چہرہ لیے دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلیں۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کچھ ایسا کرے گا۔

شرم سے علیزے کی آنکھیں جھک گئیں جبکہ گال تپ اٹھے، اس کا دل ڈر سے زور زور سے دھڑکنے لگا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"سمجھ نہیں آتی ناں میری جان کو ایک دفعہ کی کہی بات۔۔۔ تو مجبوراً آج سزا دینی پڑے گی تاکہ آئندہ یہ غلطی نہیں ہو۔"

زہرام نے نہایت سختی سے کہتے اس کی جان نکالی تھی۔  
علیزے نے خوف سے اسے دیکھا جو بہت حد تک سنجیدہ تھا۔  
"میں۔۔۔ میں بس آنے ہی۔۔۔ والی"

"پر تم آئی نہیں تو میں آگیا۔ ڈونٹ وری مائے لو اب ہم ساتھ میں شاور لیں گے۔"  
زہرام نے کہتے ساتھ دروازہ لاک کیا تو اس نے گھبرا کر اسے دیکھا، جبکہ ٹاول پر گرفت سخت ہوئی تھی۔  
ٹاول صرف گھٹنوں تک تھا، اس کی سفید پنڈلیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔  
"زہرام پلیز۔۔۔ بس کر دیں ناں"  
اس نے بے بسی سے کہا۔

"ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں میں نے میری جان ابھی کیسے بس کر دوں"  
اس نے مسکرا کر کہا ساتھ ہی اس نے اپنی سفید شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے تھے۔  
جبکہ سرخ نظریں اس کے خوبصورت سراپے میں ابھی تھیں۔

علیزے نے شرم سے نظریں جھکا لیں جبکہ قدم پیچھے کی جانب لیے۔

# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

زہرام نے باتھ ٹب میں پانی بھرا پھر اسے دیکھا جو سینے پر دونوں ہاتھ رکھے سہمی ہوئی کھڑی تھی۔  
"آؤ جاناں"

اس نے مسکرا کر کہا، علیزے کا ڈرنا، سہم جانا اسے اٹریکٹ کر رہا تھا۔

"مجھے نہیں آنا"

اس نے خفگی سے کہا تو زہرام نے پل میں اسے گود میں بھر کر ٹب میں ڈالا تھا۔

علیزے کی چیخ بے ساختہ تھی، زہرام خود بھی ٹب میں آیا اور اس نے علیزے کا ٹاول اُتار کر باہر اچھالا تھا۔

اب کی بعد علیزے کا سانس اٹکا تھا، اس نے ناراضگی سے زہرام کو دیکھا۔

"بہت برے ہیں آپ"

اس نے کہتے ساتھ ہی دانت اس کی گردن پر گاڑھے تو زہرام مسکرایا۔

"فائنلی تم نے بھی اپنی محبت کے نشان دیئے مجھے"

زہرام نے مسکرا کر معنی خیزی سے کہا تو علیزے نے گھور کر اسے دیکھا۔

"اپنی کمر آئینے میں دیکھیں زرہ۔۔۔ کل رات میرے نیلز کے بہت سے نشان ملے ہیں وہاں"

اس نے مسکرا کر شرارت سے کہا تو زہرام نے گھور کر اسے دیکھا۔

"اپنے آپ کو تو دیکھو پہلے۔ تم تو ساری کی ساری ہی میرے نشانوں سے بھر گئی ہو"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے بدلہ پورا کیا ساتھ ہی اس نے کھینچ کے اسے خود سے لگایا تھا۔

"آئی لو یو"

اس کی کمر پر انگلیاں چلاتے وہ محبت سے باتھا۔

"بٹ سٹل آئی ہیٹ یو"

وہ ناراضگی میں کہہ تو گئی تھی مگر نہیں جانتی تھی کہ ان الفاظ کا خمیازہ اسے ساری رات بھگتنا پڑے گا۔

زہرام نے غصے سے اسے دیکھا۔

"کیا کہا زہ پھر سے کہنا؟"

زہرام سختی سے سوال کر رہا تھا۔

"آئی سیڈ آئی ہے یو"

اس نے مسکرا کر کہا اور یہاں زہرام ملک کی بس ہوئی تھی۔

اس نے باہر آکر جھٹکے سے اسے بانہوں میں بھرا پھر روم میں لا کر اسے بیڈ پر پٹھا۔

علیزے کو اب صحیح معنوں میں اس سے ڈر لگا تھا۔

زہرام نے لائٹ آف کی اور اس پر چھا گیا۔

پھر ساری رات وہ کہتی رہی تھی آئی لو یو زہرام۔۔۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب کالس نہیں چل رہا تھا عینا کہ دماغ ٹھکانے پر کس طرح لگائے۔  
رات اس نے بہت کوشش کی منانے کی مگر عینا نے نہیں سنی تھی، ہاں اس نے زبردستی اپنی خواہش ضرور پوری کی تھی۔

عینا اسی وجہ سے اب زیادہ ناراضگی دکھا رہی تھی۔

لیکن زریاب نے آج سوچ لیا تھا اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائے، اور اس کی چڑچڑاہٹ ختم کرنے کی ترکیب پوچھے۔  
اس نے یارم کو کہہ دیا تھا کہ آج وہ آفیس نہیں آپائے گا، یقیناً عینا کی وجہ سے اس کی بہت سی امپارٹنٹ میٹنگز تباہ ہو رہی تھیں ان دنوں۔

مگر اولاد دونوں کی تھی تو زریاب صبر کرنے پر مجبور تھا۔

وہ ناشتہ کر کے روم میں آیا تو عینا کو سامان پیک کرتے دیکھ اسے حیرت ہوئی۔

یقیناً ان کا کہیں جانے کا پلین تو بننا نہیں تھا جو وہ یوں اپنے سارے کپڑے ایک بیگ میں پھینکتی جا رہی تھی۔

زریاب نے دروازہ بند کیا اور اس کے قریب آیا۔

عینا اس کی موجودگی کا احساس کر کے اب غصے سے مزید کپڑے پٹختنے لگی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ صبح صبح کیا سوار ہوا ہے تمہارے دماغ پر جو یہ سب کر رہی ہو؟"  
اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تو عینا نے ایک نظر اس پر ڈالی پھر دوبارہ الماری کی جانب بڑھ گئی۔  
جواب دینا اس نے ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"عینا اب بس کر دو۔ کیوں اتنے دنوں سے مجھے تنگ کر رہی ہو تم یار"  
زریاب بے بسی سے بولا۔

"پریشان مت ہوں آئندہ تنگ نہیں کروں گی آپ کو کیونکہ میں آج ہی واپس اپنے گھر جا رہی ہوں۔"  
اس کے سنجیدگی سے کہا، زریاب کا دماغ اب صحیح معنوں میں گھوما تھا۔  
"فارگاڑ سیک بس کر دو اب ان نخروں کی اور یہ بات کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہاں؟ تم نے سوچا بھی کیسے میں  
تمہیں خود سے دور جانے دوں گا۔"  
زریاب سختی سے بولا تو ایسا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"آہستہ بولیں۔ آپ کے اونچا بولنے سے میں ڈرنے ہر گز نہیں والی ہوں"  
عینا نم آنکھیں لیے بولی تو زریاب نے تیزی سے قریب آ کر اسے تھاما تھا اور اسے ساتھ لیے کو صوفے پر آیا۔  
عینا کو بٹھا کے وہ اس کے ساتھ بیٹھا جبکہ اس کے ہاتھ بھی سہلانے لگا۔  
"کیوں اتنی ضدی بن رہی ہے میری جان۔ تم تو بہت اچھی بیوی ہونا زریاب کی۔ میری ساری باتیں مانتی ہو۔"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

زریاب نے نرمی کرنا بہتر جاندا۔

"بٹ آپ بالکل اچھے نہیں ہیں۔ آپ اب پہلے کی طرح مجھ سے محبت نہیں کرتے زریاب۔ اب آپ کے پاس میرے لیے وقت تک نہیں ہوتا۔ میری خواہشات بوجھ بن گئی ہیں آپ پر۔ اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے میں اب واپس جا رہی ہوں۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ"

عینا بچوں کی طرح اسی سے اس کی شکایتیں کرنے لگی۔

زریاب نے اسے نرمی سے خود سے لگایا، جبکہ تھوڑا اوپر اٹھا کر اس نے عینا کو اپنی تھائی پر بٹھالیا۔

عینا بھی اس کی گردن میں بازو ڈالتی، اس کی سینے میں چہرہ چھپا کر آنسو بہانے لگی۔

"عینا میری محبت کبھی کم بھی ہو سکتی تمہارے لیے اور ناں ہی تمہاری خواہشات بوجھ ہیں میں پر میری جان تم کیوں اس طرح سوچ رہی ہو۔ جہاں تک بات وقت دینے کی ہے تو میری کوشش ہوتی ہے جلدی گھر آؤں اکثر آتا بھی ہوں تو تم بلا وجہ لڑنے لگتی ہو تو کیا کروں غصہ آ جاتا ہے مجھے۔ لیکن آئندہ اپنی جان کو بالکل کچھ نہیں کہوں گا اب بس رونا بند کرو"

اس نے نرمی سے سمجھایا تو عینا نے سر اٹھا اور اسے دیکھا۔

دونوں کہ چہرے از حد قریب تھے، زریاب کا دل کیا اسے خود میں سمو لے مگر ابھی وہ اس کی بات سننا چاہتا تھا۔

"لیکن اب میں فیصلہ کر چکی ہیں سو آپ بھی مجھے جانے اسے نہیں روک رہے۔"

اس نے بچکانہ انداز میں کہا تو زریاب نے مسکراہٹ دبائی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"ایسے ہی جانے دوں گا؟ پاگل تھوڑی ہوں میں کہ اپنی سانسوں کو خود سے دور کر دوں"

اس نے محبت سے عینا کے بال سمیٹ کر کہا، پھر قریب ہو کے اس کی پیشانی پر محبت کو مہر ثبت کی۔

"میں ناراض ہوں آپ سے یکے والی"

اس نے خفگی سے کہا تو زریاب نے رحم طلب نظروں سے اسے دیکھا۔

"اس دفعہ معاف کر دو اگلی دفعہ نہیں کچھ کہوں گا اور بہت خیال بھی رکھوں گا۔"

زریاب نے ریکویسٹ کی تو عینا نے گال پر انگلی رکھی، اور سوچنے کی اداکاری کرنے لگی۔

وہ اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ زریاب نے اچانک ہی اس کی گال سے انگلی ہٹائی اور وہاں لب رکھے، پھر اس کی انگلی کو

ہونٹوں سے لگا کر وہاں بھی پیار کیا۔

عینا شرمائی تو زریاب مسکرا دیا۔

"اب کہاں جانا ہے میری بیوی کو؟ شاپنگ پر، لنچ کرنے یا ڈاکٹر کے پاس؟"

زریاب نے آخری آپشن شرارت سے دیا، مگر عینا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"بیوی کو منانے کی خاطر ڈاکٹر کے پاس کون لے کے جاتا ہے مسٹر زریاب؟"

اس نے ناراضگی سے کہا تو زریاب مسکرایا۔

"اگر چھوٹی سی، نازک سی بیوی شوہر کو اتنا خوبصورت تحفہ دے تو ڈاکٹر کے پاس بھی جانا پڑتا ہے ناں"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

زریاب نے پیار سے اسے دیکھتے کہا جس نے اس کی بات پر براسا منہ بنایا۔

"جی نہیں۔ مجھے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا مجھے شاپنگ پر جانا ہے آپ کے ساتھ"

اس نے آپشن سیلیکٹ کیا۔

"مگر جانا لازمی ہے کیونکہ تم آج کل بہت رو دھور ہی ہو سو آئی تھنک چیک اپ ضروری ہے۔ بات رہی شاپنگ کی تو

وہ ڈیلیوری کے بعد چلیں گے ابھی تمہاری طبیعت بھی خراب ہو سکتی ہے زیادہ چلنے سے۔ تو پہلے ہم دونوں ڈاکٹر کے

پاس جائیں گے تمہارا چیک آپ کروا کر اچھے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھائیں گے ڈیسٹ اٹ"

زریاب نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"جب لے ہی نہیں جانا تھا تو آپشن کیوں دیا؟"

اس نے غصے سے پوچھا تو زریاب مسکرایا۔

"مجھے تھوڑی پتہ تھا تم یہی سیلیکٹ کرو گی۔ میں تو بس زیادہ محبت جھاڑ رہا تھا۔"

اس نے کہا تو عینا بھی دھیماسا مسکرائی۔

"صدقے جاؤں پورے تین دن بعد مسکرائی ہے میری جان"

اس نے خوشگوار لہجے میں کہا تو عینا کو خوشی ہوئی، مطلب وہ بہت نوٹ کرتا تھا اسے۔

"اب تیار ہو جاؤ پھر چلیں۔ ویسے کچھ موٹی سی نہیں ہو رہی تم؟"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب نے جان بوجھ کر سنجیدگی سے کہا تھا حالانکہ وہ ابھی بالکل موٹی نہیں ہوئی تھی۔

اس کی بات پر عینا نے فوراً ایک نظر خود پر ڈالی پھر وہ تیزی سے اٹھتی ڈریسنگ تک گئی تھی۔

اس کی جلد بازی پر زریاب کو غصہ آیا تھا مگر خاموش رہا اور اس کے تاثرات دیکھنے لگا۔

وہ اب اگے پیچھے، ہر طرح سے گھوم گھوم کر خود کو مرمر میں دیکھ رہی تھی، جبکہ زریاب مسکراہٹ دہا رہا تھا۔

"کہاں سے موٹی لگ رہی ہوں میں آپ کو زریاب؟"

اس میں غصے سے پوچھا تو زریاب نے سنجیدہ ہو کر اسے دیکھا۔

"مجھے تو موٹی ہی لگ رہی ہو۔ دیکھو تو صحیح خود کو"

اس نے پھر سے سنجیدگی سے کہا تو عینا اب کی بار رونے والی ہوئی تھی۔

"زریاب اگر تو آپ مذاق کے رہے ہیں تو بہت برا مذاق ہے یہ تو پلیز نہیں کریں۔"

عینا نے سختی سے کہا تو زریاب اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھتا تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا گیا۔

دونوں اب آئینے میں اپنے عکس دیکھ رہے تھے۔

"ابھی ہوئی تو نہیں ہو لیکن میں ٹیسٹ کر رہا تھا کہ آگے جا کر ہو جاؤ گی تو کا طرح رٹیکٹ کرو گی پھر۔"

زریاب نے شرارت سے کہا تو عینا نے منہ بسورا۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"مجھے نہیں ہونا موٹا"

اس نے منہ بنا کر بالکل بچوں کی طرح کہا تو زریاب نے قہقہہ لگایا۔

"لیکن ہونا تو ہے ہی ناں بیشک تم چاہو یا نہیں۔"

زریاب نے اب کی بار اسے سمجھایا تھا۔

"لیکن پھر میں کیسے باہر جاؤں گی زریاب۔ اگر میں زیادہ موٹی ہو گئی تو میں بتا رہی ہوں آپ کو میں نے روم سے باہر

نہیں جانا پھر"

اس نے پریشانی سے کہا تو زریاب نے حصار مزید سخت کیا۔

"بیوقوف لڑکی روم میں کیسے رہو گی اتنا عرصہ اور ویسے بھی میں ہوں گاناں تمہارے ساتھ تو تمہیں ٹھیک کر ہی لوں

گا"

اس نے محبت سے کہا پھر عینا کی گردن پر بیئر ڈسہلا کر پیچھے ہوا تو عینا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"بہت برے ہیں آپ"

وہ گردن ہاتھ سے سہلاتی ہوئی بولی تو زریاب نے سر کو خم دیتے داد وصول کی۔

READERS CHOICE

"چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ"

اس نے کہا تو عینا بھی بیڈ کی طرف آئی اس نے کپڑے سمیٹنے شروع کیے تو زریاب نے فوراً اسے اسے پکڑ کر بٹھایا تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"یہ میں کی ملازمہ سے کروالوں گا تم کیوں اپنی جان ہلکان کر رہی ہو عینا"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

پھر زریاب باہر چلا گیا جبکہ عینا تیار ہونے لگی تھی۔

"تم مجھ سے دوستی کر سکتی ہو کیا؟"

فائق اس کی جانب دیکھتا بولا تو میرال جو تیزی سے ہل ہل کر ڈیفینیشن رٹ رہی تھی جھٹکے سے رکی۔

"جی نہیں میں آپ سے دوستی نہیں کروں گی کیونکہ میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی"

اس نے جھٹ سے فائق کی پیش کش رد کی تھی۔

مگر فائق مسکرا دیا۔

"کیوں نہیں کرتی دوستی لڑکوں سے؟"

اس نے مسکرا کر پوچھا وہ کوشش کر رہا تھا کہ میرال کو کسی طرح خود سے مانوس کرے۔

"کیونکہ لڑکے برے ہوتے ہیں اور ویسے بھی میرے بھائی میرے دوست ہی ہیں سو مجھے اور دوستوں کی ضرورت

نہیں"

اس نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیا تو فائق کا موڈ خراب ہوا مگر وہ پھر بھی ضبط کرتا مسکرایا۔

## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"لیکن مجھے دوستی کرنی ہے تم سے۔ جانتی ہو مجھ سے دوستی کرو گی تو ہم دونوں بہت انجوائے کریں گے" اس نے گھٹیا پن سے کہا تو میراں بھی بک رکھتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیسی انجوائے کریں گے ہم؟"

اس نے خوشی سے پوچھا تو فائق رضا کے ہونٹ مزید پھیل گئے۔

"بس وہ تو دوستی کے بعد پتہ چلے گا ناں"

اس نے پیار سے کہا تو میراں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے میں دوست ہوں آپ کی اب بتائیں کیا کریں گے ہم؟"

اس نے جلدی سے کہا تو فائق خوشی سے اس کے قریب آ بیٹھا۔

اب وہ دونوں ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے مگر میراں نے دھیان اس طرف نہیں دیا تھا۔

آج زہرام اور صائمہ بیگم زریاب کی طرف گئے ہوئے تھے، سہانا کے مقصد سے۔

جبکہ گھر میں بس علیزے ہی تھی، ہادی بھی ابھی تو گھر نہیں آیا تھا۔

علیزے کی طبیعت بہتر نہیں تھی، اسے کل سے بہت فیور تھا تو وہ اپنے کمرے میں تھی۔

ہاں مگر بہت سے ملازمین ضرور موجود تھے یہاں۔

"تم نے کبھی کس کیا ہے کسی لڑکے کو"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر بہت چاہت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔

میرال نے جھٹکے سے ہاتھ اس سے چھڑوایا تھا۔

"یہ کیا عجیب باتیں کر رہے ہیں آپ؟"

اس نے ذرا غصے سے کہا تو وہ مسکرایا۔

"میں چاہتا ہوں تم مجھے کس کر وہ بھی ادھر"

وہ اپنے ہونٹوں کی جانب اشارہ کرتا خباثت سے بولا تھا۔

میرال نے غصے سے اسے دیکھا، وہ معصوم ضرور تھی مگر پاگل نہیں تھی، اتنی سمجھ بوجھ رکھتی تھی کہ غیر مرد کو کس نہیں کرتے۔

"یہ کیا بکواس ہے ہاں۔ میں ابھی بھائی کو کال کر کے بتاتی ہوں کہ آپ مجھ سے گندی باتیں کر رہے ہیں"

اس نے کہتے ساتھ ہی اپنا سیل اٹھا کر زہرام کا نمبر ملا ناچا ہاتھ تھا۔

جب اچانک فائق نے اس کا سیل چبچ کر صوفے اور پھینکا اور اس کے ہاتھ جکڑ گیا۔

"اگر ہماری کوئی بھی بات تم نے کسی کو بتائی تو تم سوچ بھی نہیں سکتی کیا کروں گا میں تمہارے ساتھ۔ سو بی کیئر فل"

اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو میرال خوفزدہ ہوئی۔

"آپ بد تمیزی کر رہے ہیں میرے ساتھ تو میں سب کو بتاؤں گی۔ جو کرنا ہے کر لیں آپ"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے سنجیدگی سے کہا تو فائق نے مزید سختی سے اس کی کلائی جکڑی۔

"زبان بند رکھو اپنی یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔ یاد رکھیں میرا ملک اگر تم نے یہ زبان کسی کے سامنے کھولی تو کہیں کا نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں"

اس نے غصے سے کہا تو میرا سچ میں سہم گئی تھی۔

اسے فکر لاحق ہوئی کہ اگر اس نے اسے نقصان پہنچا دیا کسی کو کچھ غلط بتا دیا تو سب اسے غلط نہ سمجھیں۔

ہاں آج پھر ایک بنت ہوانے ابن آدم سے ڈر کر خاموشی دھار لی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی یہی خاموشی آگے جا کر اسے کہاں لے جائے گی۔

"گڈ بائے اب کل ملیں گے اور ہاں کل تم بلیک ڈریس پہننا ورنہ۔۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

میرا کچھ دیر ساکت بیٹھی رہی تھی، اسے سمجھ نہیں آیا روئے یا اللہ سے مدد مانگے۔

وہ آہستہ سے اٹھی اور اوپر آئی دل کر رہا تھا کمرے میں جا کر روئے، جی بھر کر روئے۔

وہ کہاں آکر پھنسی تھی، وہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ اس کے گناہ کی سزا ہے یہ، یا آزمائش ہے اس کے لیے۔

وہ آنکھیں صاف کرتی آہستہ سے دستک دے کر علیزے کے روم میں آئی۔

سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی تھی، جبکہ آنکھیں بند تھیں، قدموں کی چاپ پر اس نے آنکھیں کھولیں۔



# بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

سامنے میرال کو دیکھ کر وہ دھیمسا مسکرائی، میرال چاہ کر بھی بھی مسکرا سکی۔  
اس نے علیزے سے چند باتیں کی، اس کی طبیعت کا دریافت کیا پھر وہ سر میں درد کا کہتی کمرے میں آگئی تھی۔

جاری ہے۔۔۔

Bheegi\_Aankhein\_Teri#

Episode\_no\_18#

By\_The\_Best\_Novels#

!Don't Copypaste Without My Permission

زریاب کابس نہیں چل رہا تھا عینا کہ دماغ ٹھکانے پر کس طرح لگائے۔  
رات اس نے بہت کوشش کی منانے کی مگر عینا نے نہیں سنی تھی، ہاں اس نے زبردستی اپنی خواہش ضرور پوری کی تھی۔

عینا اسی وجہ سے اب زیادہ ناراضگی دکھا رہی تھی۔

لیکن زریاب نے آج سوچ لیا تھا اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائے، اور اس کی چڑچڑاہٹ ختم کرنے کی ترکیب پوچھے۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے یارم کو کہہ دیا تھا کہ آج وہ آفیس نہیں آپائے گا، یقیناً عینا کی وجہ سے اس کی بہت سی امپارٹنٹ میٹنگز تباہ ہو رہی تھیں ان دنوں۔

مگر اولاد دونوں کی تھی تو زریاب صبر کرنے پر مجبور تھا۔

وہ ناشتہ کر کے روم میں آیا تو عینا کو سامان پیک کرتے دیکھ اسے حیرت ہوئی۔

یقیناً ان کا کہیں جانے کا پلین تو بنا نہیں تھا جو وہ یوں اپنے سارے کپڑے ایک بیگ میں پھینکتی جا رہی تھی۔

زریاب نے دروازہ بند کیا اور اس کے قریب آیا۔

عینا اس کی موجودگی کا احساس کر کے اب غصے سے مزید کپڑے پٹختنے لگی۔

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ صبح صبح کیا سوار ہوا ہے تمہارے دماغ پر جو یہ سب کر رہی ہو؟"

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تو عینا نے ایک نظر اس پر ڈالی پھر دوبارہ الماری کی جانب بڑھ گئی۔

جواب دینا اس نے ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"عینا اب بس کر دو۔ کیوں اتنے دنوں سے مجھے تنگ کر رہی ہو تم یار"

زریاب بے بسی سے بولا۔

"پریشان مت ہوں آئندہ تنگ نہیں کروں گی آپ کو کیونکہ میں آج ہی واپس اپنے گھر جا رہی ہوں۔"

اس کے سنجیدگی سے کہا، زریاب کا دماغ اب صحیح معنوں میں گھوما تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"فارگاڑ سیک بس کردواب ان نخروں کی اور یہ بات کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہاں؟ تم نے سوچا بھی کیسے میں تمہیں خود سے دور جانے دوں گا۔"

زریاب سختی سے بولا تو ایسا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"آہستہ بولیں۔ آپ کے اونچا بولنے سے میں ڈرنے ہر گز نہیں والی ہوں"

عینا نم آنکھیں لیے بولی تو زریاب نے تیزی سے قریب آکر اسے تھامتا تھا اور اسے ساتھ لیے کو صوفے پر آیا۔

عینا کو بٹھا کے وہ اس کے ساتھ بیٹھا جبکہ اس کے ہاتھ بھی سہلانے لگا۔

"کیوں اتنی ضدی بن رہی ہے میری جان۔ تم تو بہت اچھی بیوی ہونا زریاب کی۔ میری ساری باتیں مانتی ہو۔"

زریاب نے نرمی کرنا بہتر جانا۔

"بٹ آپ بالکل اچھے نہیں ہیں۔ آپ اب پہلے کی طرح مجھ سے محبت نہیں کرتے زریاب۔ اب آپ کے پاس

میرے لیے وقت تک نہیں ہوتا۔ میری خواہشات بوجھ بن گئی ہیں آپ پر۔ اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے میں اب

واپس جا رہی ہوں۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ"

عینا بچوں کی طرح اسی سے اس کی شکایتیں کرنے لگی۔

زریاب نے اسے نرمی سے خود سے لگایا، جبکہ تھوڑا اوپر اٹھا کر اس نے عینا کو اپنی تھائی پر بٹھالیا۔

عینا بھی اس کی گردن میں بازو ڈالتی، اس کی سینے میں چہرہ چھپا کر آنسو بہانے لگی۔

## بھیگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"عینا میری محبت کبھی کم بھی ہو سکتی تمہارے لیے اور ناں ہی تمہاری خواہشات بوجھ ہیں میں پر میری جان تم کیوں اس طرح سوچ رہی ہو۔ جہاں تک بات وقت دینے کی ہے تو میری کوشش ہوتی ہے جلدی گھر آؤں اکثر اتنا بھی ہوں تو تم بلا وجہ لڑنے لگتی ہو تو کیا کروں غصہ آجاتا ہے مجھے۔ لیکن آئندہ اپنی جان کو بالکل کچھ نہیں کہوں گا اب بس رونا بند کرو"

اسلام علیکم!

ہمارے ادراگرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

# بھیکگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

اس نے نرمی سے سمجھایا تو عینا نے سر اٹھا اور اسے دیکھا۔  
دونوں کہ چہرے از حد قریب تھے، زریاب کا دل کیا اسے خود میں سمو لے مگر ابھی وہ اس کی بات سننا چاہتا تھا۔  
"لیکن اب میں فیصلہ کر چکی ہیں سو آپ بھی مجھے جانے اسے نہیں روک رہے۔"  
اس نے بچکانہ انداز میں کہا تو زریاب نے مسکراہٹ دبائی۔  
"ایسے ہی جانے دوں گا؟ پاگل تھوڑی ہوں میں کہ اپنی سانسوں کو خود سے دور کر دوں"  
اس نے محبت سے عینا کے بال سمیٹ کر کہا، پھر قریب ہو کے اس کی پیشانی پر محبت کو مہر ثبت کی۔  
"میں ناراض ہوں آپ سے پکے والی"  
اس نے خفگی سے کہا تو زریاب نے رحم طلب نظروں سے اسے دیکھا۔  
"اس دفعہ معاف کر دو اگلی دفعہ نہیں کچھ کہوں گا اور بہت خیال بھی رکھوں گا۔"  
زریاب نے ریکویسٹ کی تو عینا نے گال پر انگلی رکھی، اور سوچنے کی اداکاری کرنے لگی۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ زریاب نے اچانک ہی اس کی گال سے انگلی ہٹائی اور وہاں لب رکھے، پھر اس کی انگلی کو ہونٹوں سے لگا کر وہاں بھی پیار کیا۔

عینا شرمائی تو زریاب مسکرا دیا۔

"اب کہاں جانا ہے میری بیوی کو؟ شاپنگ پر، لنچ کرنے یا ڈاکٹر کے پاس؟"

زریاب نے آخری آپشن شرارت سے دیا، مگر عینا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"بیوی کو منانے کی خاطر ڈاکٹر کے پاس کون لے کے جاتا ہے مسٹر زریاب؟"

اس نے ناراضگی سے کہا تو زریاب مسکرایا۔

"اگر چھوٹی سی، نازک سی بیوی شوہر کو اتنا خوبصورت تحفہ دے تو ڈاکٹر کے پاس بھی جانا پڑتا ہے ناں"

زریاب نے پیار سے اسے دیکھتے کہا جس نے اس کی بات پر برا سامنہ بنایا۔

"جی نہیں۔ مجھے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا مجھے شاپنگ پر جانا ہے آپ کے ساتھ"

اس نے آپشن سیلیکٹ کیا۔

"مگر جانا لازمی ہے کیونکہ تم آج کل بہت رو دھور رہی ہو سو آئی تھنک چیک اپ ضروری ہے۔ بات رہی شاپنگ کی تو

وہ ڈیلیوری کے بعد چلیں گے ابھی تمہاری طبیعت بھی خراب ہو سکتی ہے زیادہ چلنے سے۔ تو پہلے ہم دونوں ڈاکٹر کے

پاس جائیں گے تمہارا چیک آپ کروا کر اچھے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھائیں گے ڈیسٹ"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"جب لے ہی نہیں جانا تھا تو آپشن کیوں دیا؟"

اس نے غصے سے پوچھا تو زریاب مسکرایا۔

"مجھے تھوڑی پتہ تھا تم یہی سیلیکٹ کرو گی۔ میں تو بس زیادہ محبت جھاڑ رہا تھا۔"

اس نے کہا تو عینا بھی دھیماسا مسکرائی۔

"صدقے جاؤں پورے تین دن بعد مسکرائی ہے میری جان"

اس نے خوشگوار لہجے میں کہا تو عینا کو خوشی ہوئی، مطلب وہ بہت نوٹ کرتا تھا اسے۔

"اب تیار ہو جاؤ پھر چلیں۔ ویسے کچھ موٹی سی نہیں ہو رہی تم؟"

زریاب نے جان بوجھ کر سنجیدگی سے کہا تھا حالانکہ وہ ابھی بالکل موٹی نہیں ہوئی تھی۔

اس کی بات پر عینا نے فوراً ایک نظر خود پر ڈالی پھر وہ تیزی سے اٹھتی ڈریسنگ تک گئی تھی۔

اس کی جلد بازی پر زریاب کو غصہ آیا تھا مگر خاموش رہا اور اس کے تاثرات دیکھنے لگا۔

وہ اب اگے پیچھے، ہر طرح سے گھوم گھوم کر خود کو مرمر میں دیکھ رہی تھی، جبکہ زریاب مسکراہٹ دبا رہا تھا۔

"کہاں سے موٹی لگ رہی ہوں میں آپ کو زریاب؟"

اس میں غصے سے پوچھا تو زریاب نے سنجیدہ ہو کر اسے دیکھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مجھے تو موٹی ہی لگ رہی ہو۔ دیکھو تو صحیح خود کو"

اس نے پھر سے سنجیدگی سے کہا تو عیناب کی بار رونا والی ہوئی تھی۔

"زریاب اگر تو آپ مذاق کے رہے ہیں تو بہت برا مذاق ہے یہ تو پلیز نہیں کریں۔"

عیناب نے سختی سے کہا تو زریاب اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھتا تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا گیا۔

دونوں اب آئینے میں اپنے عکس دیکھ رہے تھے۔

"ابھی ہوئی تو نہیں ہو لیکن میں ٹیسٹ کر رہا تھا کہ آگے جا کر ہو جاؤ گی تو کا طرح رٹیکٹ کرو گی پھر۔"

زریاب نے شرارت سے کہا تو عیناب نے منہ بسورا۔

"مجھے نہیں ہونا موٹا"

اس نے منہ بنا کر بالکل بچوں کی طرح کہا تو زریاب نے قہقہہ لگایا۔

"لیکن ہونا تو ہے ہی ناں بیشک تم چاہو یا نہیں۔"

زریاب نے اب کی بار اسے سمجھایا تھا۔

"لیکن پھر میں کیسے باہر جاؤں گی زریاب۔ اگر میں زیادہ موٹی ہو گئی تو میں بتا رہی ہوں آپ کو میں نے روم سے باہر

نہیں جانا پھر"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے پریشانی سے کہا تو زریاب نے حصار مزید سخت کیا۔

"بیوقوف لڑکی روم میں کیسے رہو گی اتنا عرصہ اور ویسے بھی میں ہوں گا ناں تمہارے ساتھ تو تمہیں ٹھیک کر ہی لوں گا"

اس نے محبت سے کہا پھر عینا کی گردن پر بیئر ڈسہلا کر پیچھے ہوا تو عینا نے گھور کر اسے دیکھا۔  
"بہت برے ہیں آپ"

وہ گردن ہاتھ سے سہلاتی ہوئی بولی تو زریاب نے سر کو خم دیتے داد وصول کی۔  
"چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ"

اس نے کہا تو عینا بھی بیڈ کی طرف آئی اس نے کپڑے سمیٹنے شروع کیے تو زریاب نے فوراً اسے پکڑ کر بٹھایا تھا۔  
"یہ میں کی ملازمہ سے کروالوں گا تم کیوں اپنی جان ہلاکان کر رہی ہو عینا"  
اس نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا۔  
پھر زریاب باہر چلا گیا جبکہ عینا تیار ہونے لگی تھی۔

READERS CHOICE

"تم مجھ سے دوستی کر سکتی ہو کیا؟"  
فائق اس کی جانب دیکھتا بولا تو میرال جو تیزی سے ہل ہل کر ڈیفینیشن رٹ رہی تھی جھٹکے سے رکی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"جی نہیں میں آپ سے دوستی نہیں کروں گی کیونکہ میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی"

اس نے جھٹ سے فائق کی پیش کش رد کی تھی۔

مگر فائق مسکرا دیا۔

"کیوں نہیں کرتی دوستی لڑکوں سے؟"

اس نے مسکرا کر پوچھا وہ کوشش کر رہا تھا کہ میرا کو کسی طرح خود سے مانوس کرے۔

"کیونکہ لڑکے برے ہوتے ہیں اور ویسے بھی میرے بھائی میرے دوست ہی ہیں سو مجھے اور دوستوں کی ضرورت نہیں"

اس نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیا تو فائق کا موڈ خراب ہوا مگر وہ پھر بھی ضبط کرتا مسکرایا۔

"لیکن مجھے دوستی کرنی ہے تم سے۔ جانتی ہو مجھ سے دوستی کرو گی تو ہم دونوں بہت انجوائے کریں گے"

اس نے گھٹیا پن سے کہا تو میرا بھی بک رکھتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیسی انجوائے کریں گے ہم؟"

اس نے خوشی سے پوچھا تو فائق رضا کے ہونٹ مزید پھیل گئے۔

"بس وہ تو دوستی کے بعد پتہ چلے گا ناں"

اس نے پیار سے کہا تو میرا نے اثبات میں سر ہلایا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی سیسٹ ناول

"ٹھیک ہے میں دوست ہوں آپ کی اب بتائیں کیا کریں گے ہم؟"

اس نے جلدی سے کہا تو فائق خوشی سے اس کے قریب آ بیٹھا۔

اب وہ دونوں ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے مگر میرال نے دھیان اس طرف نہیں دیا تھا۔

آج زہرام اور صائمہ بیگم زریاب کی طرف گئے ہوئے تھے، سہانا کے مقصد سے۔

جبکہ گھر میں بس علیزے ہی تھی، ہادی بھی ابھی تو گھر نہیں آیا تھا۔

علیزے کی طبیعت بہتر نہیں تھی، اسے کل سے بہت فیور تھا تو وہ اپنے کمرے میں تھی۔

ہاں مگر بہت سے ملازمین ضرور موجود تھے یہاں۔

"تم نے کبھی کس کیا ہے کسی لڑکے کو"

وہ اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر بہت چاہت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا۔

میرال نے جھٹکے سے ہاتھ اس سے چھڑوایا تھا۔

"یہ کیا عجیب باتیں کر رہے ہیں آپ؟"

اس نے ذرا غصے سے کہا تو وہ مسکرایا۔

"میں چاہتا ہوں تم مجھے کس کرو وہ بھی ادھر"

وہ اپنے ہونٹوں کی جانب اشارہ کرتا خباثت سے بولا تھا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میرال نے غصے سے اسے دیکھا، وہ معصوم ضرور تھی مگر پاگل نہیں تھی، اتنی سمجھ بوجھ رکھتی تھی کہ غیر مرد کو کس نہیں کرتے۔

"یہ کیا بکواس ہے ہاں۔ میں ابھی بھائی کو کال کر کے بتاتی ہوں کہ آپ مجھ سے گندی باتیں کر رہے ہیں" اس نے کہتے ساتھ ہی اپنا سیل اٹھا کر زہرام کا نمبر ملا ناچا ہاتھ۔

جب اچانک فائق نے اس کا سیل چبچ کر صوفے اور پھینکا اور اس کے ہاتھ جکڑ گیا۔

"اگر ہماری کوئی بھی بات تم نے کسی کو بتائی تو تم سوچ بھی نہیں سکتی کیا کروں گا میں تمہارے ساتھ۔ سو بی کیئر فل" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو میرال خوفزدہ ہوئی۔

"آپ بد تمیزی کر رہے ہیں میرے ساتھ تو میں سب کو بتاؤں گی۔ جو کرنا ہے کر لیں آپ" اس نے سنجیدگی سے کہا تو فائق نے مزید سختی سے اس کی کلائی جکڑی۔

"زبان بند رکھو اپنی یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔ یاد رکھیں میرال ملک اگر تم نے یہ زبان کسی کے سامنے کھولی تو کہیں کا نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں"

اس نے غصے سے کہا تو میرال سچ میں سہم گئی تھی۔

اسے فکر لاحق ہوئی کہ اگر اس نے اسے نقصان پہنچا دیا یا کسی کو کچھ غلط بتا دیا تو سب اسے غلط نہ سمجھیں۔

ہاں آج پھر ایک بنت ہوانے ابن آدم سے ڈر کر خاموشی دھار لی تھی۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ نہیں جانتی تھی یہی خاموشی آگے جا کر اسے کہاں لے جائے گی۔

"گڈ بائے اب کل ملیں گے اور ہاں کل تم بلیک ڈریس پہننا اور نہ۔۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

میرال کچھ دیر ساکت بیٹھی رہی تھی، اسے سمجھ نہیں آیا روئے یا اللہ سے مدد مانگے۔

وہ آہستہ سے اٹھی اور اوپر آئی دل کر رہا تھا کمرے میں جا کر روئے، جی بھر کر روئے۔

وہ کہاں آ کر پھنسی تھی، وہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ اس کے کاغذ کی سزا ہے یہ، یا آزمائش ہے اس کے لیے۔

وہ آنکھیں صاف کرتی آہستہ سے دستک دے کر علیزے کے روم میں آئی۔

سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی تھی، جبکہ آنکھیں بند تھیں، قدموں کی چاپ پر اس نے آنکھیں کھولیں۔

سامنے میرال کو دیکھ کر وہ دھیمسا مسکرائی، میرال چاہ کر بھی مسکرا سکی۔

اس نے علیزے سے چند باتیں کی، اس کی طبیعت کا دریافت کیا پھر وہ سر میں درد کا کہتی کمرے میں آگئی تھی۔

-----

"بھائی میں آج ایک دفعہ پھر بہت اُمید سے آپ سے کچھ مانگنے آئی ہوں، جانتی ہوں آپ انکار نہیں کریں

گے۔۔۔"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام اور صائمہ بیگم ملازموں اور تحائف کے ساتھ ایک دفعہ پھر ملک مینشن میں موجود تھے۔

زہرام زریاب کے ساتھ بیٹھا تھا، جبکہ صائمہ بیگم کے ساتھ عینا بیٹھی تھی۔

اذلان صاحب کے قریب عدیلہ بیگم بیٹھی تھیں، سہانہ نے آج لیٹ آنا تھا یونیورسٹی میں کو پارٹی تھی۔

اس وجہ سے وہ یہاں موجود نہیں تھی۔

"بھابھی پہیلیاں کیوں بجھوار ہی ہیں۔ بتائیں کیا چاہیے آپ کو۔۔۔ یقیناً آپ کو بھی مانگیں گی وہ اگر میرے بس میں

ہو تو آپ کو کہیں سے بھی لا کر دوں گا"

اذلان صاحب سنجیدگی سے بولے تھے، اب سب ہی ان کی جانب متوجہ تھے۔

"دراصل میں میرا ہادی کے لیے سہانا کا رشتہ لینے آئی ہوں۔ میری اپنی خواہش تھی اس میں۔ وہ ابھی نکاح کرنا چاہتا

ہے۔ آپ لوگ بس سہانا کو راضی کر دیں۔"

انہیں نے پہلے عینا کو دیکھا پھر عدیلہ بیگم کی جانب دیکھتی بولیں۔

"ہمم۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ بہت خوشی ہوئی مجھے اس بات پر۔ میں سہانا کو پرانے ہاتھوں میں سو نمپنا بھی

نہیں چاہتا تھا۔ ہادی اپنا بچہ ہے اور ماشاء اللہ بہت پیارا ہے۔ میری طرف سے تو مکمل رضامندی ہے اور آپ پریشان

مت ہوں میں سہانا بیٹی سے بھی بات کر لوں گا"

انہوں نے مسکرا کر جواب دیا، تو صائمہ بیگم پر سکون ہوئیں۔

"بہت شکریہ مجھے پتہ تھا آپ انکار نہیں کریں گے"

# بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

انہوں نے خوشی سے کہا جبکہ زہرام بھی مسکرایا تھا۔

وہاں بیٹھے تمام لوگوں کو یہ فیصلہ پسند آیا تھا، خاص کر عینا کو بہت خوشی ہوئی تھی کہ اس کی بہن بھی اسی کے خاندان میں رہے گی۔

عینا جانتی تھی سہانا بھی شادی کے لیے نہیں مانے گی مگر وہ مناہی لیتی کسی طرح۔

"آئی علیزے اور میرو کو بھی لے آتیں آپ"

عینا کپس میں چائے انڈیلیتی ان سے مخاطب ہوئی۔

"پیٹامیرو کی ٹیوشن کا ٹائم تھا اور علیزے کی طبیعت بہتر نہیں تھی تو آرام کرنے دیا اسے۔"

انہوں نے نرمی سے جواب دیا مگر عدیلہ بیگم پریشان ہوا اٹھیں۔

"بھابھی کیا ہوا علیزے کو؟"

انہوں نے فکر مندی سے سوال کیا۔

"بخار تھا حلقہ سا۔ لیکن آپ پریشان نہیں ہوں زہرام نے ڈاکٹر بلوا کر چیک اپ کروایا ہے اور میڈیسن بھی دے کر

ائے ہیں۔ انشاء اللہ صبح تک ٹھیک ہو جائے گی۔"

صائمہ بیگم نے انہیں تسلی دی تو وہ کچھ مطمئن ہوئیں۔

عینا نے سب کو چائے سرو کی تو سب خوشگوار ماحول میں باتیں کرتے چائے سے لطف اندوز ہونے لگے۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

پھر زریاب سہانا کی کال آنے پر اسے پک کرنے چلا گیا جبکہ باقی سب وہیں رہے۔

"اب ڈنر تیار کروارہی ہوں میں تو آپ لوگ کر کے ہی جائیے گا۔"

عدیلہ بیگم نے محبت سے کہا تو صائمہ بیگم مسکرائیں۔

"نہیں بھابھی پھر کبھی صحیح۔ ابھی بچے گھر ہیں تو جانا پڑے گا ہمیں۔"

انہوں نے رسان سے انکار کیا تھا، جبکہ زہرام نے بھی سر ہلایا۔

"تو اس میں کیا ہے۔ اذلان ابھی کال کر دیتے ہیں میر کو وہ بچیوں کو لے کر یہیں آجائے گا"

انہوں نے پریشانی کا حل نکالا تھا۔

ان کی بات پر عینا بھی خوش ہوئی، وہ بھی ان دونوں سے ملنا چاہتی تھی۔

"نہیں تائی ہم کبھی پھر کے لیں گے ڈنر۔ عزیزے کی طبیعت ٹھیک نہیں تو اسے بھی آرام کرنا چاہیے اور ہم بھی اب

چلتے ہیں۔"

زہرام سنجیدگی سے بولا۔

"بیٹا کیوں میری بیگم کی آفر کو بار بار رد کر رہے ہیں آپ لوگ۔ ان کا دل ہے ساتھ ڈنر کرنے کا تو کے لیں ناں بھئی"

اذلان صاحب نے مسکرا کر کہا تو زہرام بھی مسکرا دیا۔

پھر اذلان صاحب نے کال کر کے میر کو ان دونوں کے ساتھ مینشن آنے کا کہا تو اس نے کہا کچھ دیر تک پہنچتے ہیں۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

جبکہ زہرام اٹھ کر باہر آیا اور اس نے فوراً سے علیزے کا نمبر ڈائل کر کے سیل کان سے لگایا۔

"جی۔۔ زہرام"

اس نے پک کرتے ہی نقاہت سے کہا تو زہرام کو تکلیف ہوئی۔

"کیسی ہے میری جان؟"

اس نے محبت اور فکر مندی سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں لیکن آپ آئے کیوں نہیں ابھی تک، اور کیا بنا، کیا جواب دیا سب نے"

اس نے آہستہ سے بہت سارے سوال کیے تو زہرام مسکرایا۔

"حد ہے بخار میں بھی چین نہیں میری بیوی کو۔۔۔ خیر ابھی تمہاری ممانے ہمیں یہیں روک لیا ہے ڈنر پر اور چاچو

نے ہادی کو کہا ہے تم دونوں کو ساتھ لیے گا وہ ادھر۔ تو میں نے اس لیے کال کی ہے تمہیں کہ اچھے سے کوئی گرم

شال اوڑھ کر آنا۔ طبیعت خراب ہو جائے گی سردی ہے۔"

اس میں نرمی سے سمجھایا تو دوسری طرف وہ مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے مسٹر! اور کوئی حکم؟"

اس نے شرارت سے کہا۔

"نہیں فلحال بس اتنا ہی کر دو بہت ہے"

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے سنجیدگی سے کہا پھر وہ کال کٹ کرتا اندر آیا۔

کچھ دیر میں حال سب لوگوں سے بھرچکا تھا۔

سہانا یونی سے ابھی ائی تھی تو وہ اوپر فریش ہونے گئی تھی، باقی سب حال میں جمع تھے۔

"کیسی ہے میری چھوٹی سی گڑیا"

عینا میرال کی گال کھینچ کر محبت سے بولی، علیزے کی طبیعت کے پیش نظر عدیلہ بیگم نے اسے کمبل اوڑھادیا تھا۔

وہ اب کمبل میں لپیٹی ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

میرال کا دل آج بہت اُداس تھا، مگر وہ سب کے سامنے خوش ہونے کی اداکاری کرنے پر مجبور تھی۔

"میں ٹھیک۔ آپ کیسی ہیں؟"

اس نے آہستہ سے مسکرا کر کہا تو عینا نے منہ بنایا۔

"آج تو اس بے بی نے بہت تنگ کیا ہے مجھے، سارا دن ووٹس ہوئی ہیں، زریاب تو انجکشن لگوانے والے تھے اب

مگر میں نے رو دھو کر روک لیا"

اس میں دکھ سے اپنی داستان سنائی تو علیزے بھی پریشان ہوئی۔

"عینا ہوا کیا ہے؟ ڈاکٹر کے پاس جاؤ یا ریوں تو طبیعت زیادہ خراب ہوگی"

علیزے نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے سر ہلایا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"کل گئی تھی ڈاکٹر کے پاس بھی انہوں نے میڈیسن دی تھیں اور کہا تھا کہ ڈائٹ کا خیال رکھوں جو کہ میں رکھ رہی ہوں۔"

اس نے آہستہ سے کہا تو علیزے نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں سوچ رہی ہوں سہانا کے بعد میں کتنی اکیلی ہو جاؤں گی جبکہ تم سب ایک ساتھ رہو گی۔"

عینا اُدا سی سے بولی، بیشک اس کی بات ٹھیک تھی سہانا کے بعد وہ بہت اکیلی ہونے والی تھی۔ جبکہ وہ تینوں ایک ہی گھر میں رہنے والی تھیں۔

"ہممم بات تو ٹھیک ہے۔ مگر ہم آتے جاتے رہیں گے یا اور ویسے بھی ان کی شادی تک تمہارے پاس اپنا بے بی آ جائے گا تو تم بالکل بور نہیں ہو گی"

علیزے نے مسکرا کر کہا تو عینا بھی دھیماسا مسکرا دی۔

تبھی سہانا ڈارک گرین شلوار قمیض پر اور نچ دوپٹہ اوڑھے نیچے آئی۔

وہ سب کو سلام کرتی، صائمہ بیگم سے گلے ملی پھر ان تینوں کے قریب آ کر بیٹھی۔

"آج تو ماشاء اللہ بہت رونق لگی ہے بھئی۔"

اس نے مسکرا کر کہا، وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ رونق کا مقصد سے لگی ہے۔

ہاں میر ہادی کو اس نے انکور کیا تھا، جبکہ اس نے بھی سہانا کو دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مہم ماشاء"

علیزے مسکرا کر بولی۔

یہ تینوں اب آپس میں باتیں کرنے لگیں جبکہ میرال خاموش بیٹھی رہی تھی۔

اگر وہ اسے مخاطب کرتیں تو وہ جواب دے دیتی۔

کچھ دیر بعد عدیلہ بیگم نے کھانا لگوادیا تو سب نے دل سے کھانا کھایا اور اتنے اختتام کا شکریہ ادا کیا۔

عینا نے اٹھ کر کھانا سرو کرنا چاہا تو زیراب نے سب کے سامنے اسے ڈانٹ دیا تھا۔

جس پر وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی تھی، اس نے کھانا بھی نہیں کھایا۔

اذلان صاحب نے بہت پیار سے اسے سمجھایا تب جا کر اس نے کھانا کھایا تھا۔

چائے کے بعد وہ سب سے ملتے اپنے گھر کے لیے نکلے تھے۔

جبکہ اذلان صاحب نے سہانا کو اپنے کمرے میں بلوالیا تھا۔

سہانا اندر داخل ہوئی تو وہ دونوں میاں بیوی اسے دیکھ کر مسکرائے۔

وہ بھی مسکرائی، عدیلہ بیگم نے اسے ساتھ بٹھایا۔

"جی بابا"

وہ آہستہ سے بولی۔

READERS CHOICE



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"بیٹا بھابھی آج خاص طور پر میرے لیے آپ کا رشتہ لائی تھیں۔ وہ سب اسی مقصد سے آئے تھے ادھر۔ میں نے رضامندی دے دی ہے اب بس آپ سے آپ کی رضامندی چاہیے۔ مجھے یقین ہے میری بیٹی اپنے لیے بہتر فیصلہ کرے گی"

انہوں نے سمجھداری سے بات کی تو سہانا نے حیرت سے انہیں دیکھا۔  
اس کے ذہن میں ہی نہیں رہی تھی میری دھمکی۔

سہانا کو لگا وہ صرف اپنی کہی بات پوری کرنا چاہ رہا ہے۔  
"بابا۔۔۔ آپ کو کیا بہتر لگتا ہے؟"

اس نے سنجیدگی سے ان سے سوال کیا تھا۔

وہ بڑوں کے فیصلوں پر سر جھکانے والی لڑکی تھی۔

"بیٹا سچ بولو گا، بات یہ نہیں کہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ وہ نہیں بھی ہوتا تب بھی میں یہی کہتا کہ وہ بہت اچھا لڑکا ہے، میں

نے کبھی اس کی شکایت نہیں سنی، مزاج بھی بہت اچھا ہے اس کا اور پڑھائی کے بعد وہ بھی اپنا بزنس سمجھالے

گا۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہادی سے بہتر کوئی آپ کے لیے ہو سکتا ہے۔ ہادی ایک ہیرا ہے۔ بالکل زہرام اور زریاب کی

طرح وہ بھی بہت نرمہ دار ہے۔ لیکن خیر آپ اپنی مرضی بتائیں آپ کو کیا کرنا ہے۔"

انہوں نے سنجیدگی سے سوال کیا تو اس نے عدیلہ بیگم کو دیکھا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں، لیکن میں ابھی شادی نہیں رکھنا چاہتی کچھ عرصہ"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

اس نے بہت اچانک ہی فیصلہ کیا تھا، وہ دونوں اس کے فیصلے پر خوشی سے مسکرائے۔

"بہت اچھا انتخاب کیا آپ نے۔ اللہ میری بچی کو جہاں رکھے ہمیشہ خوش رکھے"

وہ اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے، عدیلہ بیگم نے بھی اسے سر پر پیار کیا۔

وہ کچھ دیر بعد اپنے کمرے میں آئی تو بہت اُلجھی ہوئی تھی۔

ہاں اشیاء ہادی سے کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا اسی لیے اس نے ہاں کر دی تھی، وہ جانتی تھی کبھی تو شادی کرنی ہی ہے تو اس سے ہی کر لے۔

ویسے بھی اس طرح وہ عینا اور سب کہ قریب رہ سکتی تھی۔

سہانا نے اپنا آپ اللہ کے سپرد کیا، کیونکہ وہ ذات یقیناً اسے پر سکون رکھ سکتی تھی۔

اللہ تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے، سہانا کو یقین تھا اس کا رب اس کے لیے بہتر ہی کرے گا۔

زہرام کے ساتھ میرال اور علیزے دونوں موجود تھیں۔

وہ ڈرائیو کر رہا تھا، علیزے فرنٹ سیٹ لے تھی جبکہ میرال پیچھے بیٹھی تھی۔

وہ مسلسل باہر شیشے سے پار دیکھ رہی تھی، جبکہ اس کی خاموشی پر وہ دونوں حیران تھے۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"میرو کیا ہوا میری جان آج خاموش کیوں ہے؟"

زہرام گاڑی آہستہ کرتا محبت سے بولا۔

علیزے نے بھی پیچھے دیکھا، میرال اب اچانک سے سیدھی ہوئی تھی۔

"کک۔۔ کچھ نہیں بھائی۔۔ بس ایسے ہی کیا بولوں۔۔"

اس نے گھبرا کر کہا تھا۔

جبکہ اس کے جواب پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر زہرام نے بیک ویو مرر سے پیچھے اس کی جانب دیکھا۔

"میرا بچہ کب سے سوچنے لگا کہ کیا بولا جائے؟"

اس نے نرمی سے پوچھا تو میرال کی آنکھوں میں پانی آیا تھا۔

کاش وہ اسے بتا سکتی کہ زمانہ اب اسے بچہ نہیں سمجھتا، مگر وہ آہستہ سے ہاتھ رکھتی آنسو صاف کر گئی۔

"پتہ ہے میرا اب ہم جلدی سے ہادی کی بھی شادی کرنے والے ہیں پھر سہانا بھی ہمارے پاس آ جائے گی"

علیزے نے اسے باتوں میں لگانا چاہا۔

"جی"

اس نے آہستہ سے کہا، وہ بولنا چاہ رہی تھی مگر وہ ہمت نہیں کر پارہی تھی، اسے لگ رہا تھا وہ اچانک چیخنے لگے گی۔

وہ بمشکل خود کو ضبط کیے ہوئے تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"گول گپے اور عائنس کریم کھلاؤں اپنی گڑیا کو؟"

زہرام اس خوش کرنے کی خاطر بولا۔

"نہیں بھائی بس گھر لے چلیں مجھے نیند آئی ہے۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔

اب وہ دونوں خاموش ضرور ہوئے تھے مگر الجھ کر رہ گئے تھے۔

کیونکہ میرال نے کبھی اس طرح نہیں کیا تھا، بیشک اس کی طبیعت خراب بھی ہو وہ پھر بھی مسکراتی رہتی تھی، بولتی رہتی تھی۔

مگر آج اس کی خاموشی ان دونوں کو کھٹک رہی تھی۔

زہرام نے پورچ میں گاڑی روکی تو وہ تیزی سے باہر نکلتی اندر بھاگ گئی۔

"نجانے ہوا کیا ہے اسے۔ کہیں تائی امی نے ڈانٹا تو نہیں؟"

زہرام پریشانی سے عزیزے سے بولا تو اس میں نفی کے سر ہلایا۔

"نہیں زہرام صبح تک تو بالکل ٹھیک تھی۔ جب آپ لوگ گئے تب بھی ٹھیک تھی۔ لیکن شام کو ٹیوشن کے بعد جب

میرے پاس آئی تب وہ خوشگواریت نہیں تھی اس کے لہجے میں ناں ہی پہلے کو طرح کھلی کھلی تھی۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا اب وہ دونوں بھی باہر آچکے تھے۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

ساتھ ساتھ چلتے اوپر کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"ہمم۔۔۔ تم پریشان مت ہو روم میں آؤ پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں تمہاری۔ میں بات کروں گا اس سے"

زہرام نے سنجیدگی سے کہا تو علیزے نے سر اثبات میں ہلایا۔

وہ دونوں روم میں آئے تو علیزے کو اس نے بیڈ پر لٹایا، پھر اشامیڈ لسن دی۔

اس پر کمفرٹر ٹھیک کر کے زہرام نے اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

"تم ریسٹ کرو میں میرے بات کر کے آتا ہوں"

اس نے محبت سے کہا تو علیزے مسکرا دی۔

وہ کمرے سے چلا گیا۔

زہرام بہت خیال رکھنے والا تھا یہ احساس وہ کر چکی تھی۔

گھر کے ایک ایک فرد سے بہت محبت کرتا تھا وہ۔

علیزے کو اس کی یہ عادت بہت پسند تھی، کہ وہ سب کو خوش رکھتا تھا، سب سے پیار کرتا تھا۔

"میرے اینگری پلس لونگ اینڈ کیرنگ مین"

اس نے مسکرا کر آہستہ سے کہا تھا۔

پھر وہ آنکھیں موند گئی، بخار اب کم تھا تو وہ پہلے سے بہتری محسوس کر رہی تھی۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زریاب نے عینا کی جانب دیکھا جس کہ منہ ابھی تک پھولا ہوا تھا۔  
وہ اب زریاب کو مکمل انور کر رہی تھی۔

ابھی وہ دونوں لاؤنچ میں ہی تھے، عینا چانک اٹھی اور پکن کی جانب بڑھ گئی۔

زریاب وہیں بیٹھا رہا، بزاہر اس کی نظریں ایل سی ڈی پر تھیں، مگر دھیان سارا عینا پر تھا۔

تھوڑی دیر بعد عینا چاکلیٹ کا ریپر کھولتی پکن سے باہر آئی تھی، زریاب نے اسے چاکلیٹ کھاتے دیکھا تو مسکراہٹ  
دبا گیا۔

وہ بالکل کوئی چھوٹی بچی ہی لگ رہی تھی۔

عینا سنجیدگی سے اوپر کی طرف بڑھ گئی تو زریاب بھی اٹھتا اس کے پیچھے آیا تھا۔

وہ روم میں آیا تو عینا اب بیڈ پر بیٹھی سکون سے کھانے میں مگن تھی، دکھنے میں لگ رہا تھا کوئی خرگوش گاجر کھا رہا  
ہے۔

READERS CHOICE

"ابھی بھی ناراض ہے میری جاناں؟"

زریاب نرمی سے اس کے ساتھ بیٹھتا بولا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

جبکہ عینا نے گھور کر اسے دیکھا پھر کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"مجھے بات نہیں کرنی آپ سے۔"

اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تو زریاب کو ہنسی آئی۔

پچھلے کچھ دنوں سے یہی تو ہو رہا تھا اس کے ساتھ، روز آئے چھوٹی چھوٹی بات پر بھی اسے گھنٹوں منانا پڑ رہا تھا عینا کو۔

زریاب نے محبت سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کیا۔

"اچھا ناں اب بس کرو میری جان۔"

وہ نرمی سے بولا تھا۔

"اب تو بس ہی اور دی ہے میں نے زریاب"

اس نے غصے سے کہہ کر زریاب ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا پیچھے ہوا تھا۔

جس پر عینا نے گھور کر اسے دیکھا، جبکہ وہ مسکرا دیا۔

"اگر آپ کو مجھ پر ہنسنا ہی ہے تو ٹھیک ہے میں ابھی سہانا کے روم میں چلی جاتی ہوں۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ"

اس نے خفگی سے کہا ساتھ ہی وہ چاکلیٹ رکھتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

زریاب جو آج فل شرارتی موڈ میں تھا جان بوجھ کر سنجیدہ ہوا۔

READERS CHOICE

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"ابھی تمہاری مرضی ہے کہ کیا کرنا ہے لیکن یاد رکھنا اگر تم نے ابھی اس کمرے سے قدم بھی باہر رکھا تو مجھ سے ہے رشتہ ختم کر دو گی تم۔"

زریاب نے مصنوعی سنجیدگی سے دھمکی دی۔

عینا جو اس سے پیار، محبت اور نرمی کی توقع کر رہی تھی اس کی بات پر وہیں رک گئی۔

وہ اب آنکھوں میں آنسو لیے بیڈ پر آئی اور کمبل میں چھپتی چہرہ تکیے میں چھپا گئی۔

"کیا ہو امیری جان اب گئی کیوں نہیں تم؟"

زریاب نے قہقہہ لگا کر کہا تو عینا غصے سے اٹھ بیٹھی۔

اس نے کشن اٹھا اٹھا کر زریاب کی طرف اچھالے جبکہ وہ اپنا دفاع کرنے کی بجائے قہقہے لگاتا رہا۔

آخر تنگ کر عینا نے کمبل بھی بیڈ سے نیچے پھینک دیا، غصے میں اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔

پورا بیڈ تو وہ خالی کر ہی چکی تھی، اب بیڈ پر صرف وہ خود موجود تھی۔

اس پر آج کل کچھ زیادہ ہی چڑچڑاپن سوار تھا، جس کی وجہ سے اسے ہر وقت غصہ آتا رہتا تھا، یارونا۔

زریاب اس کی حالت کے پیش نظر سنجیدہ ہوتا اس کے قریب آیا۔

"کیوں اتنا غصہ کرنے لگی ہو عینا۔ میں صرف مذاق کرتا ہوں اپنی جان سے یار۔"

اس نے نرمی سے عینا کو خود سے لگا کر کہا، عینا بھی اس کے سینے پر سر رکھتی گہرے سانس بھرنے لگی تھی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"چلو سیدھی ہو کر بیٹھو میں میڈیسن دوں تمہیں، اور یہ جو اتنا کچھ پھیلا دیا ہے تم نے یہ بھی اب مجھے ہی سمیٹنا پڑے گا۔"

زریاب مصنوعی بے چارگی سے بولا تو عینا مسکرائی۔  
اسی طرح زریاب نے سارے کشن وغیرہ بیڈ پر درست کر کے رکھے، پھر عینا کو میڈیسن دی۔  
میڈیسن دے کر اس نے عینا کو اپنے حصار میں کیا اور لائٹ آف کرتا آنکھیں موند گیا۔  
دن بھر کی تھکاوٹ تھی اس لیے دونوں ہی جلد سو گئے تھے۔

شام کے چھ بج رہے تھے جب علیزے اپنی طبیعت میں بہتری محسوس کرتی بیڈ سے اٹھی۔  
وہ اس وقت سیاہ لمبی قمیض کے نیچے وائٹ کھلاڑا اور پہنے ہوئے تھی، ساتھ اس نے بلیک اینڈ وائٹ سٹولر گلے میں ڈال رکھا تھا۔

بال بکھرے ہوئے تھے تو اس نے انہیں ہاتھوں سے سنوار کر پیچھے کیچر میں بند کر دیا۔  
ہلکی سی گلابی لپسٹک لگاتی وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی، وہ آہستہ آہستہ چلتی باہر آئی۔  
وہ دوپہر میں میرال سے ملی تھی مگر اس کہ موڈ ابھی بھی ویسا ہی تھا، حالانکہ زہرام، ہادی اور صائمہ بیگم نے بھی محسوس کیا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

صبح سب نے اُسے بہت پیار کیا تھا مگر وہ پھر بھی کوشش کے باوجود بھی خود کو بدل نہیں سکی تھی۔

اس کی اُداسی کی وجہ سے پورے بنگلے میں اُداسی چھائی تھی۔

علیزے نے پہلے اس کے روم میں دیکھا تو وہ موجود نہیں تھی، علیزے بھی نیچے آگئی۔

لاؤنج میں کوئی نہیں تھا، اس نے ملازمہ سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ زہرام آفیس ہے، صائمہ بیگم کسی کے گھر عیادت کے لیے گئی ہیں جبکہ میرا بھی آیا ہی نہیں اور میرا ال ٹیوشن پڑھ رہی ہے۔

علیزے کو میر کے ابھی تک نہ آنے پر ہلکا سا غصہ آیا، وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی اس کا گھر دیر سے آنا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آج زہرام کو اس کی شکایت لگائے گی۔

پھر اچانک ہی علیزے کو خیال آیا کہ کیوں نہ میرا ال کے ٹویٹر سے ملا جائے۔

وہ مسکرا کر سٹولر ٹھیک سے پھیلاتی ڈرائنگ روم کی طرف آئی تھی۔

لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی جب اسے میرا ال کی سسکی سنائی دی، علیزے فکر مندی سے آگے بڑھی کہ سامنے کا منظر دیکھتے اس کی جان نکلی۔

سامنے ہی وہ استاد کی شکل میں موجود درندہ میرا ال کے دونوں بازو جکڑے، اسے صوفے پر پھینکے خود اس کے ہونٹوں پر جھکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

میرا ال چہرہ پھیرنے کی کوشش کر رہی تھی تو وہ اس کا چہرہ زور سے ایک ہاتھ میں جکڑ گیا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے تیزی سے آگے بڑھی، وہ جو بالکل اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھنے ہی والا تھا علیزے نے اسے گریبان سے کھینچ کر پیچھے کیا۔

میرال علیزے کو دیکھتی فوراً اٹھ کر اس کے سینے سے لگی تھی، وہ اب پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی۔  
علیزے باخون خوار نظروں سے اس خبیث انسان کو دیکھ رہی تھی جواب بڑی فرصت سے اسے گھور رہا تھا۔  
"ذرا برابر انسانیت ہے تم میں ہاں؟ اپنا رتبہ دیکھو اور حرکتیں دیکھو۔ شرم نہیں آئی معصوم بچی کے ساتھ یہ بد فعلی کرتے ہوئے۔"

علیزے تو عرصے سے بھڑک اٹھی تھی اس لیے وہ زور سے چلائی۔

فائق اس کے چلانے پر خوفزدہ ہوا تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتا جب اچانک ہی ڈرائنگ روم میں میرہادی داخل ہوا، اس کے پیچھے دو ملازمین بھی تھیں۔  
شاید وہ لوگ شور سن کے آئے تھے۔

ہادی کو دیکھ کر علیزے میرال کو تھام کر ذرا پیچھے ہوئی تھی۔

ہادی اب سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، اپنی چھوٹی سی گڑیا کو اس طرح روتے دیکھ اس نے علیزے کو دیکھا۔  
"کیا ہوا ہے اسے؟"

READERS CHOICE

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا، جبکہ علیزے نے ایک زہر خند نظر فائق رضا پر ڈالی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"یہ۔۔ یہ بد تمیزی کر رہا تھا۔۔ میرال کے ساتھ۔"

بیشک وہ رشتے میں زیادہ عزت رکھتی تھی مگر پھر بھی یہ بات ہادی کو بتاتے ہوئے اس کی زبان لڑکھرائی تھی۔

اس کی بات سن کر ہادی کا چہرہ ہل میں دھواں دھواں ہوا تھا۔

"آپ دونوں باہر جائیں اور بھائی کو کال کر کے گھر بلائیں۔ فوراً"

ہادی سختی سے دھاڑا تو علیزے میں اثبات میں سر ہلایا اور میرال کو لیتی وہاں سے نکل گئی۔

ہادی اب اس کی جانب مڑا تھا، فائق کو اب پسینے چھوٹ رہے تھے۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اچانک کیسے اس کی بازی پلٹ گئی تھی۔

"بیغیر انسان تو انسان بھی ہے یا نہیں؟"

ہادی اس کو گریبان سے جکڑ کر دھاڑا تو فائق نے خود کو چھڑانا چاہا۔

جس پر ہادی نے رکھ کر مکہ اس کے جبرے پر مارا تھا، فائق درد سے کراہا۔

ہادی نے اسے نفرت سے نیچے پھینکا اور زور زور سے اسے لاتوں سے مارنے لگا۔

کچھ ہی دیر میں وہ ادھ مواہو گیا تھا۔

"میری بہن۔۔ میری معصوم بہن کے ساتھ یہ سب کر کے تو نے سوچا کہ بچ جائے گا ہاں؟"

ہادی دھاڑا تو اس نے ہاتھ جوڑے تھے۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"مجھے۔ مجھے معاف کر دو۔۔ دیکھو۔ میں۔ آئندہ ایسا۔ نہیں کروں گا۔ خدارا مجھے جانے دو"

فائق ہاتھ جوڑتا گڑ گڑایا تھا جس پر ہادی نے مزید ایک لات اسے ماری تھی۔

کچھ دیر بعد ہی سہراب اور ذہرام ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تھے۔

پھر تینوں نے مل کر اسے دھنک کے رکھ دیا تھا۔

ذہرام اور ہادی کا تو بس نہیں چل رہا تھا اس کی جان ہی لے لیتے مگر سہراب نے انہیں بڑی مشکل سے سمجھالا۔

پھر ذہرام نے فوراً ہی وہیں پولیس بلوائی تھی، اور اسے ان کے حوالے کیا۔

اس کی حالت تو ہسپتال لے جانے والی تھی مگر ذہرام نے کہا تھا کہ اسے پولیس اسٹیشن لے جایا جائے۔

پولیس اسے لے کر چلی گئی تو وہ دونوں بھی باہر آئے، صائمہ بیگم آچکی تھیں تو وہ اور علیزے میرال کو اوپر لے کر گئیں تھیں۔

وہ دونوں اوپر ائے تو لاؤنج میں ہی میرال صائمہ بیگم کے سینے سے لگی رو رہی تھی، جبکہ علیزے قریب کھڑی اسے پانی پلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

قدموں کی چاپ پر تینوں نے ان کی جانب دیکھا تھا، میرال تو ان دونوں کو دیکھ کر آنکھیں بند کر گئی۔

ذہرام کو اس پر بے انتہا غصہ تھا، میرال کو اسے بتانا چاہیے تھا مگر اس نے نہیں بتایا تھا۔

یقیناً اگر وہ پہلے ہی بتا دیتی تو آج یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام تن فن کرتا اپنے روم میں چلا گیا، اس نے شدت سے دروازہ بند کیا تو سب چونک گئے۔  
میرال اس کے غصے کا سوچتی مزید رونے لگی تھی۔

ہادی آہستہ سے چلتا اس کے قریب آیا اور اس کی دوسری جانب بیٹھا۔

"میرو میری جان بس کرو اب۔۔۔ کچھ نہیں ہو امیری چندہ۔"

اس نے نرمی سے سمجھانا چاہا تھا۔

میرال نے چہرہ اچانک اس کے سینے میں چھپایا تو میر نے اس کے گرد حصار باندھا تھا۔

"بھائی۔۔۔ زہرام۔۔۔ بھائی کو کہیں مجھ۔۔۔ سے ناراض مت ہوں۔۔۔ پلیز"

وہ شدت سے روتی ہوئی بولی، اسے احساس تھا اپنی غلطی کا مگر وہ زہرام کو ناراض ہر گز نہیں کر سکتی تھی۔

"میرو وہ نہیں ناراض رہ سکتے تم سے میری جان۔ ابھی خود ہی مان جائیں گے تم پریشان مت ہو"

علیزے اس کے بال سمیٹتے ہوئی بولی تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم ٹھہرو میں انہیں بلا کے لاتی ہوں یہاں۔"

علیزے نے سنجیدگی سے کہا اور وہ اپنے روم کی طرف بڑھی۔

وہ روم میں داخل ہوئی تو زہرام موجود نہیں تھا، مگر وہ گلاس ڈور کھول کر بلکنی میں آئی تو سامنے میر زہرام رینگ پر

کمنیاں ٹکائے، ہاتھوں کی مٹھی پر پیشانی رکھے کھڑا تھا۔

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے اس کی تکلیف سمجھ سکتی تھی، اس لیے اس نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"زہرام وہ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ پریشان مت ہوں۔ پلیز اس کے پاس آئیں وہ آپ کی وجہ سے رورہی ہے۔"

علیزے نے اسے سمجھایا تو زہرام نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا، آنکھوں میں کرب تھا، تکلیف تھی۔

علیزے تڑپ کے رہ گئی، اس نے کبھی زہرام کو اتنی تکلیف میں نہیں دیکھا تھا۔

"میرے یقین کو توڑا ہے اس نے علیزے۔ میں نے بہت محبت دی تھی اسے۔ اپنی بیٹی بنا کر رکھا ہمیشہ اور اس نے کیا کیا؟ اتنی ضروری بات مجھ سے چھپائی۔ خدانہ خواستہ اگر تم نہیں جانتی تو نجانے کیا ہو چکا ہوتا اس کے ساتھ۔ پھر میں کیا جواب دیتا چاچو کو۔"

وہ دکھ سے بولا تو علیزے نے اس کے بازو کے گرد حصار بنایا۔

"زہرام وہ بچی ہے وہ ڈر گئی تھی اس سے۔ آپ خود سوچیں کہ اگر کوئی مرد اسے ڈرائے تو اس نے ڈرنا ہی تھا

زہرام۔ اس نے کبھی ایسی سچویشن فیس نہیں کی تھی کہ وہ مینڈل کر پاتی۔"

علیزے اسے ٹھنڈا کرنے کی خاطر آہستہ آواز میں بولی۔

"ہمم۔۔۔ لیکن فلحال میں نہیں جاؤں گا اس کے پاس۔ میں آرام کروں گا ابھی۔"

زہرام نے سنجیدگی سے کہا تو علیزے نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"زہرام پلیز معاف کر دیں اسے اور مل لیں اُس سے ایک دفعہ"



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

علیزے نے کہا تو زہرام بھی خاموش ہو گیا۔

وہ دونوں ساتھ کمرے سے باہر آئے تھے۔

میرال جواب کچھ سمجھل چکی تھی اسے دیکھ کر پھر سے رونے لگی تو زہرام تڑپ کر اس کے قریب آیا تھا۔

"میر و بس میرے بیٹے اب اور نہیں رونا"

زہرام اسے خود میں بھینچ کے محبت سے بولا تھا۔

"بھائی۔۔۔ ایم۔۔۔ سوری۔۔۔ میں۔۔۔ بہت۔۔۔ بری ہوں ناں"

وہ روتی ہوئی بولی، صائمہ بیگم کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے۔

"نہیں میری گڑیا تو بہت اچھی ہے۔۔۔ ہیں بس تمہیں ہم میں سے کسی کو تو بتانا چاہیے تھاناں میری جان۔ چلو ہم

دونوں کو نہ صحیح تھی امی یا علیزے سے تو تم یہ بات شیئر کر ہی سکتی تھیں ناں۔"

زہرام نے نرمی سے اسے سمجھایا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں آپ کو بتانے والی تھی مگر۔۔۔ مگر انہوں نے مجھے۔۔۔ کہا کہ۔۔۔ وہ میرے ساتھ۔۔۔ کچھ کر۔۔۔"

وہ فائق کی باتیں یاد کرتی روتی ہوئی بولی تھی کب اچانک زہرام نے افیت سے اس کی بات کاٹی۔

"بس۔۔۔ بھول جاؤ اس گھٹیا انسان کی باتوں کو۔ لیکن یاد رکھنا میرال آئندہ ایسا کچھ بھی ہو تم سب سے پہلے مجھے بتاؤ

گی۔ کچھ بھی کامطلب کچھ بھی۔۔۔"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

زہرام نے ذرا سختی سے کہا تک میرال نے اثبات میں سر ہلایا، جبکہ چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔  
"کل کالج مت جانا تم۔۔۔"

زہرام نے سنجیدگی سے کہا تو میرال نے اثبات میں سر ہلایا۔  
"اب تم سب نیچے آ جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں"  
صائمہ بیگم کہتی اٹھیں تھیں۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں"

علیزے بھی ان کے ہمراہ باہر کی جانب بڑھی۔

"چلو شباش تھوڑا فریش ہو کر آؤ۔ میں اور بھائی نیچے جا رہے ہیں"

ہادی نے کہا تو میرال اٹھ کر ان دونوں سے پیار لیتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"اب کیا کرنا ہی اس کا"

ہادی نے زہرام سے سوال کیا۔

"ابھی تو نام بھی نہیں لو اس کا۔ کل دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔"

زہرام نے سنجیدگی سے کہا تو میرال نے اثبات میں سر ہلایا۔

پھر وہ دونوں بھی اٹھ کر نیچے کی طرف بڑھے تھے۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

آج میرہادی نے خاص اجازت لی تھی زریاب اور اذلان شاہ سے کہ وہ سہانا کو شاپنگ پر لے کر جانا چاہتا ہے۔

دونوں کو کوئی اعتراض نہیں تھا، کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد ان کا نکاح تھا۔

شادی کے بارے میں ابھی کچھ سوچا نہیں گیا تھا، کیونکہ پہلے ہی نکاح کے لیے بھی سہانا مشکل سے ہی رضامند ہوئی تھی۔

اس وقت وہ دونوں رستے میں تھے، ہادی نے جان بوجھ کر کافی فاصلے والا مال ڈیسائنڈ کیا تھا کیونکہ وہ سہانا کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا۔

"یاد ہے مس سہانا کیا کہا تھا اس روز میں نے آپ سے؟ کہا تھا دس دنوں میں نکاح کر کے دکھاؤں گا آپ سے۔ اب دیکھ لیں کتنا پورا اڑا ہوں اپنے قول پر"

اس نے مسکرا کر کہا مگر سہانا نے گھبراہٹ کے مارے سر تک نہیں اٹھایا، اسے عجیب جھجک سی آرہی تھی میر سے۔  
"ہمم۔۔۔ لیکن دوسرے کی خوشی کا بھی سوچنا چاہئے تھا آپ کو۔ صرف یہ نہیں کہ بندہ اس قدر خود غرض ہو جائے کہ دوسرا کیا چاہتا ہے اس سے کوئی فرق ہی نہ پڑے"  
سہانا نے ذرا خفگی سے کہا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"شادی کے بعد پوچھوں گا آپ کی خوشی۔۔ ابھی جانتی نہیں ہیں ناں آپ مجھے اس لیے خود غرض سمجھ رہی ہیں۔ خیر سمجھتی رہیں جو سمجھنا ہے۔ آئی ریلی ڈونٹ کیئر"

ہادی نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

وہ اسی کے سامنے کہہ رہا تھا کہ اسے فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیا سوچتی ہے۔

سہانا کا موڈ مزید خراب ہوا تو وہ چہرہ وندو کی طرف مکمل پھیر گئی۔

"ویسے بچے پسند ہیں آپ کو؟"

ہادی نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

سہانا نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا، اب نجانے اچانک سے بچے کہاں سے آگئے تھے اس کے ذہن میں۔

"میں آپ کو بتانا پسند نہیں کرتی کہ مجھے کیا پسند ہے اور کیا نہیں۔ اپنے کام سے کام رکھیں۔"

سہانا نے تپ کر جواب دیا تو میر ہادی نے آئبر واچا کر اسے دیکھا۔

"شاید آپ بھول رہی ہیں بہت جلد آپ میری پابند ہونے والی ہیں۔ آپ کی پسند، آپ کا کچھ چاہنا، نہ چاہنا سب مجھ

سے جڑنے والا ہے اور ایک اور بات ابھی تک آپ صرف میری ٹیچر ہیں سے زبان درازی کر سکتی ہیں۔ مگر شوہر بن

جانے کے بعد میں ہر گز نہیں پسند کروں گا کہ آپ میرے سامنے یہ چونچ کھولیں۔"

میر ہادی نے سنجیدگی سے بات مکمل کرتے سہانا کو حیران کیا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"آپ زیادہ فری ہو رہے ہیں مجھ سے میرا ہادی۔۔ یاد رکھیے میں صرف اور صرف بابا کے کہنے پر آپ سے شادی کر رہی ہوں"

اس نے دو ٹوک لہجے میں کہتے جتایا تھا کہ نہیں کرنی تو مت کرو شادی۔

"جس کے کہنے پر بھی کر رہی ہیں کر تو مجھ سے ہی رہی ہیں مس سہانا۔ سو بہتر ہے آپ میرا مزاج سمجھ لیں"

میرا ہادی نے ذرا سخت سے لہجے میں کہا تھا۔

"آپ مجھے اپنا مزاج سمجھانے کے لیے لائے ہیں؟"

سہانا نے آبرو اچکا کر سوال کیا تو ہادی نے ایک نظر بھر کر اسے دیکھا جو ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ڈیفینسٹی۔۔ آپ کیا سمجھیں کیا کرنے لایا ہوں آپ کو؟"

اس نے جان بوجھ کر معنی خیزی سے کہا تو سہانا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"اپنی حد میں رہیں"

اس نے ذرا غصے سے کہا اور نظریں باہر کی جانب کر گئی۔

"ابھی تک حد میں ہی ہوں۔ مگر آپ بار بار حد کا ذکر کر کے مجھے میری حدود پار کرنے پر اکسارہی ہیں خاتون۔"

ہادی نے بہت سنجیدگی سے کہا تھا، اس کی بات پر سہانا کو گھبراہٹ سی ہوئی۔



# بھنگی آنکھیں تیری دی پیسٹ ناولز

شاید نہیں یقیناً وہ اس شخص کے ساتھ آکر غلطی کر چکی تھی۔

تین ماہ بعد۔۔۔

ان تین مہینوں میں یہاں بہت کچھ بدلا تھا، میرا دی نے رخصتی لے لی تھی، میرا کارشتہ میرا زہرام کے ایک دوست سے ہو چکا تھا، علیزے شاہ پر لگنٹ تھی، جبکہ عینا مزید چڑچڑی ہو چکی تھی۔

آج شام ہی وہ رخصت ہو کر یہاں آئی تھی، نکاح کے بعد دونوں ہی یونی جاتے رہے تھے۔

ہادی نے بہت دفعہ اعتراض کیا کہ سہانا اب یونی نہیں جایا کرے اسے نہیں پسند، مگر سہانا بھی ضد پر اڑ گئی تھی۔

آخر زریاب نے ہادی کو ہی سمجھایا کہ رخصتی کے بعد روک لینا، ابھی اس کا دل نہیں توڑ سکتا وہ۔

جس پر ہادی خاموش ہو گیا تھا، ان دونوں کا تعلق ویسا ہی رہا، سہانا کا رویہ بالکل بھی نہیں بدلہ۔

اس نے محسوس کیا تھا کہ نکاح کے بعد ہادی پہلے سے بھی زیادہ سنجیدگی مزاج ہو گیا تھا۔

عینا بھی سہانا کے لیے بے حد خوش تھی، مگر آج اس کی طبیعت فنکشن میں زیادہ گھومنے کی وجہ سے کافی بگڑ چکی تھی۔

تو زریاب اسے لے کر مینشن چلا گیا، جبکہ سہانا کو علیزے اور میرا نے گھیرے رکھا تھا۔

وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی، وہ ابھی اس سب کے لیے کسی طور تیار نہیں تھی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میرا سے کل ہی کہہ چکا تھا کہ اس سے کسی اچھے کی توقع مت رکھے۔

جیسا وہ اسے سمجھتی ہے وہ ویسا بن کر بھی دکھائے گا۔

اس کی باتوں نے سہانا کو مزید پریشان کر رکھا تھا۔

جب وہ دونوں اسے چھوڑ کر چلی گئیں تو سہانا نے گھونگھٹ پلٹ کر گہرا سانس لیا، اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔

بیشک کمرے میں رہنے واقع اعلیٰ پسند کا مالک تھا، کمرے کی ایک ایک چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

سہانا کچھ دیر بند دروازے کو دیکھتی رہی، ہادی کے آج دوست آئے ہوئے تھے تو شاید وہ دیر سے ہی کمرے میں آتا۔

یہی سوچ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی، اس نے پہلے بالوں کو پنوں سے آزاد کیا، تو اس کے بال خوبصورت سے جوڑے سے

آزاد ہو کر کر آبشار کی مانند اس کی کمر پر بکھر گئے۔

اس نے ایک محبت بھری نظر اپنے بالوں پر ڈالی، اسے بے حد عزیز تھے اپنے بال۔

بچپن سے اس نے بہت خیال رکھا تھا ان کا۔

پھر وہ یونہی اپنے ماضی میں کھوئی خود کو جیولری سے بھی آزاد کر گئی۔

اس کے بیڈ وہ کبرڈ کی طرف آئی، اس نے کبرڈ کھولی تو آنکھیں حیرت سے چندھیا گئیں۔

یہاں اس کے لیے بے حساب، قیمتی سوٹ موجود تھے، مختلف رنگوں کے خوبصورت سوٹ۔

سہانا جسے پہلے ہی کپڑوں کہ کر بڑ تھا، وہ بہت خوش ہوئی۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

پھر اس نے بڑی مشکل سے ایک سادہ ڈریس تلاش کیا، جو کہ پستہ پنک کلر میں تھا۔

وہ ڈریس لے کر واشروم کی جانب بڑھ گئی، یہ سوچے بغیر کہ جس کے لیے اسے سجایا گیا تھا، اس نے تو نظر بھر کر اسے دیکھا تک نہیں۔

وہ شور لے کر باہر آئی، اب وہ قدرے فریش تھی، اس نے بال ڈرائے کیے، بالوں کو برش کر کے اس نے ان کی ڈھیلی ڈھالی سی چٹیا بنادی۔

پھر ہاتھ، پاؤں پر مو سچرا نر لگا کر انہیں ہائیڈریٹ کیا۔

پھر اس نے گھڑی پر وقت دیکھا تو رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے، اسے کوفت سی محسوس ہوئی۔

اب وہ مزید انتظار نہیں کر سکتی تھی، دن بھر کی تھکاوٹ تھی جو نیند سے ہی دور ہونا تھی۔

ابھی وہ بیڈ کی جانب بڑھتی کہ دروازے پر دستک ہوئی، اس نے جی کہا تو علیزے بلیک شلوار قمیض میں بغیر دوپٹے کے اندر داخل ہوئی۔

شاید وہ بھی کپڑے وغیرہ بدل چکی تھی اور اب سونے کا ارادہ رکھتی تھی۔

سہانا نے مسکرا کر اسے دیکھا، جب کہ علیزے نے بے حد حیرت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"چینج کیوں کیا تم نے؟ میرا تو ابھی آیا بھی نہیں سہانا"

اس نے ذرا سختی سے سوال کیا تو سہانا کو شرمندگی ہوئی، اس سے کوئی جواب نہیں بن پڑا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی بیسٹ ناولز

"وہ۔۔ مجھے نیند۔۔ ائی تھی۔۔ میں نے اس کا۔۔ بہت انتظار کیا مگر وہ نہیں آیا تو۔۔ میں نے چینج کر لیا۔ میں اب سونے ہی لگی تھی۔"

اس نے انگلیاں چٹختے ہوئے جواب دیا تھا، جبکہ علیزے نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔  
"تم خوش تو ہو سہانا؟"

اس نے بہت غور سے اسے دیکھ کر سوال کیا تو سہانا گھبرائی۔

"پتہ۔۔ نہیں۔۔ میں نہیں جانتی ابھی خوش ہوں بھی یا نہیں"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا تو علیزے نے اس کا ہاتھ تھاما اور بیڈ پر اسے بٹھا کر خود بھی ساتھ بیٹھی۔

"سہانا وہ تمہیں بہت چاہتا ہے۔ جانتی ہو اتنی چاہت سے رشتہ مانگا تھا اس نے تمہارا اور آج وہ کا قدر مایوس ہوگا

تمہیں یوں دیکھ کر؟ کچھ احساس ہے تمہیں؟"

علیزے کے سوال پر سہانا کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔

"ایم سوری۔۔۔"

وہ بس نظریں جھکا کر اتنا ہی بولی تھی۔

"مجھے سوری بولنے کی ضرورت نہیں۔ جس کے ساتھ یہ کیا ہے اسی کو بولنا۔ اچھا خیر میں روم میں چلتی ہوں ذہرام

انتظار کر رہے ہوں گے۔ میں سونے لگی تھی جب انہوں نے کہا کہ تمہیں بتادوں میر تھوڑی دیر تک آجائے گا

پریشان مت ہونا۔"

## بھینگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

علیزے نے سنجیدگی سے کہا تو سہانا کو مزید کچھ ہوا، یعنی اس کی دوست اس سے ناراض ہو چکی تھی۔  
مگر بعد میں منانے کا سوچ کر اس نے سر اثبات میں ہلایا تو علیزے کمرے سے نکل گئی۔

علیزے کے چلے جانے کے بعد اس نے گہرا سانس لیا اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی، اس نے اپنا سیل اٹھایا اور وہ یوز کرنے لگی۔  
وہ سیل میں مگن تھی جب ٹک سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔  
اس کی نظر بے ساختہ بیڈ کی جانب گئی تھی، مگر وہاں سہانا کو بغیر کسی بناؤ سنگھار کے دیکھ کر میر ہادی کا تن بدن بھڑک اٹھا۔

جبکہ سہانا بھی اس کی آنکھوں میں ابھرتی سرخی دیکھ کر گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔  
میر ہادی جو سلور شیر وانی میں تھا اس نے شیر وانی اتار کر صوفے پر اچھالی تھی، نیچے اس نے بلیک ٹی شرٹ پہنی تھی۔  
سہانا نے پلکوں کو گرا لیا، وہ نجانے کیوں اس کا سامنا نہیں کر پار ہی تھی۔  
ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ کیا بولے جب میر نے دروازہ بے حد زور سے بند کیا اور قدم تیزی سے اس کی جانب بڑھائے۔

اس نے سہانا کا بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر دیوار سے پن کیا اور اطراف میں اپنے مضبوط بازو رکھتا اس کی جانب جھکا۔



## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

دونوں کے چہرے بے حد قریب تھے، سہانا اس دیو کی گرفت میں پھڑپھڑاتک نہ سکی، آج اسے محسوس ہوا تھا وہ اس سے بہت چھوٹی ہے۔

"کس کی اجازت سے کپڑے بدلے تم نے سہانا ملک"

وہ بھڑکتا ہوا دھاڑا تھا، جبکہ سہانا اس کے اس قدر شدت بھرے رد عمل پر گھبرا کر رہ گئی۔

"بس۔۔ تم۔۔ آنکھیں رہے تھے روم میں۔۔"

"وٹ دا۔۔۔ یہ تم کسے کہہ رہی ہو تم ہاں؟ آپ کہو مجھے۔ میں اب تمہارا کوئی طالب علم نہیں ہوں شوہر ہوں تمہارا۔ جانتی ہوں ناں شوہر کا مقام؟"

وہ اس کی بات کاٹ کر دھاڑا تو سہانا نے پلکیں جھکا لیں۔

"تم۔۔ آ۔۔ آپ بھی تو۔۔ پل میں بدل گئے ہیں۔۔ یہ تک نہیں دیکھا کہ بیوی ہوں۔۔ ت۔۔۔ تو ساتھ ٹیچر بھی ہوں میں آپ کی۔ فوراً تم تم کرنے لگے ہیں۔ تو اب بتائیں۔۔۔ مم۔۔ میں بھی تو اس طرح۔۔ م۔۔۔ مقام میں بلند ہوں آپ سے میرا دی"

اس نے ذرا خفگی سے اسے احساس دلانا چاہا تھا۔

مگر ہادی نے اب مسکرا کے چہرہ مزید اس کے چہرے پر جھکایا، دونوں کے ناک اب آپس میں ٹکرائے تھے۔

"شا۔۔ شاید تم۔۔ جانتی۔۔ نہیں کہ اب۔۔ تم ٹیچر نہیں ہو میری۔۔ کیوں۔۔ کیونکہ۔۔ اب میں۔۔ تمہیں

ہر گز۔۔۔ جاب۔۔ نہیں کر۔۔ کرنے دوں گا۔۔ بہت۔۔ منمنائیاں۔۔ کر۔۔ چکی ہو تم۔۔ پہلے ہی"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

میر ہادی جان بوجھ کر اس کی نقل اُتارتے ہوئے بولا مگر سہانا تو اس کی قربت پر ہی سہم چکی تھی۔

ہادی جان بوجھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال گیا، اس کی پلکوں کا خوبصورت رقص اس کے ہوش اڑا رہا تھا۔

اس میں سہانا کو نرمی سے کمر سے تھام کر خود سے لگایا تو وہ سرخ چہرہ مزید جھکا گئی۔

جب کہ بے اختیاری میں وہ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتی فاصلہ بنانے کی چھوٹی سی کوشش بھی کر رہی تھی۔

"جانتی ہو اس دن کا کتنا انتظار کیا ہے میں نے؟"

ہادی گھمبیر لہجے میں اس کی گردن پر جھکتا بولا تھا۔

اس کے ہونٹ جب بے باکی سے سہانا کی گردن پر سفر کرنے لگے تو وہ رونے والی ہو گئی، اس سے بالکل برداشت نہیں ہو رہی تھی یہ قربت۔

"پلیز۔۔ دور ہو کربات کریں"

اس نے خم آواز میں کہا تو ہادی ذرا سا پیچھے ہوا، اس کو آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

اس نے ابھی کچھ اتنا زیادہ تو نہیں کیا تھا جو بات رونے پر آگئی تھی، تو کیا سہانا کو اس کی قربت ناگوار گزر رہی تھی، جو وہ یوں رونے والی ہو رہی تھی۔

"کوئی پروہلم ہے تمہیں میرے قریب آنے سے؟"

اس نے بے ہے سنجیدگی سے سوال کیا تھا، جبکہ اب وہ ذرا سا فاصلہ بنا کر اس کے تاثرات بھی جانچ رہا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"نن۔۔ نہیں ایسی کوئی۔۔ بات نہیں وہ۔۔ بس مجھے۔۔ مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔ سانس نہیں آتی۔ جب آپ قریب ہوتے ہیں۔۔"

وہ گھبرا کر بولی تو ہادی کے عنابی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس قدر شرمیلی ہوگی، اس کا شرمنا، گھبراہٹ ہادی کے لیے نیا ہی تھا۔  
"کیوں نہیں آتھا سانس؟"

اس نے پھر سے ذرا قریب ہو کر سوال کیا تو سہانہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر فوراً ہی جھکا گئی۔  
"پتہ نہیں"

اس نے آہستہ آواز میں جواب دیا تھا۔

"ڈونٹ وری آجائے گی سانس"

میرہادی نے کہتے ساتھ بازو اس کی کمر میں ڈالتے اسے اوپر اٹھایا تھا۔

سہانہ نے خوفزدہ ہو کر بازو اس کی گردن میں ڈالے تو وہ دھیمسا مسکرا دیا۔

وہ اب گہرے سانس بھر رہی تھی، اسے بہت ڈر لگ رہا تھا ہادی سے۔

ہادی نے اسے بیڈ پر لٹایا اور ایک نظر اسے دیکھا جو نظریں بالکل جھکائے ہوئے تھی، اس کہ اتنی شرم و حیا دیکھ کر وہ حیران ضرور ہو رہا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

مگر پھر وہ لائٹ آف کرتا اس پر جھکا، تو سہانا نے سسکی بھری تھی۔

جبکہ ہادی نے بہت نرمی سے اس کی پنکھڑیوں کو آج پہلی دفعہ اپنی گرفت میں لیا، اس کے دل کو اطمینان سا میسر ہوا۔

وہ کافی دیر ان کی چاشنی پیتا رہا یہاں تک کہ سہانا کے لیے سانس لینا دشوار ہوا تھا۔

میر ہادی اس کی حالت دیکھتا پیچھے ہو گیا، اس نے ہونٹ بہت نرمی سے دوبارہ اس کے لبوں پر رکھے اور پھر اس نے ذرا اوپر ہو کے اپنی شرٹ اُتار کر نیچے پھینکی تھی۔

سہانا اب سینے پر ہاتھ رکھے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

پھر کچھ دیر اسے پیار کرنے کے بعد ہادی نے آج رات بہت نرمی سے دونوں روحوں کو ملا یا تھا۔

صبح زریاب کی آنکھ کسی کی سسکیوں سے کھلی تھی اس نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا اور ایک آنکھ ہی بمشکل کھول کر اپنے پاس لیٹی عینا کو دیکھا۔

رات کو پہلے ہی وہ بہت تھکا ہوا سو یا تھا، پہلے سارا دن رخصتی کی تیاریوں میں لگا رہا پھر عینا کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔

آدھی رات کو وہ گھر آئے تھے، تب بھی اس نے عینا کو بہت بہلا بہلا کر محبت سے سلایا تھا۔

آج اسے افس نہیں جانا تھا تو وہ اپنی ساری تھکاوٹ اتارنا چاہتا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

لیکن صبح صبح ہی اپنی عزیز از جان بیوی کو یوں دیکھ کر وہ ایک گہرا سانس بھرتا اسے کھینچ کر خود پر گرا گیا۔  
"عینا کیا ہو امیری جان؟ کیوں رو رہی ہو؟"

اس نے محبت سے اس کے بال چہرے سے سمیٹے اور ذرا سا اٹھ کر اس کی پیشانی پر پیار کر کے بولا۔  
"زر۔۔۔ می۔۔۔ میری بہن کی شادی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ میں ٹھیک سے انجوائے بھی نہیں کر سکی۔۔۔"  
اس نے اب نجانے اچانک سے یہ کیسے سوچ لیا تھا، زریاب نے ایک دفعہ پھر گہرا سانس بھرا تھا۔  
نجانے یہ لڑکی کیوں اس قدر تنگ کر رہی تھی اسے اس حالت میں، یہاں تک کہ وہ کچھ کہنے اسے بھی قاصر تھا۔  
"عینا جاناں تم نے انجوائے کیا تو تھاناں اینڈ میں طبیعت خراب ہوئی تھی۔"  
اس نے سمجھانا چاہا تھا۔

"ہاں زر آپ بھلا۔۔۔ کیسے سمجھیں گے میری تکلیف۔۔۔ آپ کو کون سا فرق پڑتا ہے کہ مجھے کیا فیمل ہو رہا ہے۔ اگر میں اپ سیٹ ہوں بھی تو آپ بجائے مجھے ریلیکس کرنے کے اس طرح کر رہے ہیں۔۔۔"  
وہ ضرورت سے زیادہ امو شئل ہوئی تو زریاب نے زور سے اسے خود میں بھینچ لیا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں اپنی بیوی کی ساری تکالیف۔۔۔ تم پریشان مت ہو بے بی ہونے کے بعد میں بہت انجوائے کرواؤں گا تمہیں"

اس نے محبت سے عینا کا گال سہلا کر کہا مگر اس نے منہ بسور لیا۔



## بھنگی آنکھیں تیری دی سیٹ ناول

"میں ابھی اپ سیٹ ہوں تو آپ کو ابھی انجوائے کروانا چاہیے۔"

اس نے خفگی سے کہا تو زریاب نے آنکھیں بند کر کے خود کو ریلیکس کیا پھر کھولیں۔

"ابھی انور ڈنہیں کر سکتی تم کہیں باہر جانا یا کچھ بھی۔ اٹھو اب شاور لو اور نیچے آؤ میں خود آج بریک فاسٹ کرواؤں گا

تمہیں۔ یہ ڈیٹ میں لا پڑواہی کی وجہ سے ہی اس قدر ویک ہو رہی ہو تم جو ہر بات پر رونے لگتی ہو"

زریاب نے سنجیدگی سے کہا تھا، جبکہ عینا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"سیدھا کہیں مجھے کہیں لے کر نہیں جانا آپ کو۔ بہانے کیوں بنا رہے ہیں۔"

وہ پھر سے اسے لہجے میں بولی تھی، جبکہ زریاب نے صبر کا گھونٹ بھرا۔

زریاب ملک نے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے اسے خود سے لگایا اور اٹھ بٹھا، اس نے اٹھ کر عینا کو گود میں اٹھایا تو اس

کے چہرے پر شرم سے گل لال بکھرا تھا۔

"تم واشروم جاؤ میں ڈریس نکالتا ہوں تمہارا"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو عینا نے اثبات میں سر ہلایا، پھر زریاب نے اسے واشروم چھوڑا اور اس کا ڈریس نکال کے

اسے دیتا وہ شرٹ پہن کوروم سے باہر آیا تھا۔

وہ لاؤنج میں آیا تو عدیلہ بیگم صوفے پر بیٹھیں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں اسے دیکھ کر مسکرائیں۔

تبھی انہوں نے اشارہ کیا تو ملازمہ نے آکر احترام سے قرآن پاک ان کے ہاتھ سے لیا اور رکھنے چلی گئی۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ زریاب کے چہرے سے ہی پہچان گئیں کہ وہ چڑچڑاسے ہو رہا ہے۔  
جانتی تھیں آج کل عینا سے بہت تنگ کیے ہوئی تھی، مگر یہ برداشت کرنا مجبوری تھی ان سب کی، خاص طور پر زریاب کی۔

وہ ان کے پاس آیا اور بہت دنوں بعد وہ صوفے پر لیٹا سران کی گود میں رکھ گیا تھا جبکہ آنکھیں بھی موند گیا۔  
"کیا ہوا میرے بیٹے کو؟"

انہوں نے اس کے گھنے بالوں میں ہاتھ چلاتے محبت سے پوچھا تھا۔

"آپ اچھے سے جانتی ہیں کیا ہوا ہے مجھے۔"

اس نے اکتا کر کہا تو انہوں نے مسکراہٹ دبائی اور جھک کر اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

ان کے لمس سے زریاب کو بہت سکون ملا تھا، وہ دھیمسا مسکرا دیا۔

"عینا کی طبیعت کیسی ہے اب؟"

اُن کے سوال پر اس نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا۔

"نجانے مسئلہ کیا ہے اسے۔ کوئی بات ہوتی نہیں ہے اور رونا شروع کے دیتی ہے۔ اب صبح اٹھتا تب بھی رو رہی تھی

کہ بہن کی شادی پر انجوائے نہیں کیا محترمہ نے۔"

اس نے چڑچڑے پن سے کہا تو عدیلہ بیگم نے محبت سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی سیسٹ ناول

"بیٹا تحمل سے کام لو۔ وہ بہت نازک ہے اس لیے برداشت نہیں کر پار ہی تم نے ہے سمجھنا ہے اسے۔ وہ روئے یا ہنسے تمہیں بس اسے پیار دینا ہے اور خاص طور پر ان دنوں تو بہت پیار سے کام لو"

ان کے سمجھانے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا، ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ اذلان شاہ آفیس کے لیے تیار ہو کر نیچے آئے تھے۔

"زریاب ناشتہ لے کر نہیں گئے تم اور عینا، سہانا کی طرف؟"

انہوں نے سلام کے بعد صوفے پر بیٹھتے سوال کیا تھا۔

جبکہ زریاب اب ماں کی گود سے اٹھ بیٹھا اور بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں سیٹ کرتا اپنے بابا کی جانب متوجہ ہوا۔

"بھی ڈیڈ زہرام نے منع کیا تھا کیونکہ عینا کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔ اس نے کہا کہ جب یہ بہتر ہو تب ہی آئے گا"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا تو انہوں نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"اٹھی نہیں ابھی میری شہزادی؟"

وہ عینا کو یاد کرتے مسکرا کر بولے تھے، کیونکہ آج کل اس نے گھر میں الگ ہی رونق لگا رکھی تھی۔

جو اور کوئی کرے نہ کرے اذلان صاحب ضرور انجوائے کرتے تھے۔

"اٹھ چکی ہے روز کی طرح سڑے ہوئے موڈ سے۔ فریش ہو رہی ہے ہو کر آنے ہی والی ہو گی"

زریاب نے بظاہر اکتا کر کہا تھا مگر لہجے میں عینا کے لیے پیار بھی تھا۔

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

"خدا جانے بچہ کیسا ہو گا میرا۔۔ یا بہت روندو یا بہت چڑچڑا۔۔ اف"

زریاب نے فکر مندی سے کہا تو اذلان ملک کا قہقہہ گونجا جبکہ عدیلہ بیگم بھی مسکرائی تھیں۔

ابھی وہ لوگ اور باتیں کرتے کہ عینا محترمہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی، بڑبڑاتی ہوئی نیچے آتی دکھائی دی تھی۔

ڈارک ریڈ شلوار قمیض میں ملبوس، ہرادوپٹہ اچھے سے اوڑھے وہ بہت چڑچڑی لگ رہی تھی۔

اسے دیکھ کر اذلان صاحب اور عدیلہ بیگم مسکرائے، جبکہ زریاب نے جان بوجھ کر سیل اٹھالیا۔

اور خود کو اس میں مصروف شو کرنے لگا، وہ اب ایک دفعہ پھر اس کے سامنے بین بجانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

عینا نے آگے بڑھ کر پہلے عدیلہ بیگم کو سلام کیا تو انہوں نے اسے گلے لگا کر پیار کیا تھا۔

پھر وہ اذلان ملک کے پاس آئی تو انہوں نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا، جبکہ عینا انہی کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

کٹیل نظریں زریاب پر جمی تھیں جو اسے شدید اگنور کر رہا تھا۔

"کیا ہو امیری بیٹی کچھ بول نہیں رہی آج؟"

عدیلہ بیگم نے لاڈ بھری نظروں سے اسے دیکھتے پیار سے کہا تو وہ ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ماما پوچھیں زریاب سے کیا کیا انہوں نے روم میں میرے ساتھ۔۔۔"

## بھگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

وہ بیوقوف بغیر سوچے سمجھے بولی تھی، حالانکہ وہ کہنا کچھ اور چاہتی تھی مگر اس کی بات کو مفہوم انتہائی گھمبیر بن رہا تھا۔

جبکہ اس کی بات پر جہاں عدلیہ بیگم نظریں جھکا گئیں وہیں اذلان صاحب نے زریاب کو گھورا تھا۔  
جبکہ زریاب کے ہاتھ سے سیل گرتے گرتے بچا تھا، دل کیا اس پاگل لڑکی کا دماغ ٹھکانے پر لگا دے۔  
"کیا بکو اس کر رہی تم عینا اندازہ ہے تمہیں؟"

زریاب نے ذرا سختی سے کہا تھا، اس کے لہجے پر اذلان ملک نے مزید سخت نظروں سے اسے گھورا مگر وہ ان کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

عینا کی آنکھوں میں فوراً آنسو آئے تھے جنہیں دیکھ کر عدلیہ بیگم نے اٹھ کر اُسے خود سے لگایا۔  
"آرام سے بات کرو۔۔۔ ایسا کچھ کرتے ہی کیوں ہو جس پر۔۔۔"

"بابا پلیزیار۔۔۔ کچھ نہیں کیا میں نے ایسا جو آپ سوچ رہے ہیں۔ اس بیوقوف سے پوچھ تو لیں کہنا کیا چاہتی ہے"  
ابھی وہ مزید کچھ کہتے کہ زریاب نے انہیں ٹوک کر کہا تھا، کیونکہ وہ ایویں شرمندہ ہو رہا تھا اب۔

جبکہ عینا کو ابھی تک احساس نہیں ہوا وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

"بابا انہوں نے کہا کہ یہ مجھے کہیں لے کر نہیں جائیں گے۔۔۔ میں۔۔۔ نے منانے کی کوشش۔۔۔ کی مگر یہ نہیں مانے  
میری بات۔۔۔"



## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

عینا نے سسکتے ہوئے کہا تو اذلان صاحب نے چونک کر اسے دیکھا، جبکہ زریاب اب ان کے تاثرات دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرایا۔

عدیلہ بیگم نے بھی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"بیٹا بھی آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک ناں۔ جیسے ہی آپ ٹھیک ہوگی میں اسے کہوں گا یہ آپ کو لے جائے گا جہاں جہاں آپ چاہو گی"

انہوں نے نرمی سے سمجھایا تو اس نے سمجھ کے سر ہلایا تھا۔

جبکہ اب چونکنے کی باری زریاب کی تھی، یہی بات اس نے بھی بہت نرمی سے اسے سمجھائی تھی مگر تب عینا محترمہ ہر گز نہیں مانی تھی۔

اس نے سوچ کے تاسف سے نفی میں سر ہلایا، پھر ملازمہ نے جب ناشتہ لگا دیا تو وہ سب ٹیبل کی جانب بڑھ گئے تھے۔

"شام سے کہاں تھی میری گرٹیا؟"

وہ آفیس سے آیا تب سے اسے میرال نہیں ملی تھی۔

حالانکہ روز آئے وہ اس کے آفیس سے آتے ہی اس کو ملا کرتی تھی، وقت چاہے جتنا بدل گیا تھا ان دونوں کا پیار وہیں کا وہیں تھا۔

"میں بس۔۔ ایک اسایمنٹ بنانی تھی وہی بنا رہی تھی۔ اب بنالی تو سوچا باہر آ جاؤں"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

وہ اس سے مل کر علیزے کے پاس آکر بیٹھی جو اس وقت دونوں پاؤں صوفے پر رکھے آلتی پالتی مارے بیٹھی، سیل یوز کر رہی تھی۔

"سہانا بھابھی کہاں ہیں؟"

میرال نے سوال کیا تو علیزے نے سیل رکھا اور اس کی جانب دیکھا۔

"ابھی ہادی آیا ہے گھر تو روم میں گئی ہے"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا، تبھی صائمہ بیگم بھی وہیں آکر بیٹھیں۔

اذلان ملک کے منشن کی صدی رونقیں تو اب یہاں ہی بستی تھیں۔

مگر کچھ عرصہ بعد میرال نے چلے جانا تھا۔

"زہرام میرا ارادہ ہے کہ تم اصفہان سے بات کرو نکاح کی۔ مجھے نہیں لگتا اب میرو کو ایف ایس سی کے بعد پڑھنا

چاہیے"

صائمہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا، تبھی ہادی اور اس کے پیچھے سہانا بھی لاؤنج میں داخل ہوئے۔

دونوں سلام کر کے بیٹھ گئے، جبکہ زہرام نے مسکرا کر سہانا کو دیکھا تھا، جو ابھی سے ان میں ڈھل گئی تھی۔

"لیکن کیوں تائی امی ابھی چھوٹی سی تو ہے ہماری میرا اور اصفہان کو بھی کوئی جلدی نہیں ہے تو کیا ضرورت ہے اس

قدر جلدی کرنے کی"

## بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناولز

سب سے پہلے علیزے بولی تو زہرام نے اس کی جانب دیکھا، اسے بھی صحیح لگی تھی اس کی بات۔

پھر اس نے میرال کی جانب دیکھا جو اُداس سی ہو رہی تھی۔

بیشک وہ جانتی تھی اصفہان شاہ میں کوئی کمی نہیں وہ ہر طرح سے مکمل شخص تھا۔

مگر وہ یوں اچانک ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔

"علیزے بیٹے اب بچی نہیں ہے یہ"

ان کی بات پر زہرام نے عجیب نظروں سے انہیں دیکھا، بچی ہی تو تھی وہ ابھی۔

جبکہ میرال اب سب کے سامنے شرمندہ سی ہو رہی تھی، دل دھک دھک کر رہا تھا، جبکہ نظریں ہنوز جھکی تھیں۔

اب وہ پہلے کی طرح چنچل نہیں رہی تھی، سنجیدگی اس کی ذات کا خاصہ بن چکی تھی۔

"ماما پلیرز۔ ایسا کچھ نہیں ہو ہے ابھی بہت چھوٹی ہے میری بہن۔"

ہادی نے سنجیدگی سے کہا جبکہ اب کی بار صائمہ بیگم ان اب کی سن کے خاموش ہی ہو گئیں

میرال کو بے حد خوشی ہوئی کہ وہ سب اس کی فیملنگز کا کتنا خیال رکھ رہے تھے۔

"بیٹا طبیعت کیسی ہے تمہاری؟"

وہ علیزے کی طرف متوجہ ہوئیں تو وہ بھی ان سے باتیں کرنے لگی۔

جبکہ باقی سب بھی یوں ہی باتوں میں لگ گئے تھے۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

عجب رونق کا سے سماں تھا آج یہاں۔

سب نے ساتھ ڈنر کیا پھر چائے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے۔

"کیسا گزرا سسرال میں پہلا دن؟"

ہادی بیڈ پر بیٹھ لپٹاپ پر کچھ کر رہا تھا۔

جبکہ اس کا دھیان سہانا کی جانب تھا کوڈرینگ کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی۔

"اچھا تھا"

اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

"ہممم اچھی بات ہے۔"

ہادی نے کہہ لپٹاپ ایک طرف رکھا اور اٹھ کر اس کی جانب بڑھا۔

وہ جو بڑی دلجوئی سے اپنا کام کر رہی تھی اسے اپنے بالکل قریب پیچھے کھڑا دیکھ گھبرائی۔

"اچھی لگ رہی تھیں تم نیچے بس اسے ذرا سمجھال کے رکھا کرو"

میر نے اس کہ دوپٹہ گردن سے نیچے کرتے ذرا سنجیدگی سے کہا تھا۔

جبکہ سہانا کو شرمندگی نے آن گھیرا۔

# بھنگی آنکھیں تیری دی یسٹ ناول

"جی آئندہ خیال رکھوں گی"

اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

جب اچانک میرا اس کے کندھے پر تھوڑی رکھتا اسکے پیٹ کے گرد ہاتھ باندھ گیا۔

"جب شوہر بستر پر انتظار کے رہا ہو تو بیوی کو اسے انتظار نہیں کروانا چاہیے"

وہ پھر سے اس پر چوٹ کرتا بولا تو سہانا کا چہرہ سرخ ہوا۔

جبکہ اس کی قربت پر سانسیں تیزی سے چلنے لگی تھیں۔

ہادی نے نرمی سے ہونٹ اس کی گردن پر رکھے پھر سامنے شیشے میں اس کی جانب دیکھا۔

"ڈانٹ نووائے بٹ آئی تھنک آئی لو یو سو میج"

ہادی کے اچانک اظہار پر اس کی گالیں تپ اٹھیں جنہیں دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"اوہو آپ شرماتی بھی ہیں؟"

اس نے مسکرا کر شرارت سے کہا تو سہانا مزید سرخ پڑی۔

اس پر اس نے قہقہہ لگایا اور اسے ہاتھ سے تھام کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔

READERS CHOICE

ختم شدہ۔۔۔